

رام لیلا

منظومہ صاحب زمین و ملک کا جناب منشی رام سہاسے صاحب تنہا



مطبع تنہا لی لکھنؤ میں منشی پورچند کے اہتمام سے چھپی

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U2336



سری کنیش آئیم

لب میر بر آرم رام لک	دو کام کروں کہ کام لک	ہوں رام مامی چھپر وقت	جسین راحت ہو بوقت
دل صاف ہو آنے کی صورت	پیش آؤ تہ وقع کدورت	نظر و نہیں ہو جاؤد سری آ	پاؤ آرم خاطر رام
دیکھو نہیں جاہ کو آنکھ وٹھاکر	آرام نہ بھیجوں رام پر	دل صاف ہو کینہ و حسد سے	چھپا چھوڑ خیال ہے سے
جب تک سہما زنگانی	ہو وقت لبیر لکامانی	اولاد و عزیز دیار و غماز	ہر گرنہون مبتلا و آزار
سبش درین بفضل گنتا	آؤ نقد براد دل ماتھو	اب یاد جناب جانکی ہو	جس سے کچھ خیر جانکی ہو
و درو پ جو ہنر دہین سجا	درینوں لبیر نہ لکس جا	جگ کی تاملین کت ذاتا	راحت ہر زمانہ النہ پاتا
پلھن کی بھی رات دن ہون	ویرانہ دل ہی جیست آباد	کیونکر نہ ہر دست مہاسیر	مین مایہ مخرو و عرو تو قیسر
جہیز ہون نہال شاد و کرین	دامن فرید عا سہ بھون	القصد یہ خاک عالم	ہر خاک صفت خبار عالم
ہر دلیس امید و ار رمت	ہو فضل سے کامگار مت	خاستہ کو عطا ہو وہ روانی	موصی یہ مخور و نشانی
لکھوں سری ام کی کستھین	ہوں طالب بقہ مدعا ہر	دہ دہ لکھوں کہ دل بچک جا	گلزار سنوڑی دمک جا
ہمسگتون کی جو آرزو ہو پوری	ہو وقت نہ لکسے سری	ہر چہ کتھیا ہر مشتہر ہے	واقعہ اس سے زمانہ بچہ

اردو میں بھی نظم ہو چکی تھی خوشتر کا بھی ذکر کلام منور عاجز فرجواہ علم کی طے اردو میں بھی ذکر رام لکھے پورچند اسم اہل فن تھا سرمیزشیں جو جا کی حضور لیکن یہ وہ ذکر پڑا شرعہ فارسی خیال اپنا اپنا مطلب تھا کہ کتب پر کام نام کیونکر ہو لگا حال نازک ہست ہو قوی اوسی سیک ہو آپ ہی کی تمام لیلیا نقص سخن دکھام اگر ہو اسکے بھی سوا عیاں نہ پتا	ہو خاطر نکتہ بین کو مرغوب ملک شہر و سخن ہوا سہ مشہور کلام آپ کا ہر کچھ کا نڈ مفید عام لکھے خیر آباد آپکا وطن تھا راماں رہ گئی ادھوری جب کیو تو لطف تازہ پیر طرز اپنا کمال اپنا اپنا نکلے تو کسی طرح بارام ہو علم سخن کہاں نازک سہروش ہون شاہ طریح رکھا نام اسکا رام لیلیا اس رمزیہ بھی ذرا نظر ہو انسان کی خطا کو کبھی نہ چھوٹے نہ وہ ادب متقا	فرحت کا بیان چھوڑا سلیو چھوڑا لیکن زمانے کا ساتھ بجاشا کی بھی شاعری لکھی ہر شعر ہر محزن فصاحت ناگہ ہوا انتقال اونکا القصہ سہولت سے مقدور ہو اسکے علاوہ موقع غور میں نے بھی کہا کہ خوب بات اسوا سلیو ذکر پاک چھوڑا لیکن تھائی سہارا کا طول مطلب سے فکر تھی وہ ارباب سخن سے اپنے میں پو تھی میں جو ذکر رام کا بھوکے میری مجال کیا خاموش رہو ہم اہل متقا	اوپر تشکر دیال برین خوب نام میر ورتھا جگن ناتھ کی نظم ہی پنج ادھیائی ہر کا نڈ ہو معدن بلاغت ہر شخص کو ہی ملال اونکا کین نظم کتا میں چشم بدور ہر رنگ سخن کا طور ہی ام گر ذکر ہو نظم پر کرامات اب وہ ہی نگاہیں پار ہوا فرمانیک رام فضل وافی تھا ذکر جناب رام منظور افشاں ہو میر نقص کا سید نقص اوسمین لگانا خطا ہو اعب ہو موقع قیل و قال کیا ہے
--	--	---	--

اجودہ میا جی کی بزرگی و عظمت کا حال

دائیم رہو لب پر رام کا ذکر نقشہ جو جا اجودہ میا کا ہر حال سو کیو خوب سہرے فرمانیے حال اجودہ میا کا کیون نام نہ بیان نہایت	بے گاہش فکر ہر ساف خاک اسکی ہر چشم دکھانا برادر اکب جو ش پر ہے کیون ہر یہ مقام پاک ہے کسو جو سیر زمین گلزار	جولان قلم گہر فشان ہو شیو جی سو کیو گہر فشان میں آپ جو واقع زمانہ کیون ہر یہ مقام پاک ہے ہر رتبہ سر زمین جو عالی	ہن طبع رسا کا امتحان ہو ہر واقع خلق انکی ذات کچھ کہیہ اودہ کا بھی فنانہ ہر فخر حبان پر کس بستے لوگوں کو ہر ملک دین والی
---	---	--	---

کیونکر یہ زمین جولی ہو گیا غیر سے عیان اجود سپاہی سرجو و قریب و سکو جباری استنان ہی پریش جی کا مسکن یہ جناب یام کا ہے کیسے میں کہ سیام روپ میں تر زمین زمین و آسمان میں اس ذات کو سو کرور میں فکر بخشنده جرم النش و جان برہا کی مشرت حق جواد پیش پدر اک کے یہ تقریر یکٹھ جو جائز پیش جی متی یکسان بس کا عرض او طول استت میں یقینا میں کرنے مسور میں ساکنان یکٹھ دیور پوشاک نادرہ کار پور کے میں پاسبان ہونہ او تر کے میں جو کج نگہبان نرین جوی جو متی دل آرا کون پہ جو آب ہر بان مسکن کو انہیں لاشع ہا	کیوں صورت نہ ہو گیا پاکی و بیل میں انتہائی ہو دیوہ شکل کا مگر اعزاز ہی اس پر ہوئی معبود ہی خاص عام کا جگت لاش میں ہو پ تکین مکان لا کان بنیائی چشم کو ر میں ذکر چارہ گرد و یکسان پیلے سب ہو لی ایجاد کیا مسکن خلق کی تمیز سر پایہ راحت خوشی دروازے ہی ہر طرف شار قیامت کا غم میں ہیں قائل غر و شان سب میں وہ جھوٹا پر چند ہر ایک ہر چند جنگا نہیں کوئی حال نیال تو پیش جی دسپہ محفل آرا سب کو دل سے خوار دکوی فکر مدعا ہے	یہ سنک کلام نیک نہ سیر پیش میں جو کی اگر ارواں اس خط میں علم کا جو گہری گیانی نہ بیان کر کیوں کرتا میں ام کو غمش کا راہ میں قتل کر نیوال ذات ایسی جو جاوہر گیار ہر نقطہ مقدس اس کتاب کا القصد پری اجود سپاہی برہا کو سپر و شام بھون برہا و جنین لیکایا میں بگوان میں میں غور میں اس میں مکان نقیہ ہر جمع البشر ہر اک سو ایک ایک کو چار چار میں یکٹھ کے چار سمت میں دکھ میں پاسبان ہی نہا نا اہلہ سو غریب برہا پوخی تو کی مشکار غیر ہر خیال شام ہون وہی پیش کر انکا چار کی	شیو جی لڑ زبان سر کی برہا کا وہ تیر بیگان ہر آگاہ علوم ہر بشر ہے دل فکریں ہر عزت نیز اونکے کون سے میں جرات کا وہ دم میں ہر جو پہ کیوں نہیں یہ اس ہو غم کھوتا ہر برہم سپاہی ہر مخزن افتخار و پاک باقول و خبر تو شام ہون ہو پوخی سو کشن لوک اجا اسی ہی لیا ہی اپنا اوتار ہے گشت افتخار شاداب اور میں ہوں صورت سر پایہ افتخار میں ہا ہر سمت میں پاسبان مقرر ہر ایک سو تیر ہر ایک ہر دونوں آبروی خوب دکھان ہر بار باغ نقار پور ہو سو ال شام ہون نیز وہ اجود سپاہی
--	---	---	---

یہ ایسی اجود سیاہی نامی دو نو کو چو دی چار شاہ تینوں سو و مرتکب کو رواق بخشی وہ سرزمین کو اقتصادی ایسی سرزمین کو اکثیر کیون ہو خاک اسکی باغون سو ہی باغ نامی یہ جاے بزرگ ہے بہر حال سرو کا جہان و اس کا دہا سگوان کا خود ہی سخن ہے ہر ایک مقام اسکا ہر پاک ایک ایک قدم جو پڑتا ہو جو کوئی معین ہو جا رہی پر نام لبشر جو اسکو کر لے کنا جو کھلا جا رہی کو درشن جو اجود سیاہی کو اد نکاہی میں ذکر رہا ہو	نما جلوہ قدرت گرامی رخسایت وہ براہ اخلا آرام کر کچھ مقام پائے راحت ملی خاطر کھین کو نانی جسکا کہیں نہیں ہے بنیاد پری ہر پاک اسکی ہر رشک سپر جسکی استی خود اسکی صفت میں نہ لالہ ہر سازم داد اشکارا یکیشہ ہی بڑھ کر جیس ہے ہر سرمد چشم راہ کی خاک بام مقصد چڑھتا ہو وہ سنہ دیکو جہان میں بہتری دامن قدم عاسو ہرے دیکو رخسار خرمی کو ہر پاسے اپنی چو جائے مطلب ہی کی فکر رہا ہو بہ اگر ہو کہ تیار ہر	نما ایک ضابطہ پیش ہے اکو چو ہرے و صا شبان خوئی سے اجود سیاہی ہر گوشہ ہوا جو سخن نو ایک ایک مکان ہر سخن نو حاصل وہ زمین کو تر ہے اشجار عام میں خود شاہ ہر چکر چویش کا سورن ہر پن میں کی خبر مانی ہو ہر گیسے ہلا صفت کر کے کرتا ہو جو سیر ہو ہر پاک راہی جو ادھر ہو کہ محل ہو جانیو الا ادھر کا کوئی پاتا ہو وہ سرک ملک میں ہر تہہ کی گیا کا بر ہا ہل کرتا ہو جو آرام چند کر دین دل جو سو ہی جو گیا تھا آغاز ہو ذکر رسم اوتار	سو ہی قدرت کچھ کرتے سراہ تو انکو تسو کرمان استی سیکیشہ ہی بسائی مردم کہتے تے چشم بدور ہر جسکی شامین عقل مجبور سرو کے جنوب کی طرف ہے پیل ہول میں خود شاہ کو یہ او سپر ہی ہر جلوہ تر راحت میں دیکانیو الی جو تقریر کا اپنی دم ہر کون ہو تانہیں رخ و نم کشا کی حاصل اسمیدہ گلک پیل ہو گرہ میں کی لصد نکوئی کرتا ہے ہر محرم مد عاسو حاصل کر لے سراہ کا پیل مشکل ہوتی ہر او سکی آسان ذکر اسو مقام پاک کا تھا
--	--	--	---

آغاز بابل کا بند

زمین کا نالشی ہونا اور العام غیب سننا اور سعی را چھوڑت چھوڑت
 فرمانا را چھوڑت کے مکان میں
 ہر شامل حال فلسفہ کبیرا | حاصل ہر زبان کو مشق لغو | دل فلک کارش در آہ | حوزہ علم و علم و علم

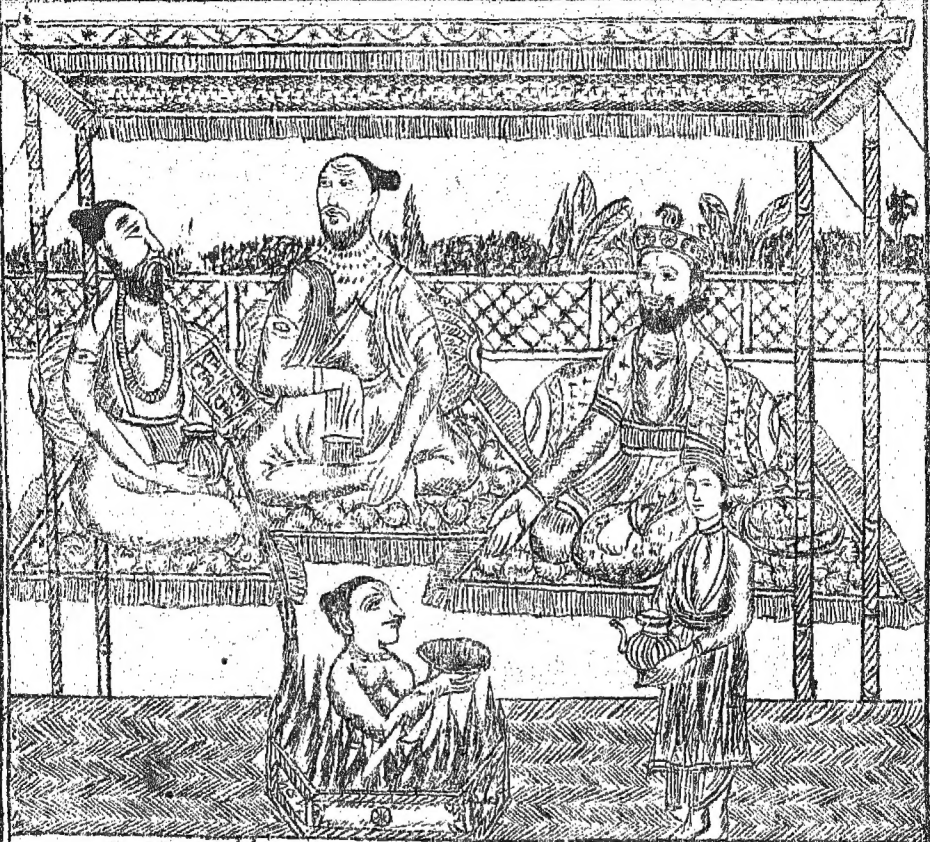
هر طبع را سو ملک کور ابط
 هر لفظ هر مخبیبی
 با هم در دایه و تاقیه چیت
 تنیو جی در خاطر بوانی
 را چیس من در کسری بی باں
 تنیو جی بهاسی چایی اداد
 دل سیو بی امل زنگار
 آئی به ندای آسمانی
 یه شکه کلام راحت آگین
 سر جو به اودو هر ملک مشهور
 راجه به صفت تو موصوف
 کوشیدیا تبیین چی خاصانی
 تنی تیسری رانی گرامی
 راجه به جابو کل قناعت
 شه او کو قدم به گر کو بولا
 ابیک رهی راج کی متا
 وه آئین تو مدعا سو پورا
 فرمایاک الشرا اهی جاسه
 آهش رکبه جواسکی پانی
 ده بولی که آب من نکونام
 به شکه کلام کلبدن سے

مضمون لطیف و شیرین
 هر شعر و نشان خوشیانی
 و بندش شعر پر کسانست
 یون بیک بین شو گلشنانی
 و کمنه نکا خاص و عام کابل
 لیکن بنوادل خرن و
 ظاهر کیا حال در دوزار
 سوگی خلقت پر میرانی
 حاصل جو او نو نقد تکلیف
 آباد و وسیع مخزن نور
 دنیا میں نه نام نیک محرو
 تبیین و لوق ملک کامرانی
 تنها جسا سمتر اسم نامی
 سقوط رتا شیوه اطاعت
 قفل در مدعا کو کمولا
 هر وار شتر تاج کی تحت
 به مقصد دلکش سو پورا
 شنگی رکبه کو بلا کو آئے
 کچه تازو امند دلیرانی
 طایب و شش کا دل عالم
 و شتر کریان رکبه کو شنگ

دلکو هر خیال رو مطلب
 هر مصرع تازو هر جو بیکت
 مضمون کمتا جو هر پر عجاز
 بب آگیا دوره تربیت
 پر تنی کانپ او می کوناشا
 به چارون به صورت غما
 تنی خواش بد عاب آری
 شجایک نام در دوزار
 و ده پنجم به یک سب
 راجه در ست تو جلوه کرد
 تبیین تبیین جمرانیان مجملیز
 تبیین و سری رانی نیکبانی
 راجه کو صاحب ششم تھا
 تنو ایک لکشت من چانامی
 هر طرح هر صورت نکوئی
 رکبه بولے کنگلی رکبه بین
 به شکه و شاه نمکنه آرا
 خنک کد طوف چلی و جمبو
 بول او تھو که او در دفا حو
 در شیدو آب حم و فائین
 و شتر ز ادیب سر کجکایا

هر نقشه و خیال و هر مطلب
 هر مصرع تازو هر جو بیکت
 مضمون کمتا جو هر پر عجاز
 بب آگیا دوره تربیت
 پر تنی کانپ او می کوناشا
 به چارون به صورت غما
 تنی خواش بد عاب آری
 شجایک نام در دوزار
 و ده پنجم به یک سب
 راجه در ست تو جلوه کرد
 تبیین تبیین جمرانیان مجملیز
 تبیین و سری رانی نیکبانی
 راجه کو صاحب ششم تھا
 تنو ایک لکشت من چانامی
 هر طرح هر صورت نکوئی
 رکبه بولے کنگلی رکبه بین
 به شکه و شاه نمکنه آرا
 خنک کد طوف چلی و جمبو
 بول او تھو که او در دفا حو
 در شیدو آب حم و فائین
 و شتر ز ادیب سر کجکایا

رکھو نہنگو اگر جگ کا سناں اکی دہستہ دین عبادت تانا
 شہید اپو دست اور شنگی رکھ اور شہست من کی اور جگ کرنا واکو حصول لا اور



دست کو وہ کہیر کہہ نہ دیکر دورا نیان جو عہد پر تیل تین دونوں کو تھی الفت سہ ستر کہانی وہ جو بہ نہ کہیر یا ہم وچیت میں رام نومی کا گوشیا کو لطف سہ سری رام	فرمایا کہ شہر دلا ور ہر وقت قریب و متصل تیر کرتی تھیں محبت سہ ستر سامان کرم ہوا فرا ہم وہ موقع لطف رحمت فرو پیدا ہو کر باوقار و اکرام	یہ را نیون کو کھلائو کہیر دو جسے برابر او کاود یکر منظور بدل تھی فکر و تیر نخل امید میں لگا پھل وہ وقت وہ رونق شہید وہ نور حسین تھا آشکارا	پیش آ کر او دل کی تصویر فرمایا کہ کھیکھا و لیس کر اپنے حصوں و نصیب کی خود عقدا مدعا ہو اصل وہ ساعت نیک سہ لچوا تھی قدرت خاص جلوہ را
--	--	---	--

تھا جلوہ قدرت مجاہد مسل جو مولیٰ جنس اسید سرور ہوا شہ زمانہ دل خوش ہو محل میں لکھی کا آئی خبر خوشی سہ بارہ ہو گل ہوڑا کچھ پیدا تھیں چشمن طرب کیا خوب نظرون میں تھا جگہ کر امت راجہ گرے آپ کے قدم پر حاصل جو ہوا یہ نقد خواہش کوشیا کو چین کا وہ گل حاصل ہو جہان میں نام اسکو میں تیسری رانی کو جو دو پور جب صورت حوصلہ بر جو وہ پڑھنے لگے بید با صد امید	کیونکہ انہوں ہوش فکر غالب پڑھنے لگے نہیں کہہ دیتا یہ خوش ہو کے لٹا دیا خزانہ موقع ہوا دوسری خوشی کا کر لو رخ طافت کا نظارہ تھا ہلبل روح جن پیشیا تحت جون کو مال از رو تا تو تھا شور مبارک و سلاست بجھلا دیا تحت پر چشم پر ہیں آپ بھی قابل پرستش ہو رونق گلشن جزو گل بہتر ہو کہ گویے رام او سکو ہوں لچھمن ستر میں خوش ہو خود بام مراد پر چڑھے وہ علوم ہو ز زمانے کو سید پڑھنا لکھنا تھا کھانی	وہ ذات کہ فیض بخش دوران فوش اندر تھو رونق جہان اتنے میں خبر ہو اور پائی نخل اسید بار لایا پہلے سو ہی دامن سمندر کا شانہ دل ہو جو آباد جلسہ جو کیا چٹائی کا نیاب محفل میں اشبہ دانش گاہ سمن ہوا مبارک امہا حاج ظاہر ہو کی بہتری کا آثار نام و سکے میں بشمار مشہور فرزند درم جو ہو خوش انجام القصد سے بھونکا دل تھا خور تعلیم کا وقت جبکہ آیا غالب جو ہو علوم و فن پر وہ علم و ہنر کو خود تھو بانی	وہ ذات کہ دستگیر انسان برساتی تھے پھول آسمان سے آواز طرب محل سے آئی نور نظر ہوا ایک پایا پر نور ہو سکین سمتہ راجہ دست تھو خورم و شہ تھے عیش طرب کو جمع اسبہ آپو کی لب فیضیت و جاد پیدا ہوا اگر میں وارث تاج لکھ میں ہوا جلوہ نر نگار ہر نام ہی نام چشم بد دور اوسکار کھی لکھی بہت نام منظور نظر تھے چاروں فرخ استاد قریب اپنے پایا تحسین تھی زبان انجمن پر
--	---	---	--

راجہ دست کے پاس لبو امتر کا آنا اور رام چندر اور چمن جی کو لیجانا واسطے
قتل کرنے مارتیج اور سو باہ اور تار کا کے

ہے ذکر جناب رام منظور دینا کے خیال سے بری تھی	نوک خامہ ہی شعلہ نور نور شید سپہر برتری تھی	صحر میں بھی ایک گہرا می راچھرا و فین راتین ستار	تھا لبو امتر نام نامی جگ کا سامان چھینک جاتا
--	--	--	---

<p>اپنی آنکھیں اور وہ میں کہہ سکتا بھولوں تقریر میں صفائی کفار سے مال الم ہوں ہو دو درخزاں نہ پوچھو میں ہے حکم سر آپ کے سنش کیا جانیں یہ جنگ آزمائی غفلت اس میں روانہ کیجے تشویش و ملال بھی محبت رام دلچسپ ہو کر روانہ میں کرتا ہوں جنگ کی طوط</p>	<p>اگر روز سمجھ کے راز پنہان مہمانی کی رسم خوب انداکی رکھ دے کہ محو رنج و غم ہوں مارے جو وہ کس شون کہیں راجہ بولے کہ اس سخن بسج چھوٹے ہیں ابھی دو ٹوٹا محو اکوا انھیں روانہ کیجے لعل کا خیل بھی عبت ہر رخصت ہو پر رسی چا بکا ہوں آپ تو مال عبادت</p>	<p>بولے آکر نخل مطلب سنگا سن پاک پر بھجایا میں ناک تہ و م پاک بجاؤں رخصت ہو تمام رنج باکا جھکو غم سے پناہ دیکھے پر رخت جگر سے کب جلا ہوں تقریر پائے لب پہ لاسے ہر جلوہ نگن یہ رام اوتار جانیں یہ برای سیر بہتہ بولے سری رام کہہ کر یہ بات</p>	<p>تاریخ و تہاد و تار کا سب دست نر ادب سے سر جھکا یا جو حکم حضور ہو بجالاؤں گرام دلچسپ ہوں میری ہمراہ مرضی ہوں تو انکو ساتھ کیجے مال و زرا کیے تو دیدوں اتنے میں لبٹے من بھی آئے دنیا میں ہر بات قتل کفر راجہ نے لگا کر خیر بہتہ ہوں پوچھو میں جب نہ کو ذات</p>
---	---	--	--

شہید سری رام چند و چمن جی بسو امتر چکی اڑنا کا دیو بی کو تیر و سہ وانا



تھی دیونی تار کا جو بدکار	آپو پھی لپک کر برق کو	تیر ایک جو رام نے کیا سر	اوس یونی کا دھن اور پھر
آپو پھی سبہا ہر سیکار	وہ بھی ہوا زندگی سہیزا	مارچ پیر یا شور و شر سے	مار گیا تیر پر پشہر سے
رگہ رام کے لطف ہو کر	وہ مانے لگے کہ آفرین باد	گھر میں اوچھین سہیاں بنایا	سب طرز دلاوری سکھایا

سری جانکی جی کا فلور فرما نا وقت قلبہ رانی راجہ جنک کے شہر جنک پور میں

مازہ باغ مخموری ہے	شاخ خامہ ہری بھری ہو	کیا فضل جناب جانکی ہو	اون تازہ کہتھا بیان کی
اک شہر نفیر تھا جنک پور	مغوب زمانہ محزون نو	راجہ تھا یہاں کا اہل کرام	مشہور زمانہ و شہسنا م
اکوڑ چلا برائو گلاشت	گزار سو و شست گلشن و شست	پیدا تھا نشان خشک سالی	برہم ہوئی غم سے طبع عالی
دیکھا تو زمین کو خشک پایا	چشتوں میں تھاتری کی سائے	بلو اکے سچان عاقل	کہنے لگا حکمران عادل
بارش کا نزول کی ہوتدیرا	مطلب کے حصول کی تہمتیر	ہوئے کہ اگر حضور پر نور	جو تین کہنتوں کو دستبر

قلبہ رانی کرنا جنک کا اور جانکی جی کا سیوچ سے نمودار ہو نا



ایانی ابھی آسمان پر سے	کوئی نہ پھر آبِ کر کو تر سے	راجہ بڑا نہکتہ دانی	کی کہیتوں میں کر قلبہ برانی
اک جاپہ زمین سبوتھا	پہنان وہ چین میں شبتو	راجہ لڑو میں جوں چلا یا	قدرت نہ شکو فیہ کھدا یا
شوق ہو گیا وہ سب و دین پر	نازل ہوین لچھین میں	بب جلوہ رو کو پاک دیکھا	دامن ظلمت کا چاک دیکھا
تھی پھر پاک میر صفائی	حاصل ہوئی دلکور و شنائی	گشت ہو جا جانی ہو آباد	راجہ کا دل حزن ہوا شاد
راجہ نے سچے دختر خاص	آغوش میں لے لیا باظہار	والین ولتہ کو آئے	نقد امیر ساتھ لائے
حاصل ہوا دلکھ لطف آرام	رکھا دختر کا جانی نام	دختر یہ دتا تھی جان داد	دختر سو اور ہر تھی شان داد

راجہ جنک کا قرار دینا شادی جانی جی کی اور توڑنے دھنک کے اور
 سری راچندر اور لچھن جی اور بسو امتر جی کا تشریف لانا اور خاک قدم
 سے راچندر کے اہلیہ زوجہ گوتم کا جسم سنگین سے مخصوصی پا جانا

سہ رام کا نام راحت انگیز	کیونکہ زبان خامہ تیز	بالغ جو ہو میں جنابی بی	چہکنا بخت شباب دی بی
راجہ کو جو تھو خیال شادی	کئے لگا کر میں حال شادی	وقت سابق کا کہ نہکتا	طولانی میں ہر فلک تھا
مضبوط تھا سو تھ گرجا	ہر شکل کہاں آسمان تھا	راجہ سوچو کے نیک دستور	یہ عہد کیا جان میں شہر
توڑے جو دھنک کو کوئی نہ	دختر سے وہ میری ہونم آغوش	یہ سنکے خبرت سے دیجاہ	حاکم فرما نہرا شہنشاہ
وارد ہو کر جانب جنک پور	سبکو تھی خالشی اپنی منظور	راچھن بھی خبر یہاں دور	شکل انسان بنا کر دور
مشتاق تھی دیوتا بھی ساری	وہ بھی اوسی سمت کو سارے	راجہ نے عرض لہو کو فر	قائم کی محفل سوا خبر
رام و لچھن نے بھی سنا کر	دلکو ہوئی سیر تازہ کی فکر	دونوں بھائی چلے جد جاہ	بسو امتر آپ کے تھے ہمراہ
آگے جو بڑھے وہ نیک ہونگ	دیکھا افتادہ پارہ سنگ	پتھر پڑی چوٹوں کی خاک	پیدا ہوئی اوس کے زانگ
سر پر کپڑا ڈھکی وہاں	آزاد ہوا چین خزان سے	گوتم کی یہ تھی زن اہلیا	پرداخ تھا دامن اہلیا
سل ہو کے سر پر پڑی تھی	سختی اوسے غم سے ہر گھڑی تھا	اپنی جو قدم رام کی خاک	سر پر گئی اب بچا خطر پاک

بسو امتر اور سری رام و لچھن کا صحرا میں جانا اور رام کو خاک قدم سے اہلیا کا جسم ہر گھڑی سے پیرا ہو جانا



آگے جو بڑے خجستہ آہنگ برکات لیا جو آب پُر صفا ہے لنگا کے جو کوئی پاؤں درشن طاہر جو ہوا یہ رام پر راز کی آگے جنک زینتوانی یہ دونوں کون صاحب چاہ بولے میں دو لون نامور ہیں	تھار زینکا چشمہ رنگ بھاگتھی نام آپ کا ہی ہر چشمہ مراد اوسکی روشن لنگا میں نہاؤ با صد غرا گردن تحظیم کو جب کا فی کس چرخ کہ میں یہ ملو را راجہ دست کہ یہ لیسر میں	ایک سے ہو کر رام جو گفتار لنگا ہوا نہیں کا نام مشہور داس گرد گتہ سیو ہو جائے پھر و انسے چو بشتادوس سر پنا جب کا کے پاؤں میں ہیں فرزند میں دونوں کس پر کار محفل کی خبر جو پاکے میں	فرمائیے نام بحر زخا ر ہو آب میں چنکی جلوة نور ہر نیکی بعد گتہ ہو جائے اگر ہو کر داخل جنک پور بول و ٹھو جنک کہ بند پروا ہیں نور چراغ کسکے گھر کے یہ بھی پڑ سیر آگے ہیں
--	---	---	---

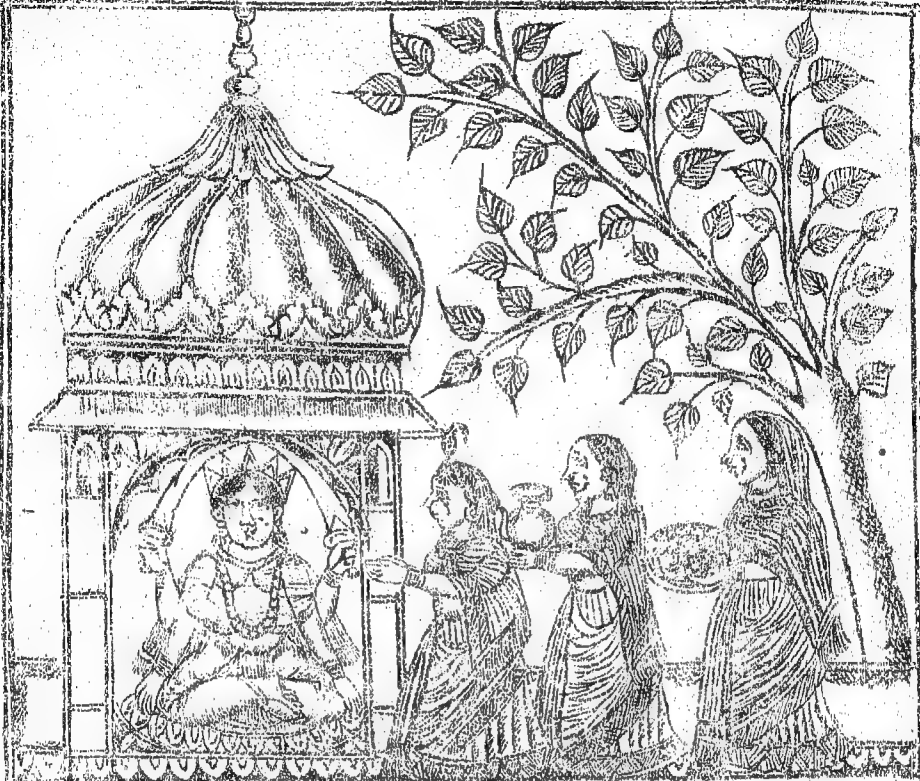
جنک پور کی سیر کو جانا سری را چنڈر اور لہمن جی کا

منظور تھی ان خبر سیرت ان	یوں شاخ قلم ہوئی کل افشان	جب صبح ہوئی جناب کھسار	آئے تیار گتہ سے تازہ لقم
--------------------------	---------------------------	------------------------	--------------------------

پچھن کو سیر شہر کی چاہ	ایسا سین ہر حکم دانش آگا	وہ بولے کہ اب بھی چوہا میں	اونکو سیر حسین دیکھا لائیں
دو نون والے شہر کو سیر	مشتاق تو سب لگانہ وغیرہ	آیا جو نظر جمال رکھیں	ہر ایک کو تھا خیال رکھیں
تھیں جو تین جا بجا تو رام	باتیں کرتی تھیں ہو کر یام	آئے ہیں او وہ سو دو جو گفام	چھوٹے پچھن میں اور بڑی رام
اک بول اوٹھی نہ تو رام	اس قابل جانکی سری رام	توڑیں جو دھنک جٹا جا	مکھن جو کہ بگوتی سے ہو یا
اک بولی کہ میں نہ ہا کر لکھ	کیونکہ ہو گا یہ کام انجی م	اتھ میں اک اور سکرانی	تقریر زبان پر لائی
کم سن ظاہر میں بالیقیر ہیں	عاقبت فیوش نکتہ میں ہیں	مارا ہو انھیں نچے ناز کا کو	بخشی ہو مکت امانیت کو
اتھ میں جو ابو شام کا دوا	دونوں والے ہو کر بصد غم	ہو بچہ مسکن پہ نہ کنو ام	دونوں ہو لڑکے کو مکرارام

کے ہو کر خیال و مبہم ہی	مثل دریا روان قلم ہے	جب صبح ہوئی تو مہر پر نور	انکا مشرق سے حسب ستور
بستر سے جناب رام اوٹھی	باحشت و اقسام اوٹھی	من ہو کر کہ سو یاغ جاو	پھل پھولیں کھیلے لاو
ہو بچے سو باغ تازہ اگر	رام و پچھن قدم بڑھا کر	تھی بہتری جہان کی ہو تو	گوری کی زبان تھی ایک صوت
پو جا کی غرض تو بہر ہو	تھیں جانکی جی میں ہو جو	ہمہ تھیں سہیلیاں بصد ناز	تھی فات جناب سب میں نواز
دیکھا جو جمال پچھن رام	حیران ہوئی اک کینر گفام	پو بچہ سو جانکی وہ لدا	کنے لگی حال سیر گلزار
میں آکر سوچ میں ہو گل	میں رونق گلشن جزو گل	کب طرز وہ قابل بیان ہو	صورت ہو کہ دیکھش جہان ہو
تیرا و کمان لیے ہو زمین	صید مطلب کیے ہوئے میں	یہ سنکے وہ بولیں کس طرف تیز	کس گوشے میں صاحب چہر تیز
بولی وہ سہیلی آپ دھرائیں	نظرون میں ابھی گل نظر آئیں	آئیں وہ ادھر تو تھی شہناز	دکھائی دیار رخ درخشان
وہ رنگ وہ چہر کی مفاہی	وہ طرز و دشان دلربائی	اک قدرت پاک تھی ہویدا	دل ہو گیا جانکی کاشمیدا
دل رام کے عشق میں چرچا	کرتی تھیں نظارہ رخ رام	کچھ دیر ہی یہ پیش صورت	پھر فکر ہوئی بے ضرورت
دل تمام کو وہ خستہ آئیں	سندرمین کو پرستش آئیں	پو جائیں وہ لاکھ لاکھ تیر	پر دل میں خیال رام تیر
بیتابی کی دیکھ کر یہ صورت		سندرمین وہ مسکرانی صورت	

شہید جانکی حکم مع سہیلیو نگر اور دی جیکی پو جا کرنا اور وہاں سے بامراد پھر ناگھر کی طرف



سیتا بولی دھیمیں ماری ہوئی
 ہو بھیجیہ لگاؤ مسربانی
 سورت بولی اسیا در کیا لو
 آغوش میں نقدہ دلا لو
 یو جاسو دھ کر فارغ آخرا
 گھر اپنی نگین بہ طیب خاطر
 دست بولی ستر جو بابت
 رام دلچسپ بھی گھر سدا
 دہنیش جبک میں سری رام چند را اور لچمن جی کا لشر لیت لانا اور جمع ہونا
 سب دیو توں کا اور کسی شخص سے نہ ٹوٹنا کمان کا باوجود متواتر زور
 کے اور راجہ رام چندر کے ہاتھ سے ٹوٹنا اوسکا اور برہم ہو کر پر رام
 جی کا آنا اور گفتگو ہونا رام چندر اور لچمن جی سے

ہو رام کا ذکر زیب نامہ	صفحہ پہ گھر و نشان آفا	جب مہر فلک ہوا نمودار	شاہ جنگ آ کی سو دھار
باہم سب کہہ جنگ کا ساز	کردی رسم سو آبر آفا	ہونے لگے جمع اہل تو فیر	سلطان و امیر نہایت تیر

محفل میں سب اہل جادو آئے تعلیم کی رسم پیش آئی جو توڑے دھنک وہ نامور ہو جب نہ کمان کسی ٹوٹی	حکام و وزیر شاہ آئے کی سبکی جنگ زینیشوائی دختر سے ہماری ہم نظر ہو سبکدخ پر ہوائی جھپوٹی	میں لکھن میں رام دالش گاہ پھر آکے میان محفل خاص یہ سنکے کلام بے بدل سب پہر تو رنگ بادل شاد	یہ بھی ہو چکی بیان لب جادو یوں سب کی کہا بر اذلا کرنے کو زور بر محل سب تھی جنگی دس ہزار تعداد
کرنے لگے زور مل کر باہم شیوہ کی کاوشات بیگانہ سیراب تھی کسی اسکو توڑی راہرو گما پھال کیا ہے	لیکن نہ قہ کمان ہوا ختم مضبوطی میں شہرہ جہاں منہ سے نہ کیوں نہ ہو یہ صورت انفصال کیا ہو	راہرو بھی آگ منہ کی کہانی شیوہ کی کوسر سے کمان یہ محفل میں چھچھائی ہوئی قائم اوسی طور پر کمان ہے	بیجا ہونے کی زور زبانی مدت کی پری رہی بیان پہ لوگوں کو تھی سخت ہوجا سب قوت زور انگار
قسمت زور ورون کی ہوئی گر حکم ہوا اسکو توڑ ڈالون	دل ٹوٹ گئی کمان ٹوٹی خود حوصلہ سخن نکالون	لچس نے سنی جو تازہ تقریر وہ بوڑھے کو کیا ہی بیٹھو	بولے بہانی سے اچھا لگیں جاسی اور پی جیاسی بیٹھو

راجہ رام چند کا دھنک توڑنا اور گلہ نشانی کرنا دیوتاؤں کا اور آنا پر سرام کا



کی ہر توجہ بے حد خوش رنگ نہاتہ اور خوش کام کو فوراً عیوان طہور کو اور خوش ہو سیتا کا جو شکیلا غم دیاس تو شیریں جو صاحب جاہ سنتے ہی ذکر حیرت انجام یہ یکے حال اہل دربار ہر کون وہ بد نصیب بد تھی شکی انتقام عیب لکھنے لگا آپ ہوں نہ برہم بولو کہ یہ کیا مضطرب بولو مجھیں کہ ای پرہرام تو خود وہ کمان ہی گشتہ اچھا ہوا قہر غم سے چھوٹی پس کے ہو وہ اور برہم اگر اسکو جو اس جان جو منطوق جنت مطلب پیر نہ جانے بولو میں نہیں برہن ایسا سرسبز ہزاروں تیر کا کرتا تھا جو شکیلا غم دیاس پس کے کیا ای پرہرام	چھپرے لڑنے کو فاموش تو وہ کمان جا کو فوراً حیرت سے تھو ہر وہ فاموش آپچین جناب ام کر پاس چھپت ہو اور ان کے مثل دیا آپ بوجھ اویسی بلکہ پرہرام گنبر کے چھپے بحالت زار تو وہی جسے کمان شکیلا برہم وہ جنگ سے بھی ہو تو ذات آپ کی ہر معین عالم جبتک مجرم نون مقابل بتھا اسیں خطا کا کو کسا کام تو ہی چھوٹی پڑی تھی خستہ بیکار تھی حیرت تو ہی چھوٹی ہوئے کہ نہیں ہیں حیرت ہم ہو یا ہر ہاری تانہ دور دنیا بھی نہ نظر کو آگے استغاثہ تہہ ہی لچمن ایسا زخون کو دہن تیر جانے کاتے ہیں ہمسرا بول کی ہاتھ وینا میں تو خوب لکھا نام	من است میں بولو ای پرہرام نعل مجھ کا پیرا بل فلک سب تو تاک کے آفرین باد با صد اعزاز و فخر و اقبال جب توڑ چکے دھنک سریرام برہم ہوئے غیظ و غضب بول اوٹھ کر کہ یوں نہ محفل سے نکلے پاس آ کر ابو انتر تانہ میں تہ میر لو کہلانیے دم وعدہ کا طور سکریہ کلام رام و لچمن اسیں نہ شکایت تنک بھائی لڑ چھو احوال کو جا پھر آپ عبت میں حیرت ہو رام کو کچھ اب بھی منطوق لچمن کے کما کہ ہم کمان تیر یہ سنکے کلام حیرت انجام دیکھو میری ہاں وہ تیری سرسبز ہو کیست اسی تیر میں دشمن قوم چہ تیری ہوں جو کہ کیا آپ نے عیان ہو	تاخیر کا اب نہیں بیان کام غلطان ہو اہل غم سر خاک برساتی تھی پھول بادل شاد پھولوں کی پھاوی لڑا جیلا آوازہ ہوا شہر م تھے مال جو رقم سب سے توڑا ہی دھنک کستہ بیہات منہ تو اپنا ذرا دکھائے اگر ہوا آپ ابغسل گیسر واجب نہیں فکر غائب ہو آگے ہوئے اونکے جولوہ گن توڑا نہ یہ رام نے دھنک خود ٹوٹ گئی سمارا پاکر ہر گرسین کو لی جای اغاض کھوٹی مہو کی سب میں تو نہرا کو میں جناب اپنی فریاد جھٹلے پیر اور بھی پرہرام تیری میں جو شکیلا غم دیاس مشکل ہوئی ہا بیری تیر سے سرایا نام آوری ہوں مطلن نہیں جا بہت بیان ہو
--	---	--	---

یہ سنکے نرپ کو غل مچا کے گستاخیان کر رہا ہوں تم سے سہرا سکا تر سو کاٹ لیتا کیا آپ میں آپ کا تبر کیا ایرام ہو کیسا تیرا بھائی بس آپ ہی کی خطا ہو ساری لچمن کی خطا ہو مجھ پر چھوٹوں سپہ لطف ہی سنا ہو آپ کی ذات فخر عالم پونچو مطلب کو آخر کار سمی وہ کمان جو شل دان غصہ گھٹا ٹھیک ہو گویا ہوش برجاء ہو دھواس محفل والس گویا آتھے جات سے	ماور کو بھی گنیاہ مارا لچمن کو ہوا خیال کیا ہو ورنہ کر تائیں اسکو رنجور بولے ہو زبان میں صفا بولے لچمن ہو سخت میک مجھ سے لڑتا ہو سواٹھا کر انصاف کا طرز ہو یہ عجوب جسکی ہو خطا معاف کی جو واجب نہیں دلیں خوشی کچھ ہوش میں آگے پر سرام جب میں کہ ہمارا رفع شک اب کچھ نہیں ذکر جنگ کا رخصت ہو دوائے نیک من ارم لچمن ہی دیکھ دیکھ	طاقت ہو جهان میں اشکارا وکیو تو جنگ یہ حال کیا ہو من کا ہر فیض خیل منظور لچمن کو ہنسی پھر اور آئی اسپر ہوئے اور بھی غضبناک یہ آپ ہی کا اشارہ پا کر بولے رگستاہ کیوں نہ خوب بہتر ہو کہ دلو صاف کیجے ہیں آپ پر ہمیں اسوختی پنج یہ سنکے کلام راحت انجام دی اپنی کمان کما جھکا دو سمجھے کہ ہو اہرام اوتار چھو کر قدم جناب رکھیں
---	---	---

راجہ جنگ کا راجہ دست کو مشعر ایفاے شکستگی کمان و تقرر شادی

مسرت عنوان نامہ لکھنا اور راجہ دست کا مع سامان برات داخل جنگ پور

ہونا اور چاروں بیٹوں کا پیادہ کر کے رونق افزا اور جو دھیا ہو چنانا

شادی جناب رام کا حال مسرت ورتھاراجہ جنگ پور ای صاحب چارو شان اقبال	ہو رونق افزا چشم اقبال تھی شادی وقت اس منظور دایم رہو تازہ باغ اقبال	ہو مخزن لطف استان یہ بلو اکو شیر نیک تدبیر بعد اطہار انکاری	اسی خامہ ادب کے بیان دست کو کیا یہ نامہ سحرید یوں چشمہ مدعا ہو جاری
--	--	---	---

توراجو رام فرزند سنگھ کو	حیرت چلی دیدہ فلک کو	ناکام بہت پر کمان	تو تیار ہو گئے گنگا پر سنسار
پورا جو ہوا دھندل شکل	دلکو جو خوشی کمال حاصل	جیتا جو رام نے وہ پالا	ہو سب کرم جناب والا
تھا عہد کہ جو کمان کچھ توڑی	و امن نہ وہ جاگتی کاچھوڑی	شادی ہوا اسی سی جاگتی	برائے مراد اپنے جی کی
القصد میں طالب ضابطہ	مشتاق حصول مدعا ہوں	شکل راحت دکھائی آپ	عجبت سے برات لائی آپ
شادی کی پر رسم دل منظر	جلد آپ ہوں داخل نکاح	قائم رہے ولین پائے احقر	منظور ہو التماس احقر
القصد یہ لیکے نامہ قاصد	پوچھا جا کر لصد مقاصد	راجہ کی بلا کے نامہ بر کو	دیکھا تحریر پر گہر کو
پر ہر مگر مضمون کو زور نہ	راحت سے ہو کمال خورد	یہ مزور دلکش جو آیا	راجہ نے سبھون کو خط پایا
ہوئی لگی فکر رسم شادی	ہر ایک نے شوق زد عادی	آباد رہے مکان دولت	قائم رہے غرض شان دولت
پوچھی جو خبر میان دربار	بول اوٹھی ملازمان دربار	راحت کا پیام ہو مبارک	یہ شادی رام ہو مبارک
راجہ نے لصد و قار و توفیر	قاصد کو دیا جواب تحریر	قاصد تو اودھ ہوا روانہ	بائیں شاہ اودھ کی چاکرانہ
ہر ایک کو جشن کی خبر دی	شادی کی منادی کو پی	شادی کو کڑی فراہم اسباب	بلو اسے بحر زور و موت اجاب
سر دار و قاشعار آئے	ہر ملک کے تاجدار آئے	ہر سو متحارب کا کارخانہ	بجرا تھا محل میں شادیانہ
کچھ لسی محل میں جھگی ہو	سب خوش ہو جان پڑ ہو	تھا لطف جو بر محل میں	تھا عقد و لطف حل محل میں
سب چور پڑ ہو فرام	دعوت کا تھا خوب سازگار	تھی جدوہ نرا جو محل عام	تھا محل خوری دل عام
تھی ساعت نیک راحت اند	بہتر تھی روانگی اسی روز	باصدا ملاز کا نگاری	دست کی بڑھی چلی سواری
انتہا جمع خاص عام ہمارا	اختر تھے شمار حلقہ ماہ	بہر تہ روزہ ستر ستر فاکا	تھی قبل فلک چشم پہ سوار
ہر سو رونق تھی آشکارا	تو تھم پائیشٹ جلوہ آرا	عظمت سے روانہ تھی سواری	ہمراہ تھی شہر فوج ساری
جند پر چر بلند خوشنما	گردن پر دو صورت ہو	القصد جناب کی سواری	قرب شہر جنگ سدھاری
سنگھ خبر خستہ بنیاد	دل سے ہوا راجہ نکشاد	قائم جو تھی صورت صفائی	کی آپ نے فکر پیشوائی
اہل دربار دو دستہ احباب	سیچے پر بند کی واداب	سنگھ احوال آمد عام	اگر بے شہ سے لچر رام
پا یوس پر ہو کر وہ دنوں	منظر نظر ہو کر وہ دنوں	کی وجہ بدرجہ سبکی تنظیم	ختم مثل کمان تھا فوق تسلیم

راجہ دست کام بشت من اور سبہ امتز اور سبہ جون کرات لیجا نا



دو گھوڑوں کا بڑا بڑا کردار	دو لون کو کیا پیرا اسوار	لبو اتھرتز مانہ آگاہ	اگر وہین ملے سر راہ
راجہ سو ڈھبہا کر کہہ جی	چو آنکھوں پا کر کہہ جی	ساتھ اوندکولیا بغڑا غرا	سبھا سہین اونھیں سرفراز
آخر کو برات حسب دستور	اگر ہوئی داخل جنگ پور	کی شاہ جنگ زیندہوائی	گردن با صد ادب جنگائی
پہونچی جو برات وہ مکان پر	تھا جلوہ نور آسمان پر	وہ عالم روشنی شب تھا	دن کو بھی نہ پورا ایسا کب تھا
یا جون کی گئی فلک آواز	باہم ہر ساز ڈکھیا ساز	تھے راجہ جنگ کمال مضر	کرتے تھو ادا خوشیکہ دستور
کیا بات تھی وقت پھنکا کی	درواز کی رسم ہی ادا کی	بعد اسکے جنگ نے با صد اب	رہنے کو دیا مکان نایاب
اوتری جہ برات اوسکے غیر	اپہونچی بہار بوستان میں	راجہ ذرا دھنکتہ دانی	حسب دستور خندانانی
مہمانوں کی خوب عورتیں کین	ہر ایک کی دلے غنیمت کین	بعد اسکے وزیر صاحب غور	بھیجا سمجھی کو پاس فی الفور
مطلب تھا ادا ہو سہاؤ	ساعت چپی تھی تیغ تھا بہتر	دوست لکھا کہ دلے منظور	ہم آکر ابھی میں حسب دستور
نتی صورت بہتری نظیرین	داخل ہوئی جنگ لگم لگم	با صد طرز خوش التفاتی	جا پہنچے جنگ کو گہر راتی
پاک خیر نشان ہی ہو د	اگر ہو کر دیوتا بھی موجود	سنگا درج ویش دشنہ ہو	سب پہونچی خمین میں صورت
گنہ گنہ مرپ ایشراسب	اپہونچی وہین پہر بلا ب	مہر وہ اور سب ستاری	تھے جلوہ فگن خوشیکہ مارے
ہاں نور کو لہو جناب کبیر	بھیجے با صد جلال تو قیر	سیتا کو اوسیکہ چٹا کر	کی رسم ادا مسد ادا پا کر
برہما کو جو خوبائی کی میدی	رخصت ہوئی دلے نا امیدی	گنگا کے گہرے دہان پر ہو جو	تھا پیش نگاہ ساز ہی ہو د
پو جا کو لیے بصد عقیدت	موجود تھے گورا اور گنیت	پوری جو ہوئی وہ رسم شادی	خوش ہو کر ملنے لڑ عادی
خوش و دلہا دوسرے چچا نہیں	تازہ رہن گل یہ بوستانین	تھی شاہ جنگ کی دختر اک اور	لچھن سے اوسکو بیاہا فی الفور
کرتب تھا ایک شہم کلہائی	منظور تھی صورت صفائی	گھر میں دواوسکی لڑکیاں	نور نظر دل جوان تھیں
تھے تشریف اور بہت سرفراز	دونوں کو بیاہا با صد غراز	لبجی راون کی ہو چکی شادی	معدوم تھا ذکر نامرادی
ہوئے یہ لبت شادی جنگ سے	تقریبہ اگر کی جنگ سے	اب ہونگے روانہ راجہ دشر	رخصت فرمایا میں خود بدولت
ہوئے راجہ کہ جو رصف ہو	خادم کی وہی خوشی جو چاہو	ممنون کر مجھے سب بیا	رتبہ سر اعترش پر چڑھایا
رخصت کر لہو نہیں کہہ لکھار	راہی میں ہوں وہ اگر تیار	ہونے لگی رخصت پووانی	تھا صد مہ فرقت ہووانی

نالان جو ہوا دل جزو گل راحت ہوئی شاہ مجرور کو آپو نچی اودھ میں جب سواری کیونکر نہولے رائیاں شاد	رونی کا محل میں چکیا نعل والس وہ چلی برات گھر کو سبکی ہوئی درباری چاروں ہونوں سے گھر آباد	دیکر شہر کی جہیز و اسباب ہتا جلوہ اختیار شادی ایجا کے محل میں جانکی کو ہتا شاہ در عا نعل میں	رخصت کی دخت ہو کر تیار سمراہ تھا جلوہ ساز شادی دکھلایا جمال رو دیں کو تھی ایت ٹھوڑی محل میں
--	--	---	--

شروع اچودھیا کا ندر راجہ دسرت کا راجہ راجچند کی واسطے سلطنت اودھ
تجویز فرمایا اور رانی کی کمی کے سبب سے بن باس ہونا راجہ رام چندر کا

ہو کر مصروف یاد رکھتے راحت میں جو موقع الم ہو نارواک وزا کے پونچے مثل گل تراودھ میں ہونے	کرتا ہر قسم یہ حال تحریر دل کیوں نہ غلوں پر غم گلازار اودھ میں جا کر پونچے قول کہن آپ اپنا ہونے	مشہور ہو کر دسرت زمانہ جب ہی ہوئی شادی سری ام اگر سری رام کی بات جس واسطے آپ میں ہنودار	پونچوئی اسکا کارخانہ ہتا پرغ کو اپنے کام کو کام خود آپ میں صاحب کرامات کچھ اسکی ہی فکر ہو فاکار
بگڑی جاتی ہر حالت دھڑ فرمایا کہ انتظاں م ہوگا ابا وریلسم تازہ سینے آئینہ منکا کو دیکھی صورت	راجہس میں تمام مائل مہر منظور فادہ عام ہوگا واسن میں گل سحر چھینے چھائی دل صاف پرکھوت	بے آپ کے کسطح وہ ہولت نار دھو کر قدم رکھتے ہر اچہ دسرت جوان بخت ہتا آگے نشان نامیدی	میں بڑھ کر شہر ہی بدست اوٹھے والے جلنے گھر اک روز تو جلوہ گر سخت باتوں میں نظر پڑی سنجیدگی
دریا و شب غشک پایا بہتر ہی کہ اب سری رام فرمایا بشت سوچید حال طریا کہ گل ہو شفق رام	خود راج کیا کرین بارام وہ بھی لو کہ امی خوش اقبال روشن ملک وہ کا بنام کل ہوگا ادا ملک دستور	بہتے لائق حکمرانی خسلق بہتر کہ رام ہی کرین راج ہر ترشہ کا شکا لیا جمل سامان طرب بیان پاتھے	باقی نہیں لطف حکمرانی منظور ہی مہربانی خلق قابل ایسکے میں مہراج یکجا کی خوب بھول دھول
دنیا میں خبر ہوئی یہ مشہور اکتے تو کہ رام گر کرین راج	راجہس کو دیکھتے ہو تاراج	بلو کہ جناب سرستی کو	ظاہر کیا حال بیکیسی کو

تیر کوئی نکالے آپ	کل سرم ملک کوٹا لے آپ	ایتر ہوا دودھ کا کار خانیہ	بن س کورام جو کچھ
سکر یہ کلام سستی سنے	سوچو حکمت کی کچھ قرینے	باغ مطلب کو دیکھ پلو	جا پینچیں اووہ میں صو ریشو
نو نڈی تھی جو ایک کی کسی کی	تھی دل سے نہ آشنا کی کسی	مشہور تھا اوسکا منتھرا نام	ہر کام میں اپنے تھی وہ خود کام
منظور تھی فکر تازہ کوئی	عقل اسکی سستی نہ کوئی	نکلی وہ محل سے سو ہی بازار	ظاہر ہوا اوسپہ حال بار بار
سبھی کہ حکم شاہ والا	ہے قشقہ آرام ہون والا	رانی کی پاس آکے بولی	تم تو ہو عجب طرح کی بھولی
لیں ہم تو تاج حکمرانی	حاصل ہو بہرت کو سرگرائی	سکر یہ کلام اوسکارانی	بولیں کہ یہ کیا ہو دیکھانی
ہیں ہم آرام و بہرت عزیز و لون	ہیں اہل فن و تمیز و لون	الف ت ہی جو ہا یون میں قائم	ہر جگہ اوسیں بھٹکے نام
بہتر ہو جو رام حکمران ہوں	آثار پسند دل عیان ہوں	یہ سنکے وہ بولی منتھرا پھر	تقریر کو زور یوں دیا پھر
میں نے جو کہا پڑا نہ مانو	کیا بات ہے سوچو چھو جانو	جھکو تو ہو کام بیکسی سے	میر کیا فائدہ کسی سے
جو چاہے سو پائے حکمرانی	نو نڈی سے کہی نہ کوئی لانی	جو میری سچے میں تہا بتایا	آئینہ مدعا دکھایا
بہائی سانہیں ہر کوئی دشمن	زائل ہو اسی سے قوت تن	آمادہ دشمنی جو ہو جاے	پہر نقد جواس ہوش کو جاے
جب رام کا خود جلال ہوگا	بہائی کا نہ کچھ خیال ہوگا	سکر بند کفینہ جاہل	رانی کا بھی صاف پہر گیا دل
دل اونکا جو ہو چکا تھاریک	سجھیں کہ یہ بات تو کٹی ٹھیک	پھر بولی کینہ اسی خوش اطوار	ہو آپ کا شاہ خود وفادار
دو قول جو شاہ نے کہے تھے	ایک کے بھی وعدہ کر دی تھی	اونسے کہیے کہ اسی مہاراج	وہ وعدہ تو پوری کیجیے آج
یعنی رگستاہ جا لیں بن میں	سلطان وہ بہر ہوں انجمن میں	رانی ذیہ سنکے اوسکی تقریر	صورت کو بنایا اپنی دلگیر
بالوں کو وبال دوش کر کر	مضطرب ہوئی آہ سرد بہر کے	کہا نا پنیہ تمام چھوڑا	راحت کا سب انتظام چھوڑا
راجہ راجہ حال زار دیکھ	رانی کو پراغتشار دیکھا	بولے کہ یہ کیا ہو حال نازک	برہم ہو کیوں خیال نازک
مجھ کو بھی آہم کی قسم ہے	فکر آپ کی دل سے دمید ہو	جو مجھ سے طلب کہ میں لاؤں	جو چیز کہو ابھی منگاؤں
رانی کی کہانہ اسی مہاراج	وہ وعدہ تو توں نے کر مولاں	بیچو سری رام کو سو دشت	ہوں چودہ برسہ محو گلشت
مجاہد بہرت کو آپکارا ج	خواہش ہے میری مہاراج	یہ سنکے کلام اوٹ گیا ہوش	شعلیں ہوا راجہ وفادار ہوش
رور و کر کہا کہ تھے یہ بات	بیجا یہ زبان ہو کہی بات	رگستاہ کو راج کی نہیں جاہ	ذات اونکی ہی خود فضیلت آگاہ

کس شو کے جانیں ہیں محتاج پہر کیلکی بولی اور شہنشاہ مردن کی ہر ایک بات شور بیہوش ہو کر زمین پر دور بار پڑا ہوا تاحالی تہا دامن عقل و آرزو چاک کیا حال ہو دکھو فکر کیا جو کی اور سنہ خبر تو انکو رام سہر کس سے جو رنج و ہوسرت دوسرت کو جو دلہن جو شایا	وہ چاہیں تو بخشیں اور کوتاج پہر تانہیں عہد کو کوئی آہ پہر کیا ہو تامل اس میں منظور تر ہو گیا اشک تر ہو بستر تو مائل غم جناب عالی راجہ دوسرت پڑے تو غمناک یہ درد و تعب کا ذکر کیا جو دیکھا تو بدتر ہو جو آلام جا کر او سکوا ہی کروں سپت آغوش میں رام کو بٹھایا	وینا ہو بہت کو راج منظور جو بات کہی وہ کرد گمانی دوسرت ہو دوست دلچسپان جب صبح ہوئی تو ہر چکا کلفت تھی میان محفل عام دیکھا جویشٹ نے یہ احوال ہو کہ جناب ام آئیں کی عرض ہے حال کتنے دانا مجھ کو کہنیت تخت تاج و کام بول و گفت و وہن یہ کیسی خود	پر رام نہوں نگاہ سے دور بیان شکنی میں کیا صفائی تو کردہ خویش سے پشیمان سامان تہا پیش در و عجم کا مسدود تھی ہر قسم قشقہ رام کہنے لگے اور شہ خوش اقبال آنکھ میں آرام جہنم پائین جو آج نصیب شہنشاہ کیا جو اکی بندگی میں آرام تقریر پیر ہمال کی خود
---	--	--	--

رام چند راو لہمن اور جانکی جیکا رخصت ہو نا جنگل کو اور تیار ہونا راجہ دوسرت کا



ایں رام جوان نام چہ ہو پولے سریرام خیر بہتر اتو من مہکین مہکیا اعل جا چہ بخین ادب سہا ساش گور لوہ ہی بولیں بجال غمناک تکو چہ بحث خیال صحرا جات کی کی نازک جہان ہے پہر بولیں وہ بگوئی تبہ غم از وہ چہ دوی عیض ویندار خدمت کردن جہان واسو دایم سینچ دست کو ہی جنبہ یہ صحرا کا کہی نہ قصد کرنا صحرا کی طرف ہوئیں سب گام پیش پیرا گم نہ عجمت بہائی چوہ کیا جو وقتیشک راچہ دست یہ سننے گفت ر پہا سیر جن دکھ صفا نا راون کو جو سرور گریہ تاج القصد دھر سفر کی تھی بات وہ آپ کو خاص عام کر نام تھی تی تاو اسی چپالی	عمر شاہ جہان نہا ہو منظور رہی بن کی سیر بہتر منعم ہو اول جزو کل بولیں بصدراں و صوا خا صحر کجا رخ پاک ہی قابل غور حال صحرا تا کی کسل سفر گمان ہو وہ ناما ہو آپکا مقدم شوہر کا نہ ساندہ چوہ زنا میرا ہی اعتبار فایم صحرا سے الم نہا ہو گرتو تکلیف سفر تہ دل میں نا منظور رہی رفاقت نام بولے کہ ہو چھو مکر خدمت ہو بہائی کی دلہی غافل روئی چلائے بادل زار واپس کچھ روزوں بعد لانا بولے لگے لکھیا ہوا آج تسا موقع رنج و فکر مہبت رونے لگا تاشک ترساکر گلشن میں جگہ بزاں پانی	تم تو سو دشت ہو روانہ رگنا تہ پیر کی پانون چو کر سیتا تہ ہی جب خبر نہ پائی کر میں ہی اجازت آپ کی پائی قالب کی ہمارے جان ہو تم تکلیفوں کا زور سنا ہو فرق آئے نہ تاشا خاندان میں پر غور تو کیجیے رآ آپ پاکوں سے میں جہاں رون کر راحت ہو مجھے اسمیں ہر دم بولے کہ ہو کو کی یہ تقریر سمجھا تہ وہ لاکھ دانا کچھیں ہو کر مخرج جانکاه بہائی چھو مکر سو برادر واجب ہے مجھے بھی ای نگو نام بولے دھڑکتے ہی بصد غم دروازہ کی نکلے جب نگو داتا اشا رنگوں بد میں پیدا رام و سری جانکی دلچسپ سرم تھا اودہ کا کارخانہ نرگس حیران تھی ہو کی غمناک	ہو جا میں بہت شہ زمانہ رخصت ہوئی پاس گفتگو کر وقت سریرام کی نہ بہائی سہرا میں دشت کو چلی جان اگر اراودہ کی شان ہو تم پاچہ ہمت کا تھا سنا ہے سہری زمین آپ اسی نکالین افتا ہے ہمارا مدعا آپ راحت و شائق چمن کو تعلیم کو اپنا سرور خم سو تم تو نہ رنج و غم و دلیر لیکن سیتا کی کچھ نہانا بولے کہ چلو نکالیں ہی ہر دم ووقت بازو برادر جا کر رون بن میں خدمت تو جا ہمارا انکے باہم دیکھائیں ہوئی طر ف تر با کچھ صورت رہیم ہے ہویدا تینوں سو دشت کو قدر غمناک چو اول زمانہ تسا و امن گل ہلال سہ چاک
--	--	---	---

سنبیل و لجا کو بال ساری چتے ملتے تہو دستا فوس خوار و ن کا دل بہر ہوتا ہزار ہجوم مرد و زن تھا تم کیوں ہو بیان ہا کہ ہوا باقی جو ہر یار و صحبت یار کچھ غم نگر و وطن کو جاؤ نظروں میں تھی شکل سحر دکھلائی گرم سوز قدر خاص	اوجھن میں پٹا تھا غم کدھر کیا رونق باغ پر چریاں ہر چہرہ آب رو رہا تھا اک مجمع عام حلقہ زن تھا کیوں سہتے ہو دل پہ نچ کاہ پیر آ کے ملتے آخہ کار لطف سیر و چین اوٹھاؤ سبک تہو محو ہوا وزاری غفلت میں ہو کر سبیل نکلا دھونڈھانہ کہیں بہرام پائے	ہر نخل جو یاس میں کھڑا تھا تہی پیش جو خشک فرقہ گل القصہ دل جہان بھانگ شب کو ہم اجب تھو آرام واجب نہیں جوڑنا وطن کا خجک سے چودہ سال کو لہو یہ سنکے کلام درد آمیز جب کیا یہ رام زو قریا یہ جانب میر پور پونچے ناچار گھروں کو واپس لڑے	سبز بخش کھا کر پڑا تھا نا کر کی تھی دسے بیس حیرت میں تھے شہین فلاح ہوئے لوگوں کو دیکھ کر رام گمراہ ہو بلبل چین کا پھر بلبل کے ہم ہو قیاس خوب آتش جو شہنشاہی تیز مشکل ہو المیہ انکا جینا وہ اوٹھ کے قریب در پونچے
--	--	--	--

آنا نکھا دم دم صحرائی کا راجہ رام چندر کے پاس اور راہ بتانا خجک کی
اور رخصت کرنا سمیت وزیر کو اور تشریف لانا راجہ رام چندر کا چتر کوت
پر بعد ملاقات رکھیشرون کے

دکھو ہو جناب رام کی یاد لیکھو غریب و اقربا ساتھ تھا ساتھ سمیت نیک انجام کیا فائدہ رنج و غم اوٹھانا فرمایا تاشہ ز ساتھ رہنا تم جاؤ اودھ کو باغ دیاس سجھا کھجاکر باصدا صرا	کا شائد مدعا ہو آباد اگر ہو اجنبی سا رہ گناہ کہنے لگا اوس کیوں سر رام تم خود ہی سمجھ لو گروانا پیر واپسی اودھ کو کہت تسکین دوجاگشاہ کیا رخصت کیا اوس کو آخر کار	تھا ایک نکھا دم مردانا رستوں سے خواگاہی تھی تم ملک اودھ کو اپنے جاؤ وہ بولانہیں کہ یہ سنجیدگی یہ سنکے وہ بول ڈھونڈو لے آؤ سو کہ وقت پیکر یاں رام زبیری صورت پاک	اوس مفاہول رام جانا دکھلائی تمام راہ منزل اس منزل پر المیہ سب جاؤ اگر تہوں میں حکم شہ کی تعمیل بیکار ہو کر درد جانکاہ ہم آئیں گے خود ہی سر چکا کر تھی زینت جسم نرم پوشاک
--	---	---	--

فکر ظاہر سہ دل کیا پاک	چہ کر چہ چو سہ سر ہاں خاک	تھا شعلہ نور روتا بیاں	انغمہ لباس سہ برہی شان
مسرور کیا برتینو ان کو	اشٹان کیا بطر زینک کو	آپہو قریب ساحل گنگ	العقدہ وہ تینون نیک رنگ
پتہ اور تہا ہر کہا کہ تھو کر	ہر ایک پاؤں سے ہمیں ڈر	یہ بات زبان پہ لایا ملاح	کی ناو طلب تو آیا ملاح
کشتی کا نوو وہی کہیں مال	پر جائے حوایج باہر اقبال	پتہ راہی اور چکاہر تر	نوگون ڈکھی یہ بات ہم سے
کرون کچھ استخوان میں بار	بہتر نہ کہہ دو کہ پاتھار تر	فاقو نسہ ہو پست آرزو مند	کشتی ٹوڑ تو رزق ہو بند
	آسودہ کمال میں ہو لو	رگھیر نے کہا کہ پاؤں ہو لو	

سری رامجندر کے پاؤں دھو ناملاح کا اور کشتی پر سوار کرنا



دیکھا سینے جمال منزل	کشتی پر چنچنی قرب ساحل	کشتی یہ کیا خوشی سہ سوار	ملاح نے دھو کر پاؤں سردار
صدق دے سی دعا کی	پوجا گنگا کی بر ملا کی	سیتا راوی کا پربند خوش	کشتی سر جو اتر صاویر خوش
ہوگی غم سخت سہرا کی	ساحل پر دین تہا کیا کی	ہم آپ کی دے لو لکھنیز	جب آہم و کچن اودہ کو جائیں

تو جودہ فگن ہرچ ہر دوڑا	صدق دل پاک سنا کے	تیرینی پہ دانستے تیون آری
جب صبح کو نکلا شاہ خاور	سو کر آرم سے شب ب	مسکن پہ زمین کو دگر
رکھ بول کر اب میں سر رام	ہونچ سو بامیک شان	رخت جو کیا نکلا دگر
موقع جو شکار و سیر کا ہے	وہ قابل سیر لیک ان	اک کوہ چو چتر کوٹین ہر
سنگریہ کلام کہہ یا خیر	دہرا انگ کا ہی روان	جمع ہی کر شیر و نیاں
منظور نگاہ پرینا تھا	دیکھتا تو مقام دلکشا تھا	

سمت کا اودہ میں واپس آنا اور راجہ دستر کا حکایت سرون کو شلیا سے کہنا اور رام و لچمن کے فراق میں جان نیا اور سرت اور ستر میں جیکنا نامالے آنا

آیا جو سمت اودہ غمناک	یون لوگ قلم ہر پرست قال	ہر رام کا فضل شامل حال
رام آکر نہ ساندہ سیر نہ	کی عرض میں غالی دلیا	سب قصہ درد و غم سنایا
کو شلیا کو بلالیا پاس	صورت تہی نہ صبر کی سرت	یہ ذکر سنا تو دل ہوا سرت
جب مہر ز اپنا منہ چھپایا	مشغول تھا سیر چمن ہیز	بول کر میں ایک دن تہا بیز
تہا و تم شکار آستکارا	صورت حیرت کی پیش آئی	پانی تو صدا تازہ پانی
تیرا و سپر راجہ چکاتا	تہا آدمی ایکش کی جور	دیکھا جو چٹا کی الفور
مان بابہ کی جو ناواں تھا	کیون مجھ کو کیا چھو آزار	بولاسروں کہ ام جہاندار
اب چھوڑ کے تم چلا کر	تہی پانی فکرا و نکلا سرت	بہنگی پہ بھا کر کتابوں سرت
میں ہی غم ہو کر مینا	دنیا سو اٹھا بھالت نزار	یہ کہ کو وہ سروں نکو کار
بولیون اشک تر بار	وہ دونوں جدائی غیر بار	

سروں کا مان باب کو بھا کر پانی لینے آنا اور راجہ دستر کو تیر سے جان دینا



<p> تم کون ہو کیا ہر حال سہو نہ اوں دونوں دُنشکے جان جان عجوبہ ہی مال ہو پیش ہر صدہ فرقت سہری رام حالت وہ جو ہو چکی تھی غمناک لہ تشکیا کیگی ستم سہرا سنا احوال رقت آشکار واجب ہے کہ سب ہوں مال صبر مہنا سکو ہی ایک دن ہے دان ہو چکی جز تو وہ دل کا </p>	<p> ہر دم ہر مہین خیال سہو نہ دی جان یہ کیلکے گدہ آد تشویش و اہم کہاں ہو پیش مطلق منیر جان نہ کوئے آرام چہوڑا وہیں غمتے قاتل پاک تھیں نال نہ خیر مرگ بر اہم آہو کچھ لبشت سو گدہ بار کیا فائدہ دیکھو اور جو جہر بیکار ہیا رسال دس ہر آہو پچھو اودہ میں بادل کا </p>	<p> مین زب جال غم سنایا جسطح مہین ستایا تو نہ القصہ یہ دیکھو کج رانی حسرت کی نگاہیں ہر طرف کین غل چکیا کیا ہوا غصہ کیا رو کر چلا کر اہل دربار دی سکو تشفی از رہ ہوش دنیا کا ہی جو کارخانہ ہیرت اور وہ ستر سر نہ ہوندا دیکھا تو بیان تھا اور ہی حال </p>	<p> رو کر قدحون پر ہر چکیا لخت دسیر چہر ایا تو نہ ہمیش وہ کلفت نہانی دیوار پر دسیر صف بھینٹا پیش آئی یہ شکل تعجب کر آثار تو حشر کے نمودار فرما لگے وہ پہر و فاکوش کتبک ہو غم شہ زمانہ نانا کو بیان تھی شاد و خوش تہا سبزہ صفت نہ پامال </p>
--	---	--	--

سیتا تھیں رام تو نہ لھسن یہ بولیں عیان ہر نقص تقدیر راجہ کو تہا رنج فرقت رام بولیہ شبست اول سے آکر	گھما کر چہرے چاک لاسن پاک حکم شہر ہنس نگیر دی جان اسی کی چکا کا اسی صاحب دانش خرد ور	مخوغم ہو گوجی سے پوچھا جھنگل کو گئے سو گریں گناہ یہ حال سنا تو ہوش تو گم عقلا سی زمانہ وقت مشکل	احوال یک کی گئی سی پوچھا لچھن اور جانکی ہی مہارت بجر غم کا ہوا کرتے نہیں یا پنا منہ پر
جز صبر دوا ہی رنج کیا ہے کوئی نہ رہ عدم سے پلٹا روغن بین جو نقش راجہ سرت رور و کر ماسم اگن دواہ	کیا روزی لطف مدعا کیونکہ دستور خلق ملتا رکھی تھی بصورت امانت سر جو یہ ادا کئے گو آہ	لاکھوں عاقل گزر چکے ہیں بہتر تو ہی کہ نکتہ آگاہ وہ حکم شبست میں جو پایا جب ختم ہوئی وہ رسم ماتم	پیدا ہو ہو کر مر چکے ہیں ہو فکر ادا رسم جانکاہ لاشا با صدارم اوٹھا یا ہوئی لگا کاروبار عالم
فرمایا شبست نے بہت سے بہتر کر کہ ملک کی خبہ ہو یہ سنکے وہ بول اوٹھو جو ان تاوی ہی آرزو ہو صبرا	موصوف ہو تم ہر اک صفت اس تخت اودہ کا تلخ سرلو مطلق نہیں دل کو خواہش تخت کل صبح کو جائیں ہو صحر	سب دور کرو خیال ماضی اب راج کرو بصدر عنایت کیا لطف کہ رام تو ہو یں میں منت کریں ام کو ٹالائیں	ہر خواب خیال حال ماضی تکلیف ہی ملک کو نہایت ہم ہو پیرا کرین حین میں روٹھو جا کر ہوں مہنٹائیں

جانا بھرت اور سترہن کا مع مادران و عزیز واقارب کو واسطے لائے راجہ
رام چند رکے اور نہ آنا اولکا اور سلطنت اودہ کرنا سترہن کا اور بیٹھنا
بہت جی کا گوشہ میں ریاضت کی واسطے

ہر خامہ دوزبان گسہ ریز ہم دتی عزیز و یار و غمخوار بہر دیدار لچھن و رام تھا دلکو خیال روی رگبیر	منظوم ہر ذکر حیرت انگیز تی ساتھ تمام فوج جبار تو بن کو شبست ہی سدا گم وہ ہی چلو ساتھ ہو کر دلگیر	تو بہت اور سترہن کا کار تینوں سہراہ راہیاں تین جب گنگا پہ پوچھو اہل تو فیر آیا جو ناما دنکٹہ آگاہ	سکین سے چلے سحر کو ناچار مخوغم و نالہ و فغان تین وان آد ہو کر جنگ لعلگیر دیکھا وہ چوم بر سر راہ
سمجھا کہ بہت ہیں نال مشر بن کو جاتی تین ایک لشکر	بہا کی کو لکا لاپڑ کر سے	ایک نہیں باز شہر و کٹر	

فالم جو مزاج میں مددوت یہ سوچو کہ دلیں طیش کیا یا ادراو جناب رام کیجیے یہ سنیکہ کلام خوش آیا اتنی دین کیسینہ کیہ پکارا اتنے دین اک و شخص لا چہرہ ہی بہت کامیو کلفت ظاہر میں کہہ ایسے کارخانہ سن لی جو نگاہ ذریہ تقریر زمانی بہت زعمی عنایت بسبب دی رام کیوں بچا ہوں القصد تیسام صبح فوج حسن و لشکر کی کی ضیافت پہنچو جیجے کرکوت پر سب قدرون پہ گرا بیان کیا حال بوسے رگستاہ سو کہ بہائی آپ آئی انیس کی وجہ یار بولی سر رام منہ کے بہائی دل سے کرو اس خیال کو دور دیکھا تو بہت میں نائل میں سر کندھے رام کو قدم پر	ظاہر ہے طریقہ شقاوت اپنے اجساب کو بلایا مر جا لیے ہی تو نام کیجیے اتنے سب تے قدم ٹڑایا اچھا شاہن امی صفت آرا یوں عقدرہ قیل و قال کو سر رام سی انکو خوب وقت جاتے ہیں یہ رام کو منانے کرنے لگا امتحان کی تدبیر کی شفقت و دلبری نہایت راہ منزل بتا چکا مہون آگے بڑھتا گیا الصبوح ہر صاحب فرکی کی ضیافت منزل تھی قریب سے طلب آپوچھیں بہت نیک فعل اسی بہت کہ دلیں کچھ دانی ہو راجکا انکے پاس سامان ہی بہت سی صورت صفائی تم خود ہو عزیز خلق مشہور آئی ہیں بڑھے ہو اسی ریا بولی دیکھو کہ اسے ہوا	اب رام کی پاس جانے لگیا کسی نگاہ موقع بدل ہے سر رام کی نام ہی پکڑے ہالی تسے فوج کو بڑھنے کو کہینے بڑھ کر چلے بہا ہون شاہی ظاہر میں بہت میں نہایت شاید ہی انہیں خیال گزرتا ہر شخص سے محو میفراری یو چاہو بہت کہ جان کر جب شاہو بہا انکا دھڑکتا سوں اور زمانہ سو چو گاہ چلتے چلتے بہت بصدیاں شب وان جو بولے کی بصد اگرچہ بڑھانکھا دھڑکتا کچھ بنے سنی جوان کی آمد بدخواہ دل جگر ہی میں گر حکم ہوا پکا سزا دون خاطر کو عزیز ہو وہ بہائی تقریر ادھر ہی کہ فی القصد القصد وہ دونوں منظر بہر بہت کچھ میں ہی لکھ لکھ	بن میں بھلی دھنیں متا لکھ لکھ مردی کہ لڑی ہی مکمل ہے وہ مرنہ میں جو بیان سمجھ گیا چوینکا بائیں طرف کسی نے لپٹو گئے ایشان فحشیا لی انہی سے سی صاف طبعیت سر دلیں غم و ملال گزرتا آتی ہر صدمہ آہ و زاری سجہ کیا دے سر ہکا کہ بولی اوتھا بہت سی جوان کیسے تو جانوں میں سبکے ہر جا پہنچو بہر دواج کی پاس سب وان سر وان کو سزا دیکھا سر ہی رام کو بصد خوش سجہ کہ ہر اس میں صورت کہ مان بانی شور و شر ہی میں شوخی کا مزا ابھی چکا دون باعقل و تدبیر ہو وہ بہائی رگستاہ و ناسنہ کی غور نور آجوں نے آگے جلوہ گزرتا تھا سبکی بانہ نام رکھیں
---	---	--	---

سیتا کو قدم پہر گرو وہ لچمن نے بی مان کیا پس جا کر دی سب نے دعا کہ چشم پرور ڈاکے شکل درد و غم ہے راجہ دست بھی ٹکڑا ہے چشمی و چشم تر سے جاری یون ہی جزا کا قرینا اب آپ وہ میں جلا کر ممکن نہیں تہہ شاہ تو روں دنیا کا سب فتحی اڑوئے جا ہن بہت عزیز دل نہایت یہ سنکے بہت لرز و دیا پھر میری تہیہ آرزو ہوا نہایت در چین ہوا الم کو بہو لو بعد اسکے ملنے کم خوشی سے القصد بہت وہ لیکے نعلین طی کر وہ راستی کی منزل شاہیہ جو ستر ہن کو پایا	پہرہ رون کر سمت ہی پہر وہ سجدہ کیا اپنا سر جھکا کر دنیا میں یہ بھی پیشہ سرور اندھیرے قہر پر ستم ہے آخر ٹبر لوگ کو سد ہارے تنا جوش پر بحر آہ و زاری شور و ہر سب کام نہ جین سب کچھ اپنی راج کا کام راہ طلبیے منہ کو موڑوں ہر شخص کا اعتبار اڑوئے جا ہر دم ہن یہ مورد عنایت وہ نقد شکیب کو دیا پیر جنگل میں یہ ہون چاہے تہ واجب ہے کہ تم نہ ہکو بہو لو ریخ فرقت شاہ کی سے سمجھو کہ رہیگا دل کو چین سب لوگ ہو کر اودھ نظر اونکو فرما زواہن یا خود ہو تڑوہ گونہ شہ قناعت	رگنہ تہہ زچہ پانی مادر ہر مان ہو غرض ہی رہی ہے بہرت اور شہ نیک انجام گھڑا راودہ پر اسی خالی یہ سنکے خبر جناب رگنہ نہن ہو کر کہ صبر ہی روا ہو اب آپ کو یہی مناسب لو لے سریر ام ای سخن سنج بیان شکنی اگر ہو قساکم بہتر ہے اس سے اسی مہراج گر راج ہی کرین تو بہتر کی عرض کہ ملک تاج کیسا پایا جو بہت گونہ بیاب چو وہ برس اندر لکھو کو نعلین ہمارے پاؤں کی رضت ہو کر چلے بصد غم تو بہت جو مائل و فوآن سمجھایا کہ انتظام کیجے تو جو عبادت اہل طاعت	ولے ہوئے جیدہ سما کی مادر جھنگ جھنگ کر کے وہ سنکے خلوت میں گئی کہ اگر ای رام ہر شخص کو جو خیال عالی رو فی چلا کر چو کے دنگیر پیدا کہین موت کی آواز شفقت ہو برادر ہون چو افشا ہے یہ حال قدر سنج بدنام رہی نہ اندا ہون شوق سے بہر تہمت تاج امید شہی کرین تو بہتر راحت کیا شہی ہر راج کیسا ہو کر گنہ گار ہو فتنہ قہاب اسم نہ ہماری بات تو کو لنکین کا انیس سنا منا ہو ہمراہ تھا اونکے ایک عالم رگنہ نعلین کی سر تخت ہر وقت رفاد عام کیجے
---	---	---	--

آغاز نرین کا نڈ

راجہ رام چندر کا چتر کوٹ پر سیر کرنا اور جنید راجہ اندر کے بیٹے کا بشکل

دلخ آنا اور منتظر مارنا جانکی جی کے پاؤں پر بٹہ آزمائش اور تیر مارنا
راہہ راچندر کا اور پیاد پنا نا جیند کا تینوں لوک میں اور مجبور ہو کر

گزارا رام چندر کے قدم پر

خاصہ کو نہیں فراموش شیخ	ہو رام کو ذکر میں گہر شیخ	سیتا و جناب لچس میں رام	جنگل میں کیوں ایک دم ساگا
تو سیر جن میں اسے مشغول	تو وہ کیونکہ خوش تھا ہوا	دو پو پونا کا کیمہ بنایا	سیتا کو رام نے چھایا یا
بہرست کا پس منہ یہ تھا ایک	غفلت میں وہ ہو کر کرک	بکر ذراغ کے سوکھسا	پاؤں سیتا پہ ماری ستکار
یا کئی اور کسے نہ تھا جا کا	دل تھا کلفت سے بھوڑا	دیکھا ہر زو جو حال سارا	اوس دلخ کو تیر شہ کو مارا
گو اور کجا وہ بہت پایا یہ	تھا تیر بھی تہہ مثل سایہ	تینوں کو کون میں ہا پو	بہر امن و پناہ ہو چکا
مطلب جو کہیں نہ تہہ آیا	رگناتہ کو آگ سے بچا یا	بولا بہ او بے خوف و تقصیر	دانستہ خطا ہوئی یہ گہیر
لیتا تھا میں امتحان قدرت	ظاہر و نشان نشان قدرت	میں آپ جو دیکھ گیا عالم	جانہر ہو یہ اب حقیر عالم
یہ سیکہ گنا جو قصہ رام	اوس تیر ہو گیا خوش غلام	شوخی میں جو در تہا وہ	ایک آنکھ کو اوس کی کر دیا
اوس مرغ و جینہ پائی	اکی رام کی جنک سے جی پائی	والہ سے ہوا خرش روانہ	ہو چکا دم بہر سوخ کی خانہ

چلنا رام چندر کا چتر کوٹ کے پہاڑ سے طرف صحرا کے اور مارنا
ایک راچس کو اور ملاقات ہونا رکیشرون سے اور مقام کرنا
درمیان پنج بٹی اور ڈنڈک ارن کے اور چند مدت تک رہنا
مع سیتا جی اور لچمین جی کے

ہو رام کا نام میری لب پر	قائم رہ دل چاہر بٹ	وہ تینوں میان حلقہ دشت	تہی لطف و خوشی ہو چو
ہو چو خوب تر بہتر او	پاؤں جناب کو دھارو	دی زکو بکے میان مسکن	قد و شوخ جی رہی تہی شان مسکن

پروانے کی جھنجھٹ منظر وقت سحر و تہ کو تیار ہو لیکھ سنا کو وہ دل انگار ظاہر ہو کہ کبھی نہان تھا غصہ سر پر ام کو جو آیا رگنائے تیرے جسم میں لگانے سہرنگ سچا کے کی ملاقات اگر جو بوسہ سوچیں آیا رکھ نہ تقطیع سیمان کی پیش کی اولی کوئی تیرے ہو گی وہیں مدعا کری پانچ او سین پسند دل شہزاد سلمان ہو یہ کیا صاحب خواہ	آہو بخت بالیک کے گھر صحرانظر چالید جوش راہی ہو والے سو کیار آبادہ مشرودہ درگمان تھا او سکوستریہ گرا یا سرسر کیو او سو کیار و انہ قدوینہ وہ گرہ انکونات پاؤن پہ سر ادب جھکا یا سب صورت بہتری عاری کی کشکول جو ہون وہ پائے غیر گھا کو سو گی بھیراری ہو لوتو سر ہر تو باروتے شری وہیں تیون صاحبہ	من ز خاطر بخت و سر کی اک راجس فتنہ تر قضا کا پروانے پلک کریش گیسر تیرا پاد میں لپٹیں زنا یہ جو گرا زمین پناشاو سیتا کو لپٹن وہاں لائی پیدا تھی جو سونہر لپٹ پاک بہراہ پلا جان کے ساتھ بو دسر پر ام او دھکار بو دہ یہ فکر ام کیجے اگر تو بڑھو وہ نیک فتور وہی کا جو نام سچ ہی تھا کرتے میر و شکار ہر روز	وہ رات وسیجیکہ لبر کی اگر ہوا راہ میں منور اس کرنے لگا کسری کی تیرے مطلق نہ ذرا لگا کھٹا کر کرنے لگا غم سر پر ام کی دید او سجا سو پر تو آگے آئے رکھہ جھکے ہوا او سچا خاک آہو بخت سو کیار گستاخ راجس جو بہت سہیں سیمگار دھوک بن میں قیام نیچے جنگل تھا کہ عالم ہو موقع بے فروخت خوشی تھا تیرے رونق کو ہر سار ہر روز
--	---	---	--

آنا سب نکما ہمیشہ راون کا اور عاشق ہونا او سکارا جہ رام چندر
پرام راوسکا بہنی بریدہ ہونا لچمن جیکر ہاتھ سے اور جانا او سکا
گھر و کھن کر پاس واسطے و نیاو کے

ہو رام کا ورافض پاس راون کی بی بی ہنسی شہزاد عاشق جو ہوئی ایک کونہ لو پا اگر کہ صاحب جاہ	جھکا نامہ سحریت قطار تھی وقت عقل و شہزاد آہو بختی بد لگا انہ بدست پیرا پلک و نیاو کے	جس جاہ تھی رام ہو یا وہی کا جو خجابت لا مکنت ہون میں جیکر طالع ہون کا کہو نہ تیرے	انی وہیں شپ لکھا اقتدار قرسی بنی ہر سرور بالا آہو بختی اگر اگر کو شکے یہ کوئی نہ ہو سکا ہم افروش
---	---	--	---

<p>مطلق نہیں دیکھ دھل کی جاہ شاید وہ مون محو آشنائی عاشق کو نہ اب ملو کی کچھ شکل مطلب میں دیکھا تو مشتاق ہون وصل کی نہایت کس شکل حباب میں تجھ کو جاہ پوچھی لچھن کے پاس ناچار ہوں دولت وصل کی میں تجھ کو ہی بی بی کی خدمت وہ عامل شہر ہوں بہر رنگ</p>	<p>مہنگے سر پر اور ایماہ لچھن میں مگر جو کیر کھائی خدمت میں مجھ کو قبول کج بہتر ہی اور نہیں کیا جان تو فرمائیے شیوہ عنایت میں الفت غیر میں بہنیا ہوں پھر والہ نہ وہ عاشق دل نگار یہ دل پہ چوشتیاں غالب سیتا کی میں کہتا ہوں اعانت جب آمد وقت ہو ہونی گاہ</p>	<p>مطالعہ کی قسم تو بھل پون اب وصل کی بات اتنا بگو لچھن سے کہا باہ و زاری مجھ کو نہیں وصل یا کلام لو بی آہر سے کہ ایہ جاندار ہو میرا تو حال آست کار وہ چاہ میں تو تجھ کو بس ہر گز مہلا و مجھے میان آغوش میں خام و رام ہوں گداز رگستاخ کی لیسے جا کر گاہ</p>	<p>یہاں وصل مجھ پہن صدا کی ہر جگہ چھتا ہوں یہ سنا کر سپرد سدا ہوں وہ لو کہ میں ہوں بندہ ام پیر الہیہ پلٹ کر وہ سید کار پہر مل اوٹھو وہ افش را لچھن میں ہر گز نہ خوش ہو گز پہر دو کہ گناہ صاحب پیش وہ لو کہ یہ دور کی بات اس بہت ہی ہوا ایماہ</p>
--	--	---	--

آغا ہمشیرہ راون کا لچھن جی کے پاس باسید شادی اور وسوہاں کی گستاخچیں جاتے ہیں



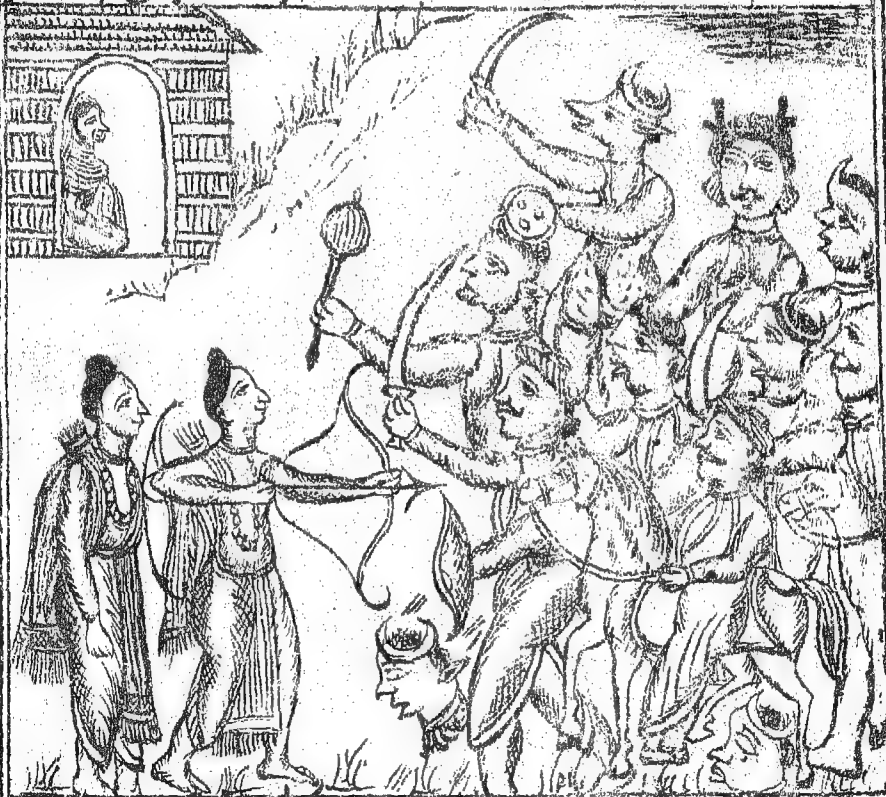
کھنکھانے کی غصبت سے پان جاو وہاں چاہو کیا ہو پر کیا تباہی پھرے از رو ہوش دوہائی تہ او سک کہ دو کس بولی کہ او دو چہن رام مین ان جگہ کی تو دو لون سالی جنگ کی تو پیر ہا یک	نقر تیر تازہ کی غصبت حاصل کتین ن ہی ہا کا تو وہن او سک مینی وکوش پوچی وان کر کشور شو صوائن مگن با صدر ام کر ز گزور آزمائی چہ ہا کو فکر مدح کیا واجب کہ انتقام لیجے	دلو انہ مجھ سچہ لیا سب رگتیں شکے حال سارا جب غصے ہوئی دیکھا پست سب قصہ سوز غم سنایا ستیا ہی ہی سنا تہ زوہر ام جھکا کیا پست ہو کر موش ہوا تو ہی ساتھ نائیل یک مجرم کہ سزا سختی کر	آوارہ او دھراو دھ کیا ہے لیجھن کھنکھانے کیا انتشارا بہائی کھنکھانے سر دست زخمی ہوئی دل دکھایا نازک نگین لباس گنہام کائی ناک در او لہو گوش ہر قابل دیدہ چہن ایک
--	---	---	--

کہ اور دو کس کا چودہ ہزار چس لیکر مقابل آنا اور مارا جانا سب کا
رام و لچمن کے ہاتھ سے

ہریش جو ز جنگ پیکار وہ چودہ ہزار فوج لیکر آپوچہ مین فتنہ جو ز جنگ لچمن و مین جو حکم پایا نازک جانوں کا کیا ستانا یہ کہو پیام بر بلایا کہ دو کس کے مین و لون راون کا ہی نکو چہن نہیں راون کی مین کا دل دکھایا رگھو ز سنا جو تازہ پیغام	ہر نیزہ صفت قلم کی فضا جنگل کو پڑھو شوکت و فرا بہتر کہ تم بہ عقل و فرنگ ستیا کو پیار پر بھایا نگین کا عبث چوں کہ کما سب قصہ مدح سنایا اب آسا چاہو مین دونوں جن نے کیو دیو تباہی مضطر راون کا نہ دلمین خوف آرا لو اسی قاصد سبک کام	برہم ہو سپا و بہائی آئی جو نظریہ شوخ عالم ستیا جی کو میان کسار دو کس نے وہاں کیا کہی آسانی سے کام کر نکلائی دولا تو جا کر رام کی پاس گر چاہتے اپنی ہوسفا کی بہائی دونوں او سکے مین گر نکو لحاظ زندگی ہو دست کی پیر مین ہم بدوم	تہی لائل جنگ آزمائی لو لچمن سے یون سرایم پہنان کرور ہو جو خور کیا فائدہ جنگ چھٹری بہتر کہ وقت جنگ نکلائی یہ کہی سیام لہ غم دیاس وان چکے جو صبر سنا کر دینگے تھین فرامین ہم اجاؤ میان کہ امن ابھی ہو یان جو سفر مین ہم تہ و لون
--	--	---	---

آئے ہیں سہی ہوئیں بنکد تقریر سنی تو پرشتانی دریا کی طرہ پہرے سے گیا	کاشنوں سے تیرا من ہم چمکا قاضی پلٹا بعد خرابی تیرا جو رام کیلئے سر	راؤن جو ہوا ہی سخت ضرور سب مال جو بر ملا سنایا تیرے لگی جو ہوا چو پآ کینے لگو اہل ہوش کو سر	سہارا اوسکا ہلو منگور دونوں کمال طیش آیا کانپا دھماکے میں چرخ دوار
---	--	--	--

کہا اور دو کھن کا لڑنا راجہ رام چند اور لکھن سے



جو تیرا بانی ستم تھا اثر سب جو پیش آئے	میر صاحب شہر کا ستر قہر لیکھن ہی سیکو دانہ لالہ	یو مین جو فتنہ جو ہوا ہی سست حاصل ہوئی فتح یان سر دست
---	--	--

جائے سپنگما کا راؤن کے پاس فریاد کو واسطے اور آنا اوسکا ماترچ

راچس کو لیکر پنج پٹی میں اور ہرن بننا مارچ کا اور شکار ہونا مارچ ہند
کے ہاتھ سے اور لیجانا سیتا کا لنگا میں برہمن بنکے اور اوتارنا اپنے
باغ میں

اگر ہو جو ضبط حال غناک جستہ و افسوس کے گڑھے تھے راون سر سخت جلوہ گر تھا عشرت میں جو رات دن بسر تورام دلچسپ جو دو برادر میں مضطرب و بیقرار باگی	سینہ پر قلم کا بقیہ پاک کمر دو کفن ہی مر کر پڑے مشتغول طرب و سرشت دنیائی خزانہیں خبر ہے ہونے لگے مجھے مال شہ صحا سے بجالا زار باگی	صحا میں جو سچا کیا پتھر کی یہ دیکھ کے حال اضطرابی بولی وہیں سچا لگا کہ شاہ میں بن کیٹو گئی تھی سہا مجھے جو وہ ہو گئے غضبناک ظاہر میں وہ آدمی متین تھا	سبھی کہ شکست بنے کسا راون کی طرف گئی شتابی تکو نہیں امن غلطی کی جا پیش آئی وہاں رنج کی بات کاسے کان اور تراش لی گات لیکن باطن میں مل کر لگتی	چہرہ پر نہ دین نہ رو ماہ کھوا دی ناک گنہ گری بولا اوس سے کہ ہونہ غناک پوشاک سہی درستی کر رگتہ بنے وہیں لہڑی بھول مثل تو رگ میں سما لیں	وہ بولی کہ وہ ہی وہ خوش شب تو گدڑی بہ کلفت سخت صحا کی طرف ہوا وہ راہی فرمایا سیتا سوا سر فراز سایہ رمارام چند کساتھ راون کو جو جوش تھا سما یا	راون کو جوش تھا سما یا رگتہ لہڑی میں آئے بہتر ہو کہ تم ہی ہو کی غنچہ مار بولا مارچ ای خوش اقبال مارچ وہ نہیں دھناتہ کو	غافل رہی کیوں بجا اشار راکھو کی اونے قتل سہا اوشا وقت سحر جو ان بخت حبیب ہو میں کی خیر خواہی رکھو چنچر ہم گے سوسا دیہی گوری نہ وقت ناتھ	ماہیچ کر پاس بڑکے آیا میں صورت شور و تر چا سہ ساتھ ہمارے و قلا وہ دونوں بزرگ میں جا ہو تیرے کو کوڑا ہوا کو
---	---	--	---	---	--	--	--	--

<p>مطلوب نہیں اور سواری کی بولا باقر کو کچھ ادا کی قبضے میں زمین آسمان میں گر عذر نہیں تو اس دن دنیا موت انہی ابھی تو نہیں ہے ہے نکلت گی رز تو بہتر آپو خیر قسب چسپ رام دیکھا تودہ شکل تھی بلا شیر مینے سوچی تو ایک تیر ہم سہ تیرا دھڑا کر اکر آئیں پہنچا گلشن میں مہر پر</p>	<p>پہر کبھی مجھ بگڑنے کی تاب راؤن کو یہ بات خوش آئی لٹکا کو ہم ایسے حکمران میں چل ساتہ نہیں تو جان لو لٹکا سمجھا کہ بچاؤ لگا تو دوسرے وان جان ہی جا کچھ نہیں القصہ خود سران خود کام جب آتش گیند اوستہ کی تیز بولا ساتی ہو کر دلگسپ یہ فکر میں صید تازہ کی جائیں</p>	<p>اتیک میں اوس الم سنی لکیر میدان لکے مقابلہ سر بچاؤ جو مجھ سے کر گیا جنگ پسکار بہرودہ یہ قیل و قال کیا ہو سوچا تو فضول تھا ہنسا درشت گستاخہ کی پاؤں چلیے میں جناب کو مولیٰ حیرت لگیا لباس دل چاک راؤن تیرا ترغیب ہے مست ہر سیر و شکار کا اونیس شوق</p>	<p>میں خود جو ہوا نشا نشتر بہتر ہو کہ تمہیں گھر ملیٹ جاؤ ہر کون جہان میں ایسا جہار تو کیا ہو تیری مجال کیا ہے مارچ تیرا عاقل زمانہ اس سے بہتر ہر ساتہ جاؤن راؤن خود بولا وٹھا کہ ایشا راؤن خود دیکھی صورت پاک اوس عجب کو کار دل ہوا پست میں رام ولچیں جو صاحب ق یہ سنکے بنا وہ شکل آ ہو</p>
---	--	---	---

مارچ کا بشکل آمو بخانا اور سری

رام چندر کا اوسکے تعاقب میں جانا اور تیر مارنا



وہ چہل دھڑکے کی نہ جو بن اس کو کو آپا سپرک لین وہ بولے کہ تم کو کیوں نلو نام وہ بولیں کہ آپ کبھی صید آہو چو تیرا کیا سر جب اور کیا نشانہ خالی آواز وہ رام کی بت کر سیتا کی غم کی آواز لچھن کو گام کہ بایہ ناز وہ ایسے میں غلو میں زبرد تم اونکی دس سو نہ ہو کسی نچا جو زمین پر گول خطا کہ داسن و پناہ کی تیرا سر شکل اپنی بدل بجلیا و فرن حسب معمول کچھ عا کر سیتا جی ترس کچھ دیکھا کر	وہ طرز وہ دلبری و چو بن نقد سکین ل مجھ دین ہر خواہش آہو سب گام حاصل تو ہو چھکو نقد امید غائب ہوا وہ زمین پر گر کر غصہ میں ہو دھنبا جالی رونیکا غل چا مچا کر بولیں لچھن کی سرفراز ہرگز یہ نہیں ہے تیر کی آواز کرتے ہیں ہر مل و رو کو پست حیلے سے نہ داسن و نچا لو اوہ سیاسی بادل نیک یہ خط ہوشال خط تقدیر اچھا خاصہ بنا برہمن سیتا کے قریب بولا آکر دیکھ لگیں پل او سو بلا کر حد سے جو بڑھا قدم سیتا	دیکھا جو یہ آہو سب گام زندہ جو نہ ہاتھ لڑا آہو جنگل میں طاسم سر کشا اصرار بڑھا تو رام اوٹھے جب و مری بار تیرا را بڑھ کر آگے جو سر کیا تیر آؤ لچھن میری جبر کو دیکھو تو یہ ہوز دل کسا وہ ایسے نہیں کہ غم کو سیتا بولیں کہ یہ بجا ہے اصرار بڑھا تو چار ناچا سیاسن کی جالی اقامت یہ کیلے لچھن ہو کر سب گام زار گلہ سو تاکہ رتا ہو فاقہ کشی سو غم نہایت وہ بولا کہ خط سے ہو کر باہر راون دھیں لیکو ولسے بنا	کینے لگیں جانکی کہ رام کمال اسکی ہو خوب اور دفا جو کیا جانے شکل شکر گمان ہر صید مرام اوٹھے رم کر گیا آہو دل آرا مرد ہو کر گرا وہ پنجہ دیکھو زخم دل و خب کو کیا آج نصیب دشمنان ظالم رنج و ستم سو روئین پر مجھ کو بھٹن تو کچھ ہوا چلنے کو ہوڑ وہ آگ تیار آگ نہ بڑھانا پائی سمیت اتنی میں وہ راون برا قشقہ صندل کا ماتو پیر حاضر ہو تو کچھ کر دعائیت دوسل کہ ہو پل تین لبر
---	---	---	--

راون کا لشکر برہمن سیتا جی کے پاس آکر فقیرانہ سوال کرنا اور
حکمت عملی سے سیتا جی کو اوٹھا کر لیجنا



گاہ ہونا جٹائی کا اور جنگ کرنا راون سے اور مارا جانا و سکا اور پوچھا
رام دلچسپ کا جانکی جی کی تلاش میں جٹائی کے پاس اور کر یا کرنا اور

تشریف لیجانا سیوری کا مکان میں

ہمد کو جو سخت سیرازی رہتا تھا شجر یہ اک جٹائی بولا یہ جناب پچھین میں وہ بولا کہ تم کو کیا خبر ہے گو او سنہ ہی اپنا تیرا	ہیں چیتم قلم و اشک جاری تہی رام سواو سنہ لو لکائی ممتاز جہان میں خود پر ہٹ سامنے سو کہ منشت پر ہے غالب رہا کر کس صفت آرا	سیتا کو چلا جو لیکے راون دیکھا جو پراو سنہ حالِ زار گستاخیان کر نہ پر طاو طائر نہ پیر ایسی جی جی راون سو سیا کو لیکے بہا گیا	صواب و اعظم سے چاک اس ماری راون کے سر پہ منقار کیون اگوا وٹھا کر لیچا تو حیرا وں سو خون تباہ کیا راون سو سیا کو لیکے بہا گیا
---	--	--	--

زیر شجر آب کو بھاکر تیروں سیر بدن ہوا جو جوج راون تو سیکو لے دو بار امداد کی کر دیتی سہستہ	راون سے ہوا مقابل اگر یتاب پڑا تھا طائر جوج لنگا کی طرف غرض سد ہوا خنک تھیں درہو تھیں	راون نے چوڑیہ کیا سر وقت آخری یاد گہ بید سیتا کو ہل تھی میقاری منظور تھی چوڑا لٹانی	اگر گس پڑا کر از میں پر افتادہ تھا خاک بود لکیر لے لکین غم کو آہ در لک پھینکا وہ لباس عطرانی	انگشتری ہینکی زمین پر سیتا کو میان ناغ کرکسا اب در مال تازہ سننے لچھن کو میان راہ پاکر	وہ پلے کہ ہٹا وٹھیں کی تھی پرین و حفاظت اولی کی تھی چشم چپ کیوں پرکھ چکا جا پہنچو مقام خاص پر وہ	دو بولے کہ یہ تو سب مجا دونوں ہی ذکر کرتے کرتے کب دونوں کوئی شہین صورت چمن سے حال چلا	وہ بولے کہ یہ تو سب مجا دونوں ہی ذکر کرتے کرتے کب دونوں کوئی شہین صورت چمن سے حال چلا	سب چرخ کمن سے حال تھی خاک پہ کچھ علامت خون اگر شاید کچھ اور روزگ پر درو پر انتشار سے وہ	سب چرخ کمن سے حال تھی خاک پہ کچھ علامت خون اگر شاید کچھ اور روزگ پر درو پر انتشار سے وہ	کیا جان بہتری آئی ہے تو کیا یہ جان کنی ہے تھر کی وٹھیں تھی فوج مجھ کو ہوا حال شاہا ہر	کیا جان بہتری آئی ہے تو کیا یہ جان کنی ہے تھر کی وٹھیں تھی فوج مجھ کو ہوا حال شاہا ہر
---	--	--	---	---	---	--	--	--	--	--	--

پھر وہ کہی بالین پر سری را چننے چکا بیانا اور زانو پر سر رکھ کر خالی
ہمراہ جناب



<p>اسکان میں جو تہا وہ کو گنا ستیا کو لہو تہا ایک بکیش ستیا کو او دھو دہ لیکیا پا بول اٹھے جناب رام اوس میں شکر گزار ہوں نہایت سطرہ میں مندی کی خواہش بس گریا میں غریب دہان آہو بھیا گندہ میں آگے کیا ام</p>	<p>پریت کی طرف پڑھو لکھا اب تارو معاملہ تہا پیش آخ کو تہا کیس میں گاما سن کے یہ کلام دسر ظاہر ہے کہ کیا نہایت یہ سنکے وہ بولا اہل کاش ریکہ نکالی پیر نہ آواز آگے جو بڑے ہو نہ تنہا سمجھا واسنہ شرمچائے</p>	<p>مخت پر دوج پر بھالا الفت ہی دریا میں قائم میں اوس سے ایک یا بصد تہی روح پر انتشار تہا دم بہ کار یا ہر مہمان اب ہو غریبہ رو کو ملا دون سامان مراد ہو فراہم رسم کیا گرم ادا کی لچس سے کیا کہ میری بہائی</p>	<p>میں اوہ میں ہنسنے والا دست رہی ہنسنے والا جانا وہ سو کہ ہوش اتنا آپ کا انتظار تہا افسوس کہ ایسا نہ پان اب کہنے تو میں آگے بولا دون لکھا جو قدم پہا کی رگہ ساتھ کا دل تہا غمش کی کلفت یہ جو کلفت اور پائی</p>
--	--	--	---

لچمن نے اوس کو سیدھا پر نہ نے جو غصہ تیر مارا گندہ ہرپ میں پہاڑ نامور تھا صد شکر کہ پانی اب رہا سیوری کو دیے پوچھو دشمن ولین تہا غم و ملال ستیا اوس دشت میں کیتا ملک	سہجایا جیبا خوب جاگر مردہ ہوا خاک پر صفا اب اچسٹاں میں گر گیا ہاتھوں سے تمھارا ملک پالی اوسے کی پیش پھل بھین پوچھا اوسے ہی حال	نیراوس کو گمان تھی صلح کی چاہ شکل پر نور پر پنا کے دربار بندہ عاجوزی تھی آگے جو جھوٹے و نون پھل کہا گیا نہال اوس کو وہ بولی کہ خجستہ دستور	آئادہ شہزادہ کسراہ بولادہ جوان پر سر جھکا کے صورت میری ایسی نکلی تھی آیا نظر اک مکان سر راہ مسرور کیا کمال اوس کو پتیا پور ایک بن جو مشہور دان غنچہ مدح کہلے گا
--	---	---	---

رام و لچمن کا صحرائی پتیا پور میں داخل ہونا

ستیا کی جواو د مہم ہے صحرائے جواک بلند کا کوہ تو ایک تنگ رکھ کو ذرات پر غم تے فراق جاگی میں تہا بال برادر اوس کا بذات بند رکھی اور ہی تھی ہمارا پوچھو جو جناب لچمن و رام یہ لوگ نہ اپنی چال کے ہوں یہ سوچ سمجھ کے ہو کر لگیں بنکر وہیں رہیں نہا بے انسان ہیں کہ آپ پو تا میں ہو لچمن ام نام اپنا ہمارا جناب جاگی	وقت میں قلم ہی مجھ غم جا پوچھو وہ اوس پہل اندر اوسے کی رام کی ملاقات گھبرا کر ہو کر تھی جی اس کو وہ تیا کرتا ذرات سگرو کو تو بدل ہوا خواہ سگرو کو تہا یہ خوف انجام جاسوس کہیں تیاں کر پڑا ہم سو کہہ کہ نہا بے کرنے لگا رام سے یہ تقریر فراموش تو جناب کیا میں صحرا گردی ہو کام اپنا سزا جو	رام و لچمن فسرہ خاطر جب بل سیر کوہ پایا پروانے پر جو صبا کی صورت بند سگرواک ملاوان سگرو اسی ہو کر رنجور اوس میں ایک نہا بے دشمن ہر اناں بلکے شکل اپنی بد کے مثل انسان مطلب کا مری تیا لگا کون آپ میں آکر میں کیا وہ بول کہ ہم شہر میں دو بن پاس کا حکم پاچے میں اگر ہو کہ میں شہر میں وہ	پتیا پور آ کے پوچھے آخر آگے کی طرف قدم بڑھایا تھی ولین مگر وہی کدورت تہا ہالی کو خفے گریہ جنگل میں بسا تہا مستور اہل دور و خجستہ تدبیر عاقل رہے میں خوف خا کرتے نہوں چہ مری یان سینہ پہ لگا ہو غم کا ہالا کیا کام ہو سر پوستان دست کر دل و جا میں صحرائے قدم جاچے میں ہم کرتے ہیں چہ سہرا
--	--	--	---

<p>شہزادہ ایک تپا پنا یا او کو نسل جوان یا اصل صورت کمالی یا</p>	<p>جس خوب سمجھ کر تقریر کینے کے لیے قصہ یا</p>	<p>تقریر کر کے ہر مسامحہ</p>
<p>احوال پیدائش سگریو اور بال کا اور جانا رام وچپن کا اونکی ملاقات کو اور مارا جانا بال کا اور تحت نشین ہونا سگریو کا</p>		
<p>یوں وہ یوں ست نکونام کرتا تھا وہ سیر دشت گلشن دکھتے سیر دشت گل او کو</p>	<p>خس ایک تاج تودیش شیو جی اور گوری نکونام پیشو جی سوڑ ایک دزیریم</p>	<p>شہزادہ و درو و فاکوش صو امین دھین مچو آرام دید ہی یہ دعا بعد ہر قسم</p>
<p>ایک کو کوئی اس میں تھا قدرت شہو کا جلوہ عام سحر کا وہ غم پاک اگر</p>	<p>اک دزو و فاکوش سیرت کو ہوی وصال کی چاہ سورج زہی ہونے ہی صلی</p>	<p>یہو نیا اوس بن کی ہمت یات سورج زہی ہونے ہی صلی طوق گردن پچا کر پوچنی</p>
<p>یہاں بال اور سگریو آئیں میں دوزخ و دوزخ بہتر ہو کہ آپ کو سر پر آم</p>	<p>اوس نے جو کی بہت عباد منا چرمین بنایا مسکن سگریو دھانے باگ آیا</p>	<p>یہ مری وہ حسب صورت تھا بال مگر ڈاقوی تن اس دشت میں اگر کچھ چپا یا</p>
<p>سگریو ہون سب گام چلیے ابی بہر سیر بہتر کرنے لگا ذکر درد و آلام</p>	<p>کر رام وچپن کو زیت و بہالی جو مر اجنا بن ہو اک چہن جود ندی نام</p>	<p>وان پچو ن ست و فاکوش مغزورہ دلیر و صفت شکس بطینت و بدگمان و بد کام</p>
<p>سگریو ہون سب گام چلیے ابی بہر سیر بہتر کرنے لگا ذکر درد و آلام</p>	<p>بہالی کو ازل سے یہ عاتنی بہالی نہ سما او سکا چوڑا تم ترو و فاکوش را سیجا</p>	<p>اس کو دشمن کو پس فضا تھی میں زہی مد سے بخونہ موڑا کر نامر انتظار را سیجا</p>

حاصل نوا احد و گرسوز	آونگامین بعد از زده روزه	یگانه که ده اسطاف بند را	مجموعه را وقت کاسه سارا
جب آیانه ایک ماه کمال	لین غم سرت شل سبز پا	سجده که ده نال مرگیا با	دنیا پی سوس گز گیا با
در هر که میان اکیلا با	باری نمیده بی را چنین اگر	بر سوج کس پیچ که کو بلش	لکه منت کشا خاک نکشت
سب لوگون در شکر گزشت	مجموعی بنایا صاحب تخت	وان نال در جیایا پنا پا	آپو بی مکان پیسرو بالا
دیکها محو محو حکمرانی	پیدا سونی دلمین بدگمانی	گھونک میرزا ک الیا مارا	مین کر کے نہ او تھو سکا دوا
شب یو رمال کر لیا ضبط	آپو مال عیال سول بط	او تھو کشتل سون میں آ	نند دامن بشت پی چایا
حاصل سونی یان پنا جمکو	اس نکی لکون پنا جمکو	سکریو سول دھو سریرام	مین ٹھیک کر دھکا ایکا کام
کر دھلکامین بال کی پال	انگو بی پنا وده باه اقبال	یہ نیکه وده خوب تن میں پا	سب نچ وطان لیسے بولا
لو لاسر کوہ تعاین مخزون	دیکھا مار تھہ میں سو گرون	راچس تن بہ جین لپو تہا	سینا ہی کو بالیقین لپو تہا
دیکھا جو سیا و خیل مہون	کپڑا کچھ پینکا ہو کر مخزون	آتا ہی پتا بھی لگا سہ	جو دیکھا تھہ عرض کر دیا ہی
کپڑا ہی شکار جب دیکھا	رام و لکھن کادل بھجرا	دریا می المہ ز جوش مارا	جانا رہا اونکا ہوش سارا
سگریو فی پنا کہ لکھ دھرام	واجب ہی صبری سون ہوا	دم ہی تو لگا ونگا پتا عین	دھونڈو لگا سیکو جا پتا
سکر سریرام او سکی تقریر	نوراوس کہ نیک تمیر	بہائی کالسا اب مقابلہ کر	دنیا میں بلند حوصلہ کر
کافی بر مرد ہمین مین	سب فتح کر دھنگا بالیقین	سکریو نے پنا کہ لکھ دھرام	ہو موقع امتحان سر راہ
راچس وہ جو بال فریما مارا	یان و سکا نشان آتشکار	نشتک و سکی جو پنا پنا	بہاری میں پیار سو پنا
جو اونکو او تھاسکے جوان	وہ بال گوارا لکھ سک تخت	پنا اور یہ صورت کونو دات	تا رول کر دھنڈا پنا
جو تو تھو اونکو اکو کوئی	جیتے او سکول لکھ کوئی	رگھوناتکی ہی میان جی مایا	دونوں تون کو کر دھنڈا
سگریو کا پنا ہوا دھنڈا دل	نورا ہوا اعتقاد کامل	پنا چو پیو سول بال آکر	اندھ سوہ لکھ غل مچا کر
گھونکنا سگریو کو جو مارا	بہا گادانے کچھ الیا مارا	بولا سریرام سوہ حیران	خوب آئینہ تھامد کاسا مان
وہ بولے کہ میں جیتے کی	صورت دونوں کی یک ہی تھا	اس نہ ویدو ہوا باز	پنا کاتاکو کی انداز
ہر گل تر پنا اکو اسکو	بولا اب مارا کارا اسکو	سکریو گیا جو جانب بال	بہر ہوئی جنگہ بقی الحال

سگر یو بال تہا جو غالب یہو بچہ بالیں بال بر رام ہوئے وہ خطا تری عیان سالی کی جو بستی نہ بجائی نئی پیش جو ضرورت نکلتی منہر اگر ہونہ کر دوں یکسو حکم کو وہ سدھارا شور کے قریب اگر روئی الگہ بھی پر کے حکم میں رویا لپس سے کہا کہ اے برادر لپس نے عرض میں تعین الگہ کو بنا دیا و نسیم بولاکہ کرم جناب کا ہے القضہ جناب لپس رام	پچیدہ تھی صورت طلب وہ بول و نہا کہ اس کو نام کب موقع و حاجت بیان بس تو نے سزا دیکھائی آئی نظر آج صورت نکلتی داسن نقد کرم سے ہر دن کافی دے مکت تہا اشار بولی کہ نہیں رفیق کوئی نقد ہوش و حواس کہوٹا سگر یو کو لیکے جاؤ تم گھر کی حکم جناب ہر کی تعمیل قائم کیا از رہ شہی عہد حاصل ہو مجھ نقد مدعا پر راہی ہو والے محو الام	جو میں کیا تیرام نے سر پیش آئی ہو کیا یہ صورت یو بنائی یہ جو وصلے نکالے وہ بولاکہ خیر کو چہ نہیں غم ہوئے سر رام بہر بعد جوش وہ بولاکہ اب نہیں ہو سچ تہا راتی جاؤ سکی زو فیض تہی روی ہوئی المناک رگناتہ زاف کو دی تسلی ہاتھ لڑا سیکو تخت اور تاج تہا را سگر یو کی ساستھ حاصل ہو ہوا وہ نقد آرام ہو نو نگاہ عہد کو بعد جوش ستیا کا خیال رو برو تھا	بال آخر کو گرا زمین پر دشمن میں ہوا غر سگر یو غملیں ہوڑا اسکے لڑو بال نکلے قدموں پا پ کے دم ہو اب نہ الم تو ہم خوش دنیا کا نہیں ہو پیش و سر دیہوش و عقیف اہل خاک پنیدہ اہن صبر ہو گیا چاک دل سے خبر اونکی بر محل لی پنیا پر کا عطا کر و راج آئی جنس مراد دل ہاتھ سگر یو پہر آیا جناب رام ہو گاہ وہ قول دل فراموش سامان ملال رو برو تھا
--	--	---	---

سگر یو کا مشغول عیش ہو کر اقرار سابقہ بھول جانا اور لچھمن جی کا یاد دہی کے واسطے جانا اور سگر یو کا عذر خواہ ہونا اور ایفاء وعدہ پر مستعد ہونا

کافی ہو جو رام کا سہارا پانی جو ادھر برس رہا تھا سگر یو زبان جو کراچ یا رگت تہا کوئی جو بات کی فکر	تقریر کا ہی زبان کو یار یان ہنسنے کو دل میں رہتا سپنا خیال ہی بلایا لچھمن کو ملا کر یہ کیا ذکر	بارش کے اڑھتی تازہ آنا تہی کاشش فرقت ہوانی راحت میں ہوا کمال مشغول سگر یو کے بیان جاگت	تہی رام و لچھمن کے مہر دل فگار سہیج تہا لطف زندگانی عہد پار نہ ہو گیا بھول خفت میں نہیں رہی گستاخ
---	---	---	--

وعدہ کا یہی کچھ نہ پاس آیا پھر جس نے بھاشن غوا جلال سگر یو بھی ہو کر دے سنگین جہاں ہوں ابھی برابر مطلب	ستی کا تپا نہ کچھ لگا یا سگر تو سے جا کر کب کما حال کے لگا اسی خجستہ آئین امید نہ ہاتھ تو مطلب	یہ کب ہو طریقہ دفا گوش برہم جو مزاج تھا نہایت خود مال شرم میں ہوا آج انگد بھی یہ سنکو حال آیا	عہد و چاں کر رہی فراموش کی دوسری کمال ہی شکایت عفو تقصیر ہو مسراج چمن کر قدم پہ پھر بکایا
تارافو بھی سر کما قدم پر آغوش میں نقد رز دگر	نازل ہوا فضل اہل غم پر آغوش میں نقد رز دگر	لجمن بلٹے اوسیدم آئے سگر یو بھی جو جستجو ہے	بہائی سولے کما ہم آئے

آغا زسندر کاٹ

سگر یو کا بند رون کو تلاش جانکی میں بھیجا اور منہ مان و جامونت اور
انگد کا پنچھا سمندر کے کنارے پر اور بعد ملاقات سنیات گرس کے
سمندر پچانڈ کے لنگامین جانا منہ مان کا اور مارناراون کے پیٹے
کامع فوج اور جلا نالنگا کو اور خبر لانا سیتی کی راجہ رام چند کو یاس

مطلب کی خبر پہلنے والی بولا کہ یہی بیانیہ ہے جاؤ جو کام کر دے نامور ہو صحا کی تمام خاک چھانی	خامہ نے لکھا یہ ذکر عالی ستی کا کمین تپا لگاؤ ہم عصرون میں اپنی خوش گہ اس طرح چلے کہ جیسے پانی	سگر یو تھا حاکم خرد و ر راہ صحر کو ناپ ڈالو یہ حکم ملا تو چپ لگا نہ بن دیکھ کو ہمار دیکھ	بلوائے بہت سی اوسیتہ بند سب جو صلہ خرد نکالو خیل سیون ہوا روانہ چستہ اور مرغزار دیکھ
لیکن نہ کمین ملا تپا کچھ تادم تو بجال نرا تیرود کچھ تم بھی تپا لگاؤ جا کر القصہ یوں است خردمند	حاصل نہ ہوا وہ مہا کچھ نا کامی سی شرمسار تیرود زور اپنا ہی آزماد جا کر اوسو ہو کر کمال خرسند	پائے تو وہ پیش رام آئے اس حال سی رام ہی گہ دی اپنی انگوٹھی جادو گام انگد اور جامونت دیجاہ	سب محو الم ہی سر بکاشے بول اوسو کہ اب ڈرود مہا تا پائین سیانشانی خاص دونوں ہو جان دوسو ان

<p>دیکھ جا جا کے چا لکنا گھٹا تا غم و الم سو دیرات تم آئے مراد میں نہ پائی چیت ہوا ہر کورنج دیکر قدموں ہی یہ پام کو ٹوٹا سبائی تھامرا وہ صاف شان آنکھیں ہوئیں گور جلنے پر آغاز کا ہو گا نیک انجام ہو جائیگی دور سب کدورت غم رام و لچن کو دیکھ گیا تھا پائی کی طرف تری بید جوش تینوں ہو کر اوس طرف اند نکلے گوشہ سو سورت تیر شوخی سے ہوا وہاں کہ پہنچ کر دیرا یہ شور کے پار آباد تھا اور لیا لبا یا تو خوبی شہر کے نشانات آگے کی طرف قدم بڑھایا یہ بھی ہر سوسوی تھا ہیر بڑھنے دوئی نہ اب قدم بھر کہولا اوسو دین سر دست</p>	<p>چستی و بندی زمنا وان کر گیس رہا جو ستاب بولا کہ غذا تو ہاتھ آئی راجپس کوئی جا کی کو لیکر زخمی جو ہوا تو گرڑا ہادی وہ کر گس لال و ہا کہ تان سو رجبی تیش تہی تیر تو تان آستیکہ او صر حو قاصد ام انقصہ وہی ہر آج صورت راؤں و نینین سچ لگیا تھا تم میں ہو جو کوئی صاف ہو القصہ ہائے چا لکنا لیکر آنکھ وہی تھا ہیر قلام میں تھا ایک آجین آگے جو بڑھو وہ تیر رفتار شہر کا نظر جو آ یا سوئی چاندی کی تھر مکتا سامان جو تیر نظریہ آ یا منظوری امتحان کی تھم رحمتیہ تیر و زو و جاک دم ہیر وہ خودی تیر و لیس تہی دست</p>	<p>ہر دشت کی چھانے لگناک اک چشمہ تر کے پاس ہو چنے دیکھا جو انین دن تھا مشر بولے یوں گردنیں جھکا کر راجپس سے را ایچر ابر طور منظور لاش جانکی ہے وہ بھی گرا کر با مین او پر یوں مطالب خاص کہ سنایا چشمے لکھوں کو کبھی تھینگو لکھامین وہ اب میں غم و فکر پردہ ہے داغ غم لگایا ستیا جی کا پتہ لگائے مشکل تا عبور ہو خذ خار کچھ ایسے بڑھنے پھر کر وہ پامال کیا قصد کدورت دیکھا تو خبر ملی او دھر کی رفعت میں مثال آسمان تھا کرتے تھے محل کی پاسبانی کاشا بد عاتف آباد بولی کہ نہ چل قدم بڑھا کر ہر ہر مقابلہ دھراؤں</p>	<p>ہر وہ تینوں چیت چلا ہر جاہ جو ہو اس ہو چکر تھا فائدہ کشی سو سخت رنجور وہ تینوں بچوں آ کر آکر رستہ میں چلی ایک تھانور خدمت یہی تھکوی ملی ہر ہم دونوں جواؤں گویا برابر اک کہہ کو جو مجھ جسم آیا لیدو سنبال و پر چھینے اب جانکی جی کا ہی سنو کہ گویا میں انکو سربسایا ہر مقصد خاص پایا پائے گہرا کر وہ دونوں پنا پنا اوس قلام شور میں جھک کر دیکھی جواؤں نواؤں کی تھو اک کو دہ چڑھ کر نہ نظر کی دلکش دلچسپ ہر مکان تھا راجپس جو شور و شرکابی اس حال سے دوتا ہوا شاد وہ آنے سے ہوئی تعابیل آ کر یہ بول کر کام ہر کر آؤں</p>
---	---	--	--

یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا پیر اوڑھنے چھٹکیا کٹا وہ سرساٹے جو دیکھی آپ کی شان بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام آگے بڑھتی شوق سی ہنومان یہ حال ہو جو آشکارا پیر آگے بڑھے خستہ اختر ہر ایک طرف پتا لگاتے وان پہنچو تو جھلہ سحرش کوئی تھا محل میں نیک انجام مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس یہ تم کو کہو کہ ہرے آئے جو جنگی نے حال سب سنایا منظور تلاش جا نکلی ہے بولا وہ بہ بیکیں خرومند مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھا کر تھا فرق رام میں عجیب حال	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا پیر اوڑھنے چھٹکیا کٹا وہ سرساٹے جو دیکھی آپ کی شان بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام آگے بڑھتی شوق سی ہنومان یہ حال ہو جو آشکارا پیر آگے بڑھے خستہ اختر ہر ایک طرف پتا لگاتے وان پہنچو تو جھلہ سحرش کوئی تھا محل میں نیک انجام مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس یہ تم کو کہو کہ ہرے آئے جو جنگی نے حال سب سنایا منظور تلاش جا نکلی ہے بولا وہ بہ بیکیں خرومند مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھا کر تھا فرق رام میں عجیب حال	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا پیر اوڑھنے چھٹکیا کٹا وہ سرساٹے جو دیکھی آپ کی شان بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام آگے بڑھتی شوق سی ہنومان یہ حال ہو جو آشکارا پیر آگے بڑھے خستہ اختر ہر ایک طرف پتا لگاتے وان پہنچو تو جھلہ سحرش کوئی تھا محل میں نیک انجام مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس یہ تم کو کہو کہ ہرے آئے جو جنگی نے حال سب سنایا منظور تلاش جا نکلی ہے بولا وہ بہ بیکیں خرومند مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھا کر تھا فرق رام میں عجیب حال	یہ کہی تھے تندرست صبا یا اپنا پیر اوڑھنے چھٹکیا کٹا وہ سرساٹے جو دیکھی آپ کی شان بے شبہ تعین ہو قاصدِ رام آگے بڑھتی شوق سی ہنومان یہ حال ہو جو آشکارا پیر آگے بڑھے خستہ اختر ہر ایک طرف پتا لگاتے وان پہنچو تو جھلہ سحرش کوئی تھا محل میں نیک انجام مجھ کو سرِ رام کا جو ہے پاس یہ تم کو کہو کہ ہرے آئے جو جنگی نے حال سب سنایا منظور تلاش جا نکلی ہے بولا وہ بہ بیکیں خرومند مشکل ہے وہاں پہ یارِ یابی دیکھا ہر سمت آنکھ اٹھا کر تھا فرق رام میں عجیب حال
---	---	---	---

راون کا مع مند دوری کے ستیا جی کے پاس آنا اور بیہودہ تفسیر کرنا



<p>دور اپنا غم و ملال کیسے منظور نگاہ چمکو شکر اینین گھبرا گیا یک بیک دل پاک کردنیسے ہلاک تجھ کو آکر کھینچی غصے سے اپنی شمشیر سجراہ تھی اوسکے ہاتھ ادا دل زو خیمہ خیر کا دکھایا دیتی ہوئی ہر طرف سے لگوئی تھی خوئی ہوئی ہر طرف سے لگوئی تھی</p>	<p>چہرہ کو زبا بھال کیسے آپ اور نہ کہہ خیال بھی لایا یہ سنکے سیاہو میں لٹا نک تجھ کو نہیں رام کا زور راول نے سنی جو انکی تقریر منہ دیر ہی نہ سکی و غصہ بن سہو میں انہیں قبول لایا خود صاحبہ فخر جان لایا راول سنکے کلام دیا</p>	<p>کیوں نال و درمگر مری خادم ہن میں آپکا بھند انجام برآو آخر کار دیوانہ عبت بنا ہوا ہے لٹ جائیگا تخت تاج تیر خوئی ہوئی کارنگ کچھ جاو خوئی ہوئی دانت تیر زہار سلطان نہیں کی اسطر وہ کیسے جو خواہش انکی</p>	<p>کیوں آب فسردہ دل چھین گھنٹا نہ کو کیسے فسردہ پوش اگر اس میں ہی عذر دے وفادار ہو لین اری تجھ کو کیا ہوا ہے مٹ جائیگا دم میں راج تیر چاہا ہی قتل ہاتھ اوڑھائے وہ بولی کہ آپ میں جہاندار پیشک ہو خلافت رسم یہ بات واجب ہو کر پریشانی</p>
---	---	---	--

سو گز گریہ جل دکھائی	مہون دل سے مین مجھ کو کچا دانا	دیتا ہوں مینے مہر کی مہلت	پہر لو نگاہیں جان اہل صحت
گرام کو بول جا لیں بہتر	دل میری طرف لگائیں بہتر	ورنہ انجام پھر مہر ہے	ہو گا دہی مین نے جو کہا ہے
یہ کہیکہ بڑا پا سبان اور	اونکو سمجھا دیا جس دجور	تم تختیاں اپنے خوب کرنا	سہمیں بھی تم نہ الٹے درنا
یہ کہیکہ وہ گہر لٹ گیا جلد	بہت جاتی رہی تو ہٹ گیا جلد	یان مجھ غصہ سے دستہ گار	ارٹنے کے شو غصہ سے بیدار
لو ہٹکا تو دروازہ شرمیائے	گستاخیوں کو نہ باز آئے	تیرے چاکلی جی بچانے شاد	سہر وقت سی دلوں کو رام کی یاد
آجیاب مین نے شرم سے چھپان	تفاوت رام کا یہ سامان	تہی ایک بیچ ترچا و فاکار	خدمت کرتی تھی بادل زار
عزت وہ کمال نیکو تھی	مشتاق حصول آرزو تھی	اوست پواین سیال جہد غم	بہتر ہے کہ نکاح جسم سود غم
آجیاب یہ مفارقت نہیں ہے	صورت نہیں لہفت کی کس ہے	مین کیا ہوں میر چنا کی بیاہ	شاید رگھو پتہ ہی خفا مین
آپ آ کر بیسی کوئی پیغام	ہر کوئی نہ فائدہ سبک کام	مجھ سے تو خطا ہوں یہ پیشک	جان اپنی نہ بیخودی ابھی تک
بن سہی ہو لچکا جو بد کمیش	مین ہو لی یہ بات اس وقت ایش	کیون جان مینے دئی پیش	مٹی مین نہ کیوں ملو دھن پر
مجھ سے میری ہو لی خطا ہے	غصہ میرا رام کا بجا ہے	آئے مین لول دئی بستر	ابہر خدمت غم کی امرو فاکار
دیکھا ہے یہ مین نے رانگو خواب	راون ہوا رنج و غم سے بیتاب	بندر ہوا اک ایک نازل	ناسان کی اونہ ساری شکل
لٹکا کو جلا دیا غصہ سے	اک فتنہ مچا دیا غصہ سے	راون کو ہر رام سی زمار	نوشہ لٹکا ہو چھبیکر صفت آرا
بس تم خواب یاد دلیکیر	اچھی اس خواب کی ہر تعبیر	وہ بولیں کہ دیکھیں گے کیا	کیا رنج ہو گیا مٹی بلا ہر
قسمت یہ کہان کہ غم سے چھوٹیں	قید رنج و الم سے چھوٹیں	وان زب شجرتوں ہما ہیر	سینے سے جھانکی کی تاز میر
دیکھی جو طبیعت وکی روشنی	پسینگی و مین رام کی لکھوئی	سیتا نے انگوٹھی دیکھنی لی	نقش و سپہ تہا نام رام جالی
حیرت مین ہوئی کہ لکھ شانی	دسی کس پر مہر بانی	اتو مین پون ست یگانہ	پرھنے لگو رام کاف نہ
گذرا ہوا سب بیان کیا ذکر	کیفیت عیش و قصہ و فکر	پہر لوئے کہ مین پون حکام	جو نام پون ست اس کو نام

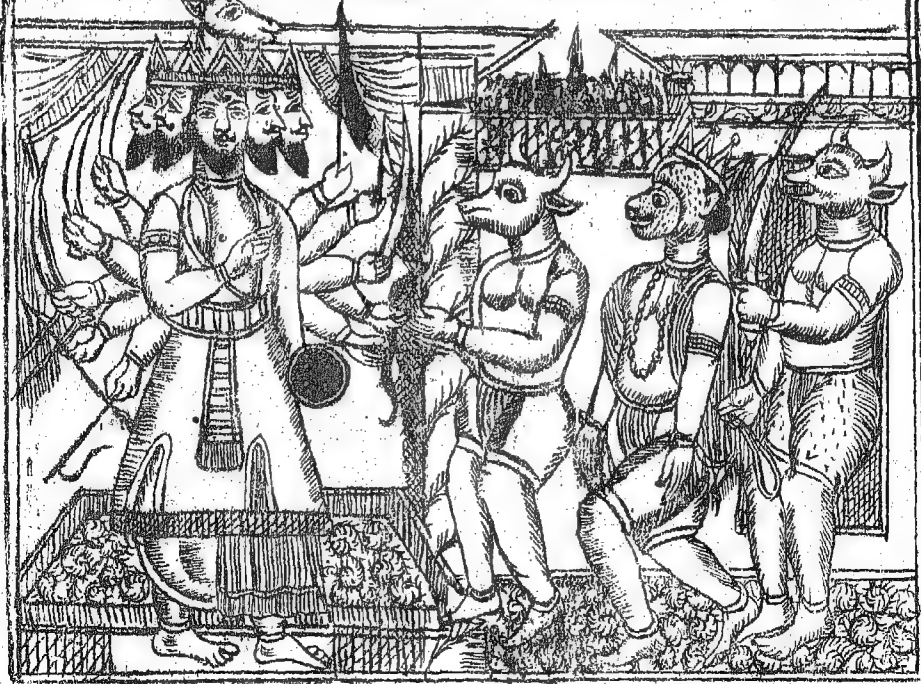
مہنومان جیکا انگوٹھی پھینکا اور درخت سے اوتر کر سیتا جی کے سامنے آنا



وہ بولیں اگر یہ سچ یا حوال	ہم سانسے میری خوش اقبال	وہ سانسے اکیس او سیدم	سیتا ہو میں نے پیش و خرم
جو جو گزرتا سب کہا حال	بولیں کہ میں ہوں الٹے مال	ہر دم و خیال ام مجھ کے	یہ فکر یہ صبح و شام مجھ کو
وہ بولے کہ سنے آپکا حال	راہم آئینگی ان بشارت اقبال	راون کا شکر سیر نام	لیجا آئینگی آپکو سہری رام
یہ سننے ہو میں نے شاد و مسرور	سمجھیں کہ نہیں یہ بات کچھ دور	فاصلہ نہ رہا دیا جو فاصلہ	تھی راچسوں کو لڑی قیامت
سیتا جی دیکھ کر بنا کام	سمجھیں کہ یہی ہے قصہ نام	جو چاہ کر رہا تو ہی ہے	عاقل ذہن ہوش ہر جی ہے
نہ بولے پون ستر شنگ	ہو جو کہ کر بار سیر اول تنگ	کیسے تو میان باغ جاوے	پہل تازہ اگر ملین تو کھاؤں
وہ بولیں فراسنہ کھانا	یہ سمجھیں ہاں تو انا	موجود ہیں پاس ہی ہزاروں	میں راچسوں کے گمان ہزاروں
وہ بولے کہ رام کی مرد ہے	جو آکر بلا وہ صاف رہے	یہ کہہ وہ باغ کو سدھری	محظوظ ہوئے خوشیکہ بارے
پہل کہا ہی جو پسند آئے	تو رہی ہی بیت بہت گرائے	اشبا چیں تو کہا ڈالے	تنکے تھی بڑی بڑی وہ ڈالے

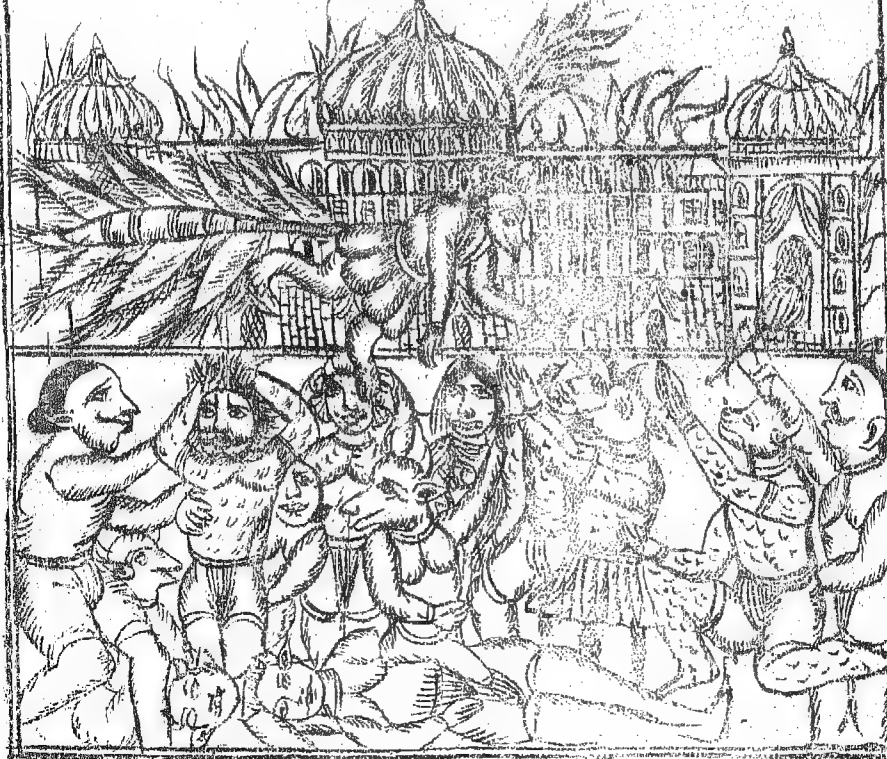
سب کوئی بلخ خاک کردی پونے کے عجیب جبرار ہے	سہو باز چہیں سناپی مری بندگی کہ بانی بلا ہے	سنا گسار کی درگ مارے آج وہ باغ میں ہمارے	راون کی طرف وہ جاسداری سب باغ کو کر دیا ہزارے
راون کا لیسہ تھا ایک پی نام آئی سو باغ فوج جبرار	مرد دل اور مرد اعجاز خود انجی ست پو کو جبردار	اوس سے بولا کہ کیا لشکر تہا موقع جنگ آشکارا	زندہ ہی پکڑا کر لاؤ چند وٹھکر وہیں آہرین کو مارا
آیا جو آہی تو ہو گیا پست راون کی طرف گھر کہا حال	مردہ ہوا خاک پر سر پست پونے کے گمشدہ شال قبل	سب فوج ہولی تباہ و برباد بندر پر عجب حبس اب الا	کچھ زندہ بچی بچال ناشاد جیتا ہوا سینے اپنا پالا
راون نے سنا بھال حیرت راچس جویہ بانی بلا تھا	انگوٹھیں پہر پینال حیرت غالب ہی اندر پر ہوا تھا	فرزند کلان کو جب بلایا اس سے بھی کہا کہ تم چلے جاؤ	خوار وہیں میگہ ناد آیا بندر کو پکار کے سامنے لاؤ
القصد وہ میگہ ناد جبرار مجبور ہوا جو وہ ستکار	آیا گلشن میں بہر پیکار سو چاہیہ طریقہ آخر کار	تو انجی ست بڑی زبردست دیکھا دشمن کو جب قوی ہال	اوس کو ہی کیا اوس جگہ پست گردن میں تہم پہاںس ہی

میگہ ناد کی وجہ سے ہنومان جیکار ہمہ پہاںس میں پھنس جانا اور راون کی رو برو آنا



غل مجلیات شکر عدو میں وہ بولا کہ کون تو پرید کام راہ لے گیا کہ لاؤ شمشیر اب اور ہی دیکھو سزا کچھ بڑا گناہ ہے اپنا قدر نہ آیا تجوڑ بکری پر نصیب غور دوسرا تھی بڑا ہوا اس پر کجا	نخوت چہا کی سر عدو میں یہ بولے کہ میں ہوں قاصد نام تو پہلے یہ ابھی مثالِ نخبہ عبرت ہو قاصد ہو بدعا کچھ وہ سب غٹھو تو خوف کیا یا دوسرا سکی خلیا کے چوڑی حیرت و تیر و یرو تو رہی	لے آئے سب و سکون پیش رو یہ ہم جو ہوا وہاں بد کیش بولی و شجاعت بیکسٹ آرا راون لگا کہ ملک با ہم کی سب نے تو زور آزمائی منگوا لگو لگو رولی کر انبار لا کہوں میں تیل دم بڑا لا یہ سو رہا چاہیاد و چلکر	رکھا تو وہ تار نس قوی یہ بی نڈری ذرا وفا کیش قاصد یہ نہیں ستم گوارا سب میں اس کو تو سکون غم لیکن یہ بیان کچھ آج آئی وہ میں وہ لیٹے آخر کار بیکسٹوں و لغضوں دل نکالا
--	--	---	---

ہندوستان میں اپنی دوسری لکھنؤ میں الگ لکھنؤ اور اپنی دوسری لکھنؤ میں الگ لکھنؤ



<p>راہ چس ہو دوا چھٹ میں گز لنگا کر کمان جنگلے سب لقصہ پون ست اہل انصاف پانی میں جو تم لگاؤ گراگ بہتر ہی میں بڑھ کر بے تامل پہر وائے سیار یا س آئے بولے کہ اجازت آپ کی ہو ہو پو پلو جنگ میں تم مہاسیر یہ دیکر دھاریہ انصاف چو کر پڑی سیامسا بیر خوش ہو کر یہ تینوں دل سے باری کی نذر سیا کی وہ نشانی</p>	<p>بابا سنگھ گراں اسر د جل جل کر کین نکلے سب بحر قلم یہ آگ کی صاف بیانیگی نہ پھیلے تو یہ لگ کردون ابھی تم کی آگ کو بولے نقد مراد لائے جسین فکر و انگلی ہو لاڈلہ جز خباب رگھب سیر چوڑا من اپنا دیدیا صاف چیت ہو (والتے صو تیر پنپا پر کی طوف سداری سب حال سادیا زبانی تم خوب وفا شعار نکلے</p>	<p>جس سمت گز نکلے آتش لیکن کاشا نہ بہسین چاہا کہ جہا میں دم کو تر ہکر پیدا ہوگی عجب خزانہ تھا امن جو آگ کو ہی منظور سب حال گذر شہ کہ سنایا وہ بولین تمھارے ہی سبب وہ کام کیا کہل ہوا ست بولین سب حال میرا کتا انگڑتے ہی وہ تو کو ذات رام و تھپن کر پاس آکر رام و تھپن ہو جو جو رسد کیون دنگا نہ پر شہار نکلے</p>	<p>بندے لگا دل سو خیل کشر آتش سو بچا جال روشن بول وٹھا وہ کپ غم سو چکر جل جائیگی روح مرغ آبی جھمکے ہوئی آگ دم کی کا فو آئینہ خرمی دکھا یا فرست تھی ذرا غم و تھپت تم ہی رسو قید غم کی آزاد احوال طال میرا کنت شاہ خرساں سو کی ملاقات سجدہ کیا سینے سر جھکا کر ہو کہ پون ست خروستہ</p>
--	---	--	--

آغ ز لنگا کا گانڈ

لشکر کشی کرنا راجپوت کا واسطے جنگ کے اور روانہ ہونا فوج خرس
و میہون کا شہر پنپا پور سے اور خبر سنگھ خرس کرنا بہنیکن کاراون
سے واسطے صلح کے اور تہ راضی ہونا و سکا اور لنگا بہنیکن کا اپنی
در بار سے

اسی خانہ دوزبان سے فصل تو	کسیچہ رام سر کر بل تو	جب رام سب سنا یہ سوال	سگر کی بوٹا سے خوش حال
راون جو سرکشی بہ تیر	بہتر ہو کہ ہم ہی ہوں خبردار	لشکر تیار ہو بہت جلد	فکر یکبار ہو بہت جلد
سگر کو پا کے حکم والا	میدان کو خوب دیکھا بالالا	ہمراہیوں سے کہا کہ آ کو	اپنا اپنا پراجبا و
نامہ ہر پیام بھیجے	قاصد خاص عام بھیجے	القصد کو شش و فاد	لشکر و اہر جنگ تیار
ہر فوج کے تہ جری یہ ہزار	نیل نیل سنگد واقف کار	انگد تکی کہیں کہیں متباہر	توجہ ت گنید اہل تدبیر
دریا کی طرح بڑھا جو لشکر	تھی فتح تار ہر قدم پر	نقارہ جنگ کی صدانے	نصرت کو جاری کارخانے
برام و لہجین ہی جیا بکانہ	با صدا جلال تو روانہ	ہمراہ جو تہ جناب والا	لشکر میں تہی رونق و بال
آخر کو نشان شوکت فر	لشکر کو قریب پہونچا لشکر	تھا وہ جو بہہ سیکن و خاکار	اس رفز ہو گیا خبردار
پہنچا جو قریب لشکر رام	لشکر کا لیو تیار ہوا انجام	یہ سوچ سمجھ کے وہ خسرو	بولارا وں سواری برادر
آپو کچی میں رام بہر پیکار	ہمراہ ہوا دو فوج جبار	کیا جنگ کی تھی او میں ضرورت	ہر بہر سیاق فقط کدورت
بہتر ہو او میں کو بہتر پیکار	کیا فائدہ فکر جنگ کیجے	ناحق ہو قتل عام صاحب	روناہی خیال خام صاحب
راون کو کہا کہ او بد اطوار	گستاخی نہ کر میں اب خبردار	حاصل مجھ پر زور ہو اسے	سہرا گن کو قتل کو کر لیا ہے
پہر آدمی سے درون غصہ ہے	کیا تیرا گمان یہ بے ادب ہے	غصہ میں رنج جو بیکاری	اپنے بہائی کرات مادی
پہر بولا اہہ سیکن خردمند	بیجا تھا نہیں یہ موقع پسند	تھی بہتری جناب کی فکر	دانستہ سی سو کر دیا ذکر
اب مائی یا نہ مانئے آپ	سو دو ضرر اپنا جانئے آپ	یریم جو اپہر وہ شاہ مغرور	بولابائی سو دور ہو دور
مجھ سے ہر ایسی بات کرنا	بیجا یہ نہ التفات کرنا	پہر بولا ستہ بارہ یون بہ سیکن	ہر موقع غور اس وقت افگن
کیا لطعت پر جنگ پر خطر ہے	کہہ کام لو عقل و ہوش و سر	تاراج نہ تحت و تاج کیجے	اس عقل کا ہی علاج کیجے
یہ سیکے وہ راون حفا کار	کہا نہ لگا بیچ صورت مار	لوگوں سے کہا کہ اسکو ٹالو	گر سو مری بر محل نکالو
تھی آتش شور و شر جو ہر	رخصت ہو کر لیکے یون بہ سیکن	ہم جلتے میں جانب ہر رام	اب آپکے نام سے نہیں کام
رشتہ جو لگا نکلت کر ٹوٹے	اجہا ہوا کا ہوشو نشہ ہو تو	اس ساتھ ہو ہو کو ہی الم تھا	اس ظلم سے رنج بے لقمہ تھا
ہتھ تو تیلانی عقل کی بات	پر آپ نے کہا میں ہی یہ کہات	راون تھا شراب کی پیوستہ	تھا ہتھ اپست کی طرح اپست

کچھ ہی نہ خیال بند لایا ۔ بہائی کا فراق دکھ ہوا یا

راجہ راجندر کی ملاقات کو بہیسیکن کا آنا اور خلافت لنکا پر سرفراز ہونا
اور سنگ و سارن کا لشکر راجندر میں گرفتار ہونا اور بعد آزادی
راون کو دربار میں حاضر ہو کر اظہار حال کرنا

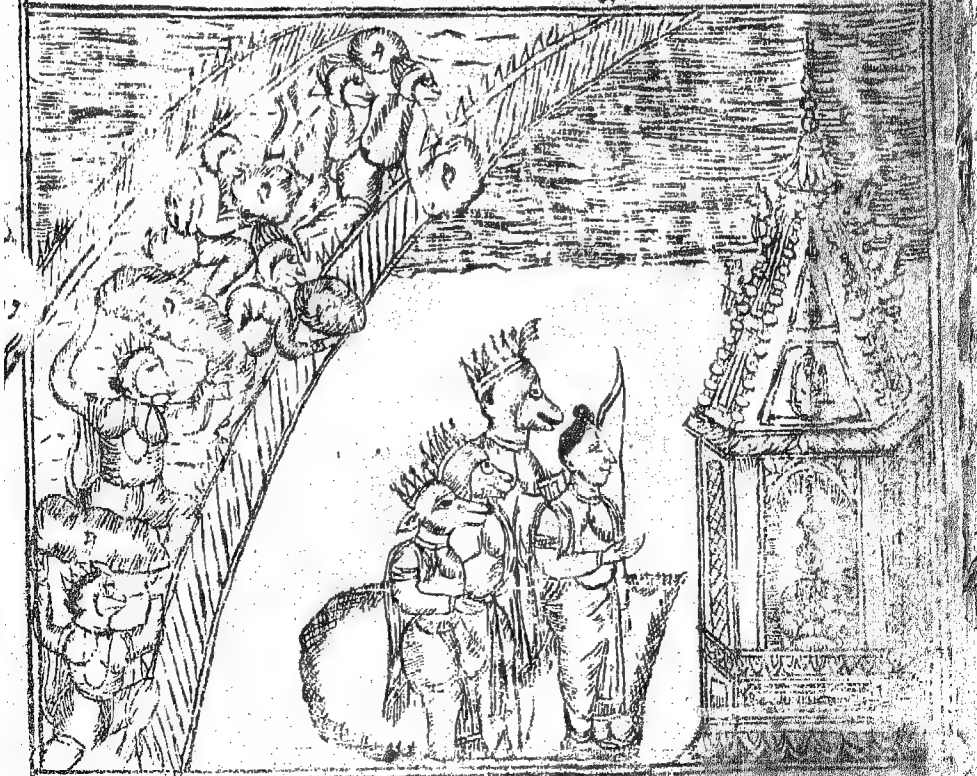
راون کا برادر خوش انجام کچھ لوگوں کا شگ عدوین سربا جکا دیا اور ہے سگ سدان نون اجس نے اون دونوں کو بند روٹ ڈ آخ کو اونین پہ لیا پھوٹا ہم وان جو گوی ہوڈا کرد کیا مجمع عام کا گنیں مال بہنچا جو بہیسیکن او سطر غل تہا ہی فوج میں جمال	اس طرح گہر نشان قلمی دیکھو تو او دھر بہیسیکن کے آپو نچو بہیسیکن خوش انجام لنکا کا اونین کو دیرالچ سب کیہ رہی تیا نکا اچا دیوانہ صفت بنایا او کو کہنے لگو قصہ خسرا بی ہر چہست قوی ہر افسر ہر خلیہ زمین جیلوہ ستر لشکر ذریعہ اسکو مانا	رگھو کا جو ذکر ہو سب ہم ہر غل مچھیا لوصف افکن آری پالی جو اجازت سریرام خوش اولے جو ہو گوی مناراج تو مجھ راون بد اقبال لشکر کی طرف پہرایا او کو پیش راون کی شتابی دیکھتا توست ہی فوج و لشکر ہرین لکھم و چمن جو دو برادر دشمن نہ کسی نے اسکو جانا	آہنچا قریب لشکر رام کچھ کہتے تیرہ تو نیک فوہین آزاد ہوئے غم و افسوس گوشتے میں کھڑے تہہ ہنہ ہیا باندھار سون خوب بیاوا وہ باگرا دھنر نہ ہی ہوا لشکر میں بہری جمالت زار لشکر سے عیان ہر شان اقبال راجہ جونی صاحب شہر لنکا کا او سیکو ملگیا راج
--	---	--	--

اے مانگنا راجندر کا سمندر سے اور پل تیار ہونا تل اور نیل
کے ماتھے سے ہو جیہ درخواست سمندر کے

نئی قلم سے بے تامل نہی سمندر کی دغا کار	مضمون لکھا خوب بند لگیا کیونکہ اوتیرگی فوج ہزار	اگر سریرام ہی بہیسیکن وہ بولے ہی کہ بندہ پرور	کیا منزل سنت بہیسیکن بہتر ہو جاوہ دی سمندر
--	--	--	---

لیکن قلمروں کی جہیز کی راہ ہر تہیہ بدگمان لاؤ پل شوق سوا پاندہ لکین	برکھرو میں تین سو چار لو لے اسی تیرا کمان لاؤ عفو تقصیر ہمارا ج	آسن پرکار پر جب لی لچس کو ہی رو برو دیا کے لگا لگا کر پرہیز	سیر قریب ساحل کے دو کھوکھلے آسما ہوا دھڑک دھڑک دامن
پانی میں نہ غرق ہو بہر حال پل حسین بندہ ہیکشت غور پل باندھنے کی کالی تیر	جو شیر وہ آتے پر دیں ال پتھر کو پائیں جس فی اللہ نیل کی پیر نشان توفیر	پر کہہ کی عاید و کلوڑ بجا سگر اور بڑا اچھوڑا افعال جا جا کر بیاڑا اوٹھا کر لاسے	نیل جو ایک مہینہ ہمارا سکے بنا ہے ہم فی الحال خیر و عین زخم کیا ہے
باہم سر آب وصل پایا باندہ نل نیل نہ زمین پل	اون دونوں کو پانی پر بایا باندہ نل نیل نہ زمین پل	اور دوسری پر سکار لکھا یومین لقمہ ہے نال	اکس لک پل رکار لک اکس لک پل رکار لک اکس لک پل رکار لک

پل تیار ہونا نل اور نل کے ہاتھ سے اور فوج کا سمندر کو عبور کرنا



گھر کے جو اہل سدا دیو کی دیکھ کر ہنسی نہ ہوا
 لیکن ان کے ہنسنے سے ہنسنے والے ہنسنے

چتر اور بہت راہیں گاہے راہیں کے لشکر میں راوی مع ستیا
 اور راہیں مہادیو کی استہانہ کرنا سیتا سے گردن کرنا لہر کا مین

مع ستیا واپس جانا

راہیں کی بنائی عورت	پیشانی جو رام کو ضرور	خاک کو بدل دے ہنسی	رگناتہ کہ میں تم جو بد کو
فکر اہل علوم و فن تھی	پوچھا کو تلاش برہمن تھی	مستدل نہیں ہوا نہ ہونچا	پوچھا کہ ہو کر فرام سب
آگاہ علوم و جوتشی ہے	دانتہ پیدی دی ہے	پہلے نہ ٹیگا دون ایسا	پا پانہ کہیں برہمن ایسا
وہ غیر آسکیا بیان کیوں	لوگوں کو کیا یہ بیان ہوا	نزدیکی کر کے ہر دوری	وہ آئے تو رسم جب ہو پوری
موٹریا کہیں نہ روی اقبال	پوچھا کاشی کا جب احوال	راوی بڑا بزرگ عالم	پہرے کے کہل ہوش اوسیر
ایراون مسرور رہا نگر	قاصد پہنچا تو کی یہ تقریر	قاصد کیا واسطہ ہوا	رگناتہ نے وہیچ چاہا نہ
مشتاق تمہاری انجمن ہے	رگناتہ کو تلاش برہمن ہے	سوں آپ ہی و مسرت	پوچھا کہ ہم کو ساز و سامان
طنے کو یہ فکر کی ہے	اب رام کو یاد جاگتی ہے	وہی ہر مرد دل بظاہر	راون سے چالو سمجھا آخر
چلتا ہوں میں کو خواہ مخیر	یہ سوچا کہ اس کو کد یا خیر	اپنے ہا کر نیے گرد بندھی گی	کام چاہا وہ جتنا ملیسگی
بٹلایا سیتا کو رام کو پاس	منظور تھا اس کو عقل کا پاس	آپ سیتا کو پیش رگناتہ	لیکھ کر سن جا کی کوئی سالتہ
دی باندہ گردنشان تو قیر	باہم ہو جو جاگی در گھبیر	ستیا پانک کو ادب ہے	پوچھا کہ شوق و طرب سے
دشمن جو غم و بلا ہو	سب کے ہم ہیں جناب کا ہو	دشمن سے یہ عادی	شاید کہ جو ہر نہ نہ شہا
یہ سوا تری کی جگہ پانی	یہ نام و لہجہ کی فوج	نہ کوئی لایا نہ ہون	سیتا کو اپنے دہن
نرمی کہیں یہ اہل شہر	نرمی کہیں کہیں ہمایر	نہ کوئی قاصر کو بہن	نہ کوئی نہ کوئی دہن
	انداز نہ تھا خیر	سب کو بلی ہو جو ہر	

راون کا نام لہجہ کی خبر پانا اور مسلح کرنا اپنی فوج کا اور روانہ کرنا

میدان وغامین اور ایک روز راون کا اپنی محفل میں ناچ دیکھنا

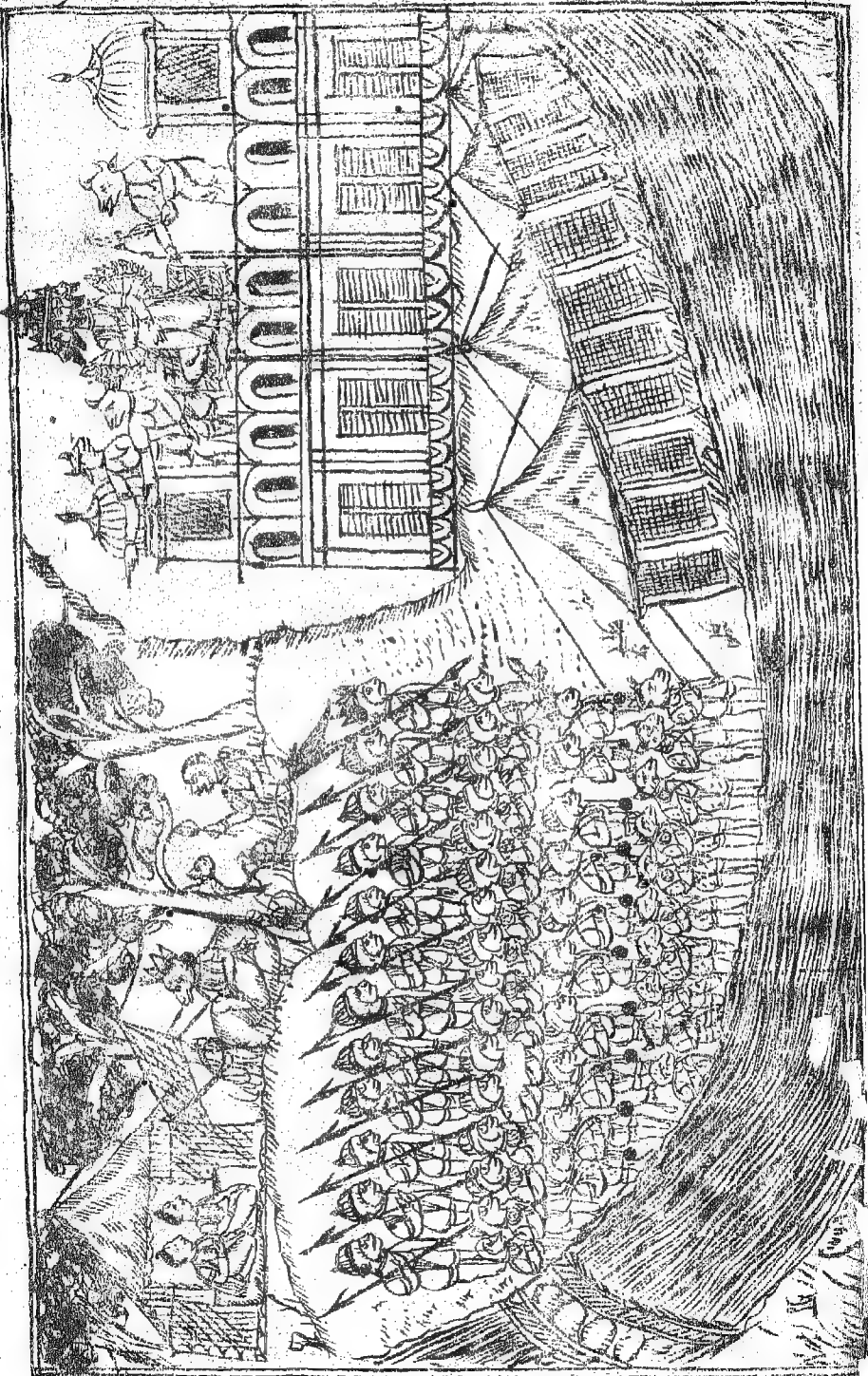
تیار سی فوج کا جو ہے ذکر	خانے نے پڑ بیان کی فکر	سبھا جو وہ راون برافام	آہو بچا قریب لشکر رام
تیار سی فوج کا دیا حکم	پہنچا دیا سینے جا بجیا حکم	پا پا کر خبر سوار آئے	سردار ستم شفا آئے
آہو بچا افسران حیدر	سامان ہوا ہر جنگ تیار	آراستہ تھی جو صف فوج	نتی زیر نگاہ ہر طرف فوج
ہا کر تھی جو لوگ سب تھو	پرکار کہ وقت غضب تھے	ہرگز نہ تھی اچھوٹ کی فوج	تعداد میں تھی وہ سو پدم فوج
راون کی کیا نظارہ فوج	لہرا لپک کے صورت موج	لوہا سر نرم ای جو انو	لڑنے کا ارادہ دلیں لٹا نو
جیت کی کہ کو چیت رکھو	سب عقل و خرد دست رکھو	سبا کا جو دیہ کوئی ارٹھے	کرونگا حیدر اسو سکا تن سے
الفقہ تمام فوج بد کام	جاہو بچا قریب لشکر رام	اک روز کا ذکر کہ گشتا	تو مائل سیر طعنے کر سالتہ
لشکر کی طرف جو آنکھ اٹھائی	دیکھا تو عجیب بات پائی	تہا مائل طعنے میں آؤں	سامان طرب تھا جلوہ افکن
تہا رقص و سرود کا جازنگ	مجھے تھی ہر اک طرف فی و جنگ	راون تھامی طرب مدہوش	کچھ اپنے بگڑنے کا نہ تھا ہوش
کہ لٹکا نہ جناب ام کا ست	جام تخت میں نل پہناتا	دیکھا جو یہ میر نہ حال سارا	اک تیرا وسیط کو مارا
تاج سر راون بد اختر	خو راوہین گر پڑ زمین	برہم ہوئی نرم رخت تمام	پابند الم تھا مجمع عام

راون کا برج لٹکا پر چڑھنا اور راہ راچندر کے لشکر کا

مشاد دیکھنا

خانے نے راہ مہر افلاک	کسی بچی یوں شکل مظاہر	راون تھا جو بھیروری	کوٹھی پہ چڑھا بہ شہر ساری
دیکھا سو لشکر سریرام	تہا زیر نگاہ مجمع عام	دید کی حیرت کہ تہا یہ دور	اوسارن سنگ ادب بولے
	دیکھا یہ صفہ دیکھ گیا	کس طرح دہری جگہ بنا	

لشکر راہ راچندر کا حال اوسارن سنگ کا راون کو دکھانا



<p>کے گھر کو کرک شکر ستم ہے کھینچتا ہے کھینچتا ہے بانگر کہہ دیتا ہے قلم نہیں فوج راہوں کے شاخو سارا احوال وہ جب ہی نہیں کہہ دیتا آج ہی خبر یہ رام کے پاس کہ تو جو اپنا کام نہیں اسی سرور کا جہاں لنگا دیکھ کا یہ مال و زر ہر فانی سب غرور و کبر کرنا دیکھو ہر جا میں یہاں سے طلب تین اپنی کام بہت گوئی کہ کچھ کھام اس میں کہلائیگا باغ زندگانی لگا کی طرف جو انگہ آیا</p>	<p>شکر ستم ہر روز ہم سے ہر جگہ ہی لکھتے لکھتے جو پیش آ رہا کہ نہیں فوج چہرہ غصے سے ہو گیا لال ہر فوج عدو کو پست کرنا تیار ہر فوج دان چپ اور اس کیونکہ صورت جنگ نام نکلے وہی واقعہ کا یہاں لنگا کہہ کر حیات جاودانی ہر جاہ عقل سے گزرنا منظور سزا سے سر نشان کب فائدہ قتل عام سے ہو ہو کر تم ہی تم مل سہیں گل ہو گا پیراغ زندگانی راہوں کے پیراغ میں بھی ہر وقت پیراغ ہم ہوا کر</p>	<p>انگہ میں پیراغ میں لکھتے لکھتے لکھتے فوجوں کو پیراغ میں بولا لشکر ابی وان ہو یہ شکر کلام شاہ جہاں شاہ قرسات کے پیراغ میں انگہ آیا تو یہ کف سے دنیا کا عیان ہر کارخانہ سب دولت ملک و مکرانی عاقل ہر دوی جو با وفا کہ تم نہیں سرکش زمانہ شاہ باج طعنے کا یہ دستور پاؤ گے سزا سے سرکشی کی القہر بہ نام سری رام انگہ نے لکائی اوسے شوکر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر</p>	<p>انگہ نے لکائی اوسے شوکر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر راہوں کو دیا وہ نامہ اگر</p>
---	---	--	--

جواب لکھنا راہوں کا اور انگہ سے گفتگو ہونا اور قدم جمانا انگہ کا اور نہ
 پیش کرنا کسی راہ سے اور انگہ کا رام چندر کے پاس جواب لیکر
 واپس آنا

<p>سرایہ عز و انش آگاہ</p>	<p>راہوں کو دیا وہ نامہ اگر</p>	<p>راہوں کو دیا وہ نامہ اگر</p>	<p>راہوں کو دیا وہ نامہ اگر</p>
----------------------------	---------------------------------	---------------------------------	---------------------------------

خجک پید پید دل بولدا صاقل ہو دو سکری مجھ زور سیکسانیں جنگ کا طریقہ کر انکو جانتری پر منظور انگدے کما کما کی جاندار پیش سر ارم او سپہ چلیے جس طرح تھرا باپ مار ڈالا انگد بولاکہ میں خبہ دار ہر فضل جناب نام ہر وقت دونوں میں دل کینہ تائز	واقف بننگن حال ہو آہ اقبال ہمارا اون پر ہے مجھے نہ راستی مٹا جو آپ یہ خواہو لکھا بشیوہ دید بہتر نہیں شور و شر مٹانا وہ بولاکہ تو تو بھیجا ہی ایسے جینے سے بھی نہیں ہمار میں مرگ پر سو کیوں نہ شاد پریاد رو کہ تو ہی فی الحال آخر انگد نے بل دکھایا	بڑھے نہ اب اغتدال ہو آپ کب چو ٹون سی اپنی جگہ ڈوہو جنگل کی کی ٹاپک مٹا جو آپ پیدا غصے سے پیش انگد کیا فائدہ اپنی گوشت نانا الٹون کا نامہ بریں ہو چل دو ہو دو راہی ہر طور سر پرین وہ ہو گیا ہر کام مارا جانیکا صورت بال ہمت سی وہیں قدم جھپایا
---	---	--

انگد کا قدم چمانا عین محفل راون میں اور نہ جنبش نہ راو کا کسی اہر



سب گرد و عنبر کی بوی	جنتش جو سر قدم کو ہوا	اس باسو مر قدم ہوا	بولا جیسے زور ہو وہ آئے
قوت کا جو صلہ نکالا	یہ شکے سمون کا زور ڈالا	خود اپنے گہروں کو سب ناز	سرمایہ کو گویا راسم ہارین
جنتش نبولی قدم کو رہا	سب ہر گئے تھے کس انداز	ستھم سویت قسم تھا	دبا جو وہ ہمیں قدم تھا
اب سب سے قدم کو رہا	انگڑے زمین براہ انصاف	اوٹھاپے زور آزمائی	راون کو ہی پیر تہ تاب آئی
انگڑے وہ اپنے اوٹھ کر لی	راون ہوا اہل غم و آہ	پاؤں گناہ تہ چشت ہجو	کہنہ نگاہ نہ یہ قدم چھو
ابو بخاشی سے جانب رام	انگڑے انکڑے نکو نام	اک بڑج جھان نہ گرایا	سوس ہی زور ترن دکھایا
کرتے گویا جیل یہ نقیر	یہ شکے غن جناب رکھتیر	راون کو وہی چو من تالی	بولا نہیں سویت صفائی
	اب جنگ ہو کل اچھو اٹھان	سگر لوس لولا با اعلان	

جنگ اول میگمہ ناد اور چمن جی سیر اور شکست پانا میگمہ ناد کا

آئے بہادری میں بہتیر	دکھلا چکا اپنی ہوتیر	بہنگامہ کار نہاری گرم	اگر خاں سخت اب نہ نرم
نہایت شہتار کی ہوئی فوج	نکلا جو فلک پہنہ سر نور	میدان سخن کو فتح کرے	کہ حالت جنگ کی خبر دی
اقبال و ظفر کے تخت جاگ	در یک سیرج ہو جا جو گے	تیار ہوا جھنڈت و فر	سگر لولا پائے حکم لشکر
فوج خراسان تہ لایا	اوس سمت میں میگمہ ناد آیا	لشکر کے نشان کو بڑھایا	چمن نے جو حکم رام پایا
دروازہ دوستی ہوا بند	آپس چینی بھر گئے تنو بند	بجلی کی طرح کرک کر پونجی	وہ لون لشکر لیک کر پونجی
سراوہ پندتار ہو پرتے	توار کے وار ہو پرتے	بیتابی سے دوسرا ہو اپٹ	سراکب کا کٹ گیا سر دست
ایک لیک لڑ چھو دیش کو لایا	چمن کے جو لوگ تھے صفی	اک عالم حشر تہ نمودار	تیر و ن کی جو ہر طرف تہی چو
بہاگامیدان سے سر جھکا کر	راجپس ہی شکست فاش کر	بھاگی پھر بجالت زار	فوج دشمن جو دل گئی ہار
کیفیت فتح سب سنائی	برگشتا تہ کی کر کے جہت سائی	ہزارہ وہی تہا جمع عام	چمن ہی پیر سے سو سر رام

جنگ دوم لڑنا میگمہ ناد کا اور مایا روپی جانکی کاسر کا ٹنامیدان
 میں از تیر مارنا چمن جی کا اور ناہیدہ ناٹک کا اور واپس آنا چمن

جی کا بعد فتح اپنے لشکر میں

ذو آکر

دیکھا سخن جو بارہ پر ہے	خامے کی زبان بھی تیرے	جب صبح کو آفتاب چکا	دل بڑ گیا فوج یا شتم کا
یہن سوی زنگاہ پہنچے	لیکھ فوج و سپاہ پہنچے	بیشمار جو میگنہ ناد بھی تھا	آوارہ شغل سرکشی تھا
شکر و نون جو سج کر آئے	بادل کی طرح گرج کر آئے	رخمی پہ آب تازہ ترس	تیروں ہی کا پیٹھ میں پر
انقصہ وہ میگنہ ناد مضطر	لچس کے قریب آیا ہو کر	مثل ستیا و کمالی اک شکل	مایا روپی بنائی اک شکل
شکل اصلی کی تھیک تھی نقل	خرم تھا میگنہ ناد جو عقل	راجس نے جو بیض دل نکالا	اوس شغل کے سر کو کارڈ والا
گھبر گیا شکر سری رام	یہ کیا ہو غضب کیا ہو بھام	لچس تھو جو مائل دفا کا	فوراً ہو کر حال ہی جو دار
سمجھو کہ طلسم تازہ تر ہے	یہ شوخی فکر فتنہ گر ہے	اک تیروہن یہ کر دیا سہر	بگڑا فوراً طلسم کا گھر
راجس ہو کر بغیر اور غمناک	ہاگو کچھ گر پڑی سر خاک	جب فوج عذروں کو گم ہو کر	پلٹے والے لچس لکھ جوش
	لشکر ہی سوی مقام آیا	آرام سا ذوق پہنچا پایا	

روز سوم جنگ کرنا میگنہ ناد کا اور مارنا برہمہ شکتی راون کا
 برج لٹکا سے اور لبیب سرگرمی ہنومان جی کے واپس جانا
 شکتی کا اور آنا نار د کا برہما کے حکم سے اور غافل کرنا فوج کو
 اپنی خوش الحانی سے اور دوبارہ شکتی مارنا راون کا لچس پہ

فوج مضمون پہ تھی چڑھائی	خامہ زبانی دیکھائی	نکلا جو خلک مہر پر نور	شب کی دہ ہولی سیاہی کو
راہی ہوارن کوٹ کرام	سردار ہی سب کے سب کا	لچس جو ہو کر وانی الفتو	رگناتہ زولین کچھ کیا غور
کی انجی سے تازہ تھریر	جو تم تو دلیر و اہل تدبیر	لچس کے ہمیشہ ساتھ ہنا	دلپر سے نقش میر اکھن
اوس سب ہی میگنہ ناد چار	پیش پد آیا ہو کر بشیار	لو لاکھ من رن کو جانا ہونا	زور دین کرنا تا ہون سہر

ہونے لگو تیر ہر طرف سر سرکش تک تک جی سہاڑو راون کو ہوا یہ حال معلوم کی حکمت زور سے یہ تیر راون ہی کہ پاس جا کو پچا اسکی یہ خطا تیری خطا ہے شکستی کو ہمارے زور دیکھ مستحق تھی ساری انجمن خود پچھن کو بنایا جس نے خنجر گندہ پٹھالیا بصد غم	انقصہ بڑے جو دونوں پچھن نے بھی تیر ایسے مارے تھارن جو سیگندہ دغوم بجنگی زدیکھی آمد تیر دریا میں جو تیر کے پوچھا برہما سو کہا تیر کیا ہے ابو نے کچھ ایسی فکر کیے کا ڈنگے رام کا بھن خود راون زد دوبارہ سر کیا تیر بجنگی زدیکھ کر یہ عالم سب لوگ ہی اون کو ستاند	لوٹھو سو بھی آپ دیکھیے سیر دکھانے بہادر سی کو جو ہر دل فوج عدو کا تھکایا بجھا کا دو شکستی ہاں مارا پہنیکا دریا کی سمت فی الفو یہ بات زبان نہ نکالی کی تارو سے فرض ملاقات جا پوچھ میان جنگ فی الفو مشتیانت او ان عدو کو خاک و رتی تھی دو آنکھ پچھن کو حضور رام لائے	ہو کر جو ہم یگانہ وغیر راجہ سچ بڑا کپڑا فسر جو جنگی نے گز حسیا و شیا پچھن کی شہوت کیا نظر را اوس تیر کو روک کر بصد غم اوس کا چکیا نہ زبانی بہتا زور سوچا و سکی یہ بات نار و توڑی تو صاحب غم بجنگی تو چن رہی تو گاتا خاری جو شہنشاہی نہیں پر
---	--	--	--

راجہ رام چندر کا بیقرار ہونا اور آنا طیب لنگا کا اور دو اتنا ناوا
جانا ہنومان جی کا سمجھون لانے کی واسطے اور اچودھیامین
بہرت کے زور کی آزمائش کر کے لشکر امچندر میں داخل ہونا
اور شفا پانا لچھن جی کا

کوفے کو بوجھ کی قلم ہے لچھن کے لگا جو زخم کاری رگھو پری لچھن کے پاس ڈ بہرت کے گنا وطن ہی چونا	لیکن نقد شفا ہم ہے تھی اہل وفا کو بیقراری پابند ملاک و یاس آڈ صحر کے لی جس ہی چونا	چمکا جو فلک رو و خوشید کہرام جو فوج میں چاتا دیکھا تو تیمان تھا حال لچھن تو فقط شہر کمال	تھی شام ملال صبح امید ہر شخص ٹم میں مبتلا تھا تاپیش نظر ملال ہی اون کا ہی یہ پیش ہر ملا تھا
--	---	---	--

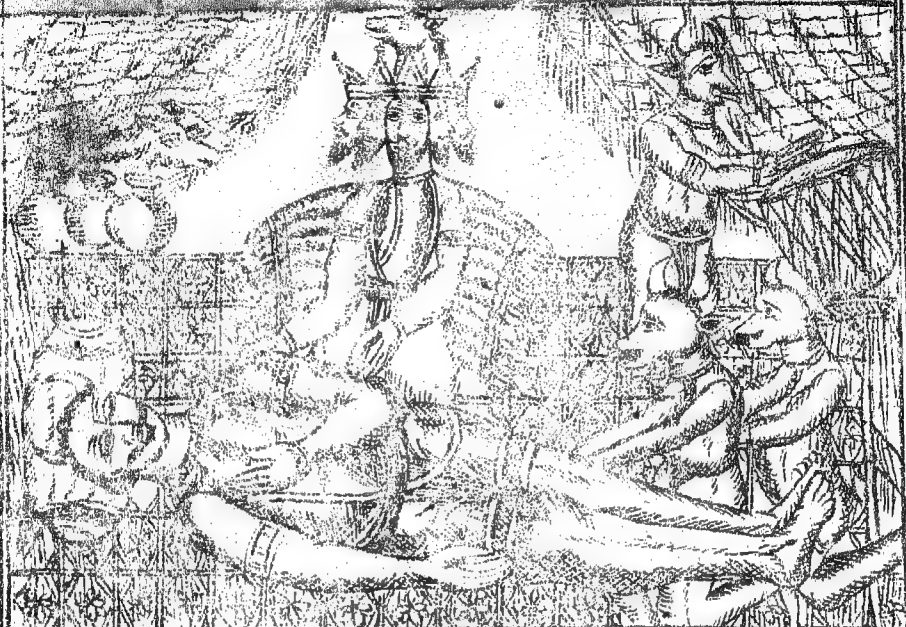
رگناتہ ہو جو خوشیوں وہ آئے تو کام ابھی لکھاؤ بجنگی اوٹھو چلے اودھر جلد بجنگی زبیں پلنگ اوٹھایا جگویا طبیب کو کہا حال بولی سچھونی گئی آئے جو صاحب زور ہو وہ جاؤ حیران تو سب اور اہل تدبیر آپو چاہو کال نیم کے پاس پس کیجیے کوئی ایسی تدبیر قائم جو کیا نشان جادو بجنگی ادھر سے جاکے پہنچو بجنگی چھاپا سچھو مضطر پہر محبت نے اپنی شکل بدلی یہ بانغ طلسم کا مکان ہے یہ کیلے سوئی فلک سدھاری کام اوسکا تمام کرو یا جلد تہی راجسوں کی جوتہ سہا القصد اٹھا کر کوہ کا کوہ اوپر تہی تو خاک نشین ہو یکہ یہ پشور کوئی بد کام	بول اوٹھو لبد اوٹھو نقد دار و کردار تہہ آؤ جا پہنچو مقام خاص جلد قبضہ میں طبیب خفته کیا دیکھی جو وہ نبض لکلیاں آرام مرض دور پائے جلدی سہی اتہی وہ بولی آؤ سہ والے چلے وہی تہا بیر کنے لگایوں بحالت یاس بولی کو نہ لاسکین تہا بیر تیار تھا بوستان جادو گلشن میں قدم ہوا کرچے جا پہنچو قریب چشمہ تر یکتا کی حسن کی سندلی موقع یہ برای امتحان ہے تہی صورت مدعا بر آری اینا وہیں استہ لیا جلد کر رکھی تہی اپنی جلد یاری والے چلے بے ملائی ہر جا پہنچے بہت کر و بروہ ہاتھ تو پشور کر رام	لکنا میں طبیب ہر سکینا بجنگی سے بول اوٹھو سر پریم دیکھا تو طبیب سورہا تھا پہر کیا تپا پٹ کر جلد آئے بولو وہ طبیب باغ و یاس ہر دو ناگر جو ایک پرست گردیدہ طور ہر خطیر کا راؤن ڈستی جو دان کی آجائیگی گر سچھونی ہاتھ اوس اچس بدگرنے آخر پڑھنے لگا مثل من کہتا میں راجس نے بہ فکر حلیہ و ہم پانی کے ہوئی جو دل سے طالب جب صورت پیشراہی یہ غفلت نہیں اسجگہ مناسب بجنگی نے بیان یہ ہوشیاری پہنچے سر کوہ جب دوادو بجنگی کو پس تہی حیرت سن رکھی جوتی ستایش تہ اوپر جو بہت ڈانگہ اٹھائی یہ سوچے جانے بہت آ	اک مرد عجیب ہو سکینا ہو گا یہ تمھیں سچھو کام انجام محو آرام ہو رہا تھا بولے کہ طبیب سا تہ لائے اس درد کی کچھ واہنیں یاس ملتی ہر دو اوہین حکمت صمان ہر مریض رات بہر کا جلتے میں پڑو اوصا بیر اچا ہو گا برادر ناتھ رستے میں کیا طلسم ظاہر چالاکی کی تین تہی اوہین کی شوق سہی صمان کی قیصر تہی ماہی آب آئینہ غالب بجنگی سے عرض و سنو کی ہر کام میں ہوشیاری واجب راجس یہ لپک کر لات تہی دیکھا کچھ روشنی کا بر تو سمجھ نہ دوا کی شکل و صورت سنو تہی از نا کش بہر سمجھی ہر طرے کج ادا کی تہر پہ کچھ بڑھ کر آ
--	---	--	--

بجنگی کو یادوں میں بگا تیر تو دلیں وہ بہت ہی نئی وہ بولے کہ میں ہوں اہل تیر یہی کہیے سپ بڑا ڈھایا یہ بچہ نگا دیر جی والی یہ حال بنا بہت جلد محبت سے دیا اوسو سہارا بجنگی بیان لشکر آئے	نیچر وہ گری بحال دلیں بجنگی کہہ کر رام کا یہ خادم مشہور ہو کر نام ہی نہ گیا رستہ تنہا ہی ادھر ہی آیا ہو جائیگا اسگان و مطلب کرنے لگے دیکھ مالِ غنم تھی قوت خاص لشکارا بول اوتھو کہ ہم دو اتوالو عاقبت ہی یوں ست نکو دات	پوچھا تھا جو یہ صند تیر پوچھو وہ قریب اوسکے جا بہل جو ہو گئے جناب بچہ تیر اپنے بے قصور مارا لچھس کو نہ زندہ پاؤں گاپر کچھ دیر میں جب اس آیا بجنگی کو تیر پر بھجیا حاصل ہوا دھارے اسر حاصل ہوا اوسن طیب کور	اپنے گے رو کو نام رکھیں پوچھو عرض رہے عسکر میں فکر دوا میں تمامہ نرن ٹپکی نہیں اوتھن کا سما ہوا کس منہ سے میں منہ کہا ونگاپر بجنگی کو تیر پر بھجیا حاصل ہوا دھارے اسر حاصل ہوا اوسن طیب کور
---	---	--	--

مشورہ کرنا راون کا اپنے وزیروں سے اور جگانگہ کرن کا

خامس کے نصیب اچو جگہ بیٹھے تو مشیر کیا تدبیر خست کا جو آجکل ہو اچیر پھر کیوں نہ ستم اچھا نکا بولے وہ دفا شعار راون اک آیکا بہانی صفت شکر سوکا موگا وہ اہل افون بولاکہ ایہی جگاؤ اوسکو باچو بھائے دھول بیٹھے چیتھر پھر اوسنے واسکے	ہو قصہ خفتہ بخت آگے کرنے لگا شاہ اونسے تقریر کرنے لگے سرکش آگے اندر گھر کا بیدی ہو دلاؤ لنگا تاقیم رہو افقی راون جبکہ کہ خطاب کہہ کر نہ کہا جائیگا ساری فوج میں آگے مری جاکے لاؤ اوسکو دست و پا زور سے گسیٹے خواہش ہوئی اوسکو اشتہا کی	جب صبح ہوئی تو شاہان ستہ بار شکست ہو چکی ہو بہانی میرا جو تھا بہسین بہتر ہو کہ کوئی سوچو تدبیر پر غم نہون اب جٹا پالی شش ماہ سے سورہا وی ہو یہ سنکے ہوا انال راون سب جمع سرکشان جٹا رہا باہم جو کیا تازو رہنے تھر لوگ جو پیشتر سے لائے	تھا مال رنج واد وشیون ہمت مری لپست ہو چکی ہو وہ جاگو ہو اشتریک دشمن میدان میں تیر گشتہ نکو تقریر تدبیر یہ بیٹھے نکالی وہ جاگو تو شکل بہتری ہو مسرور ہو اگل راون پوچھا سو کر اچھیں سیہ کار کوٹلی صواب عظم نے سب دسے غزال گرگ لائے
--	---	---	---

سب را چوں که گن کو جگنا اور راون سے گفتگو ہوتا



<p>یون دل ترا مال تعبت میں دشمن آبرو می لشکا لایا ہوں سیا کوکر میں لشکر کی صفائی ہو ہی ہو دلسر ہر شریک پھر رام جس کوئی شکل شہر نہیں سمجھا کہ پری ہر میری فقیر قائم رہے نام چھرا تی واجب نہیں ہر کسوٹ و کرنا دلسے ہوا دشمن سر رام</p>	<p>جگو با مجھ تو کیا سب سے رام دلچسپ گئے سو لکھا میں دلی ہو دو کو شکر لکھا ہر روز رانی جو رہی ہے بہانی ہو ہمیکہ خون خچام کیوں لالو سیا کوکر میں راون فی سنی ہو دلی تو ایک بھی کچھ تو مہربانی اب بات کا ہو بناو کرنا سیکر می خود سر لکھا نام</p>	<p>یون اور تو ہی ہر پری ہوائی کر کہا ہو کس شہر شہر یا ل کہ دو کسٹ مٹ کر ہو کو فاک ہر کی ہوئی آتش غنیمت ہے ہر صورت یا اس آشکارا کی تھے خطا کی سر سہر بات ہیو وہ صبا و صفا کی بات قسمت میں جو تہا وہ اگیار یون موقع جانبری عہد ہر لڑنے پہ ہوا خوشی ہو تیار</p>	<p>ماون سو کہا کہ میری بہانی یہ لولا کہ کچھ پتو پیچہ حال جیش کی میری گاٹ لی نک پڑ ہی مال کا سبب ہے لشکر کی بار میرا مارا یہ شے وہ بول اوٹھا کہ سپہا انصاف کے ہی خلاف کی بات بہانی سے کہا کہ اس وفاکیش حل مارنا جیتے جی عہد ہے یہ باتیں سنیں تو وہ سید کار</p>
---	--	---	--

کہ کرک میدان جنگ میں آنا اور انگد اور سگریو کو اپنی بغل میں
 دبا لینا اور نیل کرپٹ جانے کی وجہ سے آگ لگنا کہ کرن کے بدن
 میں اور غضبناک ہونا راون کا برج لٹکا پر اور نزول بارش کے
 سبب آگ کافر ہو جانا اور مارا جانا کہ کرن کا اور منومان جی کا کہہ کر
 کو اپنی دم میں لپیٹ کر سمندر پار پہنچ گیا

میدان قلم بڑھا ہوا ہے	دریا کی سخن چڑھا ہوا ہے	یہ جنگ جبل کی داستان	شمیر قلم کا محتاج ہے
جب صبح ہوئی تو فوج راون	کرنے لگی فکر قتل دشمن	موجود پڑ بندو سب تھے	آما وہ غصہ و غضب تھے
تیار تھے ہر جنگ سرکش	دکھلاتے تھے شان تیر و کش	تواریں جب دکھا رہیں	فوجیں ہی قدم بڑا رہیں
آما وہ قہر کہہ کر تھک	جزار و دلیر صفت شکن بہت	شکل اور سکی تھی صورت شب	تھی کالی بلا وہ ذات خنجر
بڑا شاہو قلم قیامت آتی	ستتا تو فلک کی شامت آتی	القصدہ راچس سید کار	آگ بڑھا ہر جنگ بیکار
یان رام دلہن کی فوج چار	پیلے ہی سو ہو چکی تھی تار	دشمن کا جو آگے لشکر لایا	اس فوج نے ہی قدم بڑا لایا
رام دلہن بصد تجمل	آئی سوے فوج بے تامل	انگد سگریو اور نیل	میدان کی طرف بڑھ چکے ہیں
سہل ہی میں تھے سب اہل شمشیر	باؤں اور کیسیری مہاسیر	القصدہ بڑھو صفت فکر	آہو بچا مقابلہ کو دشمن
راچس نے وہ شور و شر مچایا	میدان میں جبار فتنہ مچایا	کوئی کھلا کوئی ہوا زیر	کوئی غران تہا صورت شمشیر
فوج نیوں نے وہ کیو کام	گہرا اوٹا راچس بڑا بچام	منہ کو لیکہ بھاڑا چلا وہ	ڈھانے لگا فوج پر بلا وہ
غصے سے جو بند روں کو تاکا	طالب ہوا تازہ تر غذا کا	منہ کو لیکو انکو دھرو دیا	نوجا کو چاکسی کو کھایا
ہاتھ آئی پوراہ بینی و گوش	نکلے باہر وہ سب بصد ہوش	جسکو ملا جیٹھ سوسہ	لگتا اوسے رہ سہل شکست
یہ دیکھا جو حال حیرت انجام	گہرا گیا لشکر سریرام	سگریو نے بس ہن لیک کر	مارا اک کرزاو سکے سریر

نہ یو شکست کھا گیا جلد	دشمن کی بغل میں گیا جلد	انگد زبھی اپنا گرز مارا	لیکن نہ وہ کچھڑا صفت آرا
غالب تھا وہ جنگ بر محل	دبا ہوا ہے دوسری بغل		

کہ کرن کامیدان جنگ میں منہ پھیلا نا اور شور و شرمیا نا بند رو نکلتا



سرداروں کو وہ پکڑ کر ڈیر ہوش	لٹکا کی طرف چلا لہجہ ہوش	فوج رکھتا تھے میں بی غل	منہم ہوا دل جزو کل
سرداروں کا غم جو سہر ہوتا	لشکر سارا تھر تھر ہوتا	دیکھا جو یہ تیل نے سب اخل	کی تیزی جسم سے نئی چال
تھا اکٹن کا بیچو ان جوڑ کا	مثل شعلہ بدن میں بڑ کا	را آچس کے بد نشہ بڑ کے لاگ	ظالم کے بدن میں لگ گئی ہر
پہر کیا تھا وہ جیتے جی تھا بیہوش	کٹوا دیے اپنے بھنی دگوش	برج لٹکا سے شاہ خود سر	سب دیکھ رہا تھا حال لشکر
بہائی کو جو خستہ حال پایا	خستہ دے اندر بی پر پایا	دل خوف سے اندر کا تو	پانی دھین آسمان سے

سب کس کو جو کہ سرور بہار و شمس بصدقہ درو لیا ہر گاہ کہ نور و تاب یہ ایک ایک کے تلسا	چٹ کر گیا وہ ہزاروں باز آمانہ جو رہے سنگ موتے جو لگی نہ فوج ابتر سب یکساں رہنے حال سارا	لیا ہمالی کو جاکے منہ کا دیا منہ کو لگا شور و شر مچا دیا
یہ کئی کئی وہ اسرار اس جسم میں ہیں عجیب آثار پیدا ہوئے وہ اسرار پیدا ہوئے وہ اسرار	پیدا ہوئے وہ اسرار پیدا ہوئے وہ اسرار	پیدا ہوئے وہ اسرار پیدا ہوئے وہ اسرار

پرستش کرنا میگوئے ناد کا مندر میں اور ہمایہ جی کا سامان پرستش
پر ہم کرنا اور سانپ برسانا میگوئے ناد کا میدان میں اور نجات پانا
سب کا گڑ جی کی مدد سے

دشمن نے جو انکس کیا راون کے سنا جو حال تازہ غفلت میں تھا جو تیرا ہوا کہ جو سچ و غم فصول	یان ملک سخن پہ فتح پائی خاطر کو ہوا طال تازہ آنکھوں سے تو اسکا شک پائی ہوں آپ اسطرح طال	جو ہر کنطرح چمن تحریر باقی نہ مانیں کوئی پیش پد آ یا بادل زار انسان کو دیو کو پری کو
بہتر ہے کہ اب سکوت کیجے رام و لچمن کو بست کردہ شہر اندر رہیں نہ باہر ننگ یان رام لچمن تو جو لنگر	مجموعہ جنگ حکم دیجے اس فتح کی ایکو خردون پو جا کرنے لگا ہر ننگ کہنے لگے و نسے یون	کردون میں تمام فوج کو بست رخصت ہو اوائسے آخر کار متی فکر حصول مدد کی پو جا کا نکالا و سنی دستور
پر ہم کرنا اور سانپ برسانا سب کا گڑ جی کی مدد سے	پر ہم کرنا اور سانپ برسانا سب کا گڑ جی کی مدد سے	پر ہم کرنا اور سانپ برسانا سب کا گڑ جی کی مدد سے

بجنگی نے الغرض بعد خور مستعد ہو کر ایک رہو اوٹھا سپر کیا تھا وہ راجس سپہ کار وان صاحب شور و فتنہ و کد یان ام و تپس نے بھی شحال وہ لشکر رام کا تھا اقبال ظاہر تھا کہ یہ ہر طرف سے فوج رام و تپس کا تھی کاپ پیشکار آجس کے سو لنگھا اس حال سے تھی جو آکر گا انتہہ گڑ فاکت سے اوڑک ساپون تھی تھی ہوئی تھی رسایا آتھ آتھ رہے جب	جاکر اس طرح سب کھلا راہیں کر چاہتے اوٹھا بجلی کی طرح ہوا شربار آگے بڑھ کر لیکے بجید فوج اپنی پر مائی باقیال تھی فوج عدد الم سپہ پال یو شیدہ ہوا کہی و صف آگے پیچھے تھے سانپ پچا سستی ہوئی آبرو لنگھا ہوا آگے لڑ رہی باغ و آہ جاکر ہو چکی میان لشکر لیکن یہ تھی سپہ مرید جو تھے غفلت سے اہل طلب	دو جا کا وہ حملہ سار بجنگی نے لہو و طیس بجنگی تو آگے بڑھ کر آئے سرخش ہتھیار ایسی ج کے فوجوں کا ہوا جو مسلیم باہم دیکھا جو یہ نیگمہ نادر طور سراوشہ کی بجائے نشان شاہ خراسان پھر نصیب کد یان لشکر رام کا تھا اوج جا لشکر رام کو چپ تو ساپون کی طرح تھی آہ و تھ خاک تھی جو ہر فوج پر ستم چالاک لڑا وہی سبائی	جاکر ایک پریشان بجنگی نے لہو و طیس جلدی سپہ بیان لشکر آئے شیریں کی طرح ہر جگہ ہوئے مکاتشت خون عالم پیدا یہ کیا ظلم فی الفور میدان میں تیرا نشان دکھلا کہ بدن کا زور بچید باید تھی ناگ پانس میں ان سانپوں کی قید سے بھر تو لگا لاکھ ن ہزار آہ ہر ایک پر ہوا انتہا بدیم کلفت سے تھی سننے پائی
--	--	--	---

مارا جانا میگمہ ناد کا لچمن جی کے ہاتھ سے اور سلو چپاز و جیگمہ ناد
کا راجندر کے پاس آنا اور شوہر کا سر لیکر سستی ہو جانا

دشمن ہر جو مبتلا ہو آزار شرم آئی اوس جو پیش راہ نیل تھی تو صورت اپنی دکھلا کر یہ سیکے تمام لشکر رام قد مہون کیا صفوں کو پال	یون برق قلم ہوئی تھی باہ میدان کو بڑھا وہ پھر بجنگی ذرا تو سانسے آئیں آگے کی طرح ہوا سب گم دکھلایا ظلم فوج ہر حال	لنگامین گرا سجا تزار آئیں تو ذرا مری مقابل ابنہ کہان کا بندہ رون چوئی رخ فوج پر ہوا لڑا واد سے رن میں کراہ	لشکر سپہ میگمہ ناد جوار ہو لاکھ کمان میں چوہل دیکھو ن مجمع تو خود سر و نکا راجس ج بڑا تو اندھی کی خرس میوں ناکر او سینہ
---	---	--	---

جب فوج طلسم بھی لڑی خوب	دیکھا رگنیر طرہ معیوب	اک تیر شمشعار مارا	کا فور مو طلسم سارا
بیرا حمل ستمہ جوجہ بند نظر	دیکھانے لگا ہر ایک زور	ریچو پون پہنچی تیرا کے پونا	میںوں یہ کہیں کوک کے پونا
جس کو کہہ سنے رخ اوٹھا	بنگامہ خستہ پیش آبا	تہا پیش جو موقع خرابی	لچمن خود آگے شتابی
مارا اکسیر آتشین جسد	گھبرا کے گرا وہ ہل کمر جلد	سرک کر گرا زمین کے اوپر	لیکن باز وہ ہو چکیا گھر
زور مہر مہر او سکا پیش	مسکن میں ہلتی تھی بقصد	کچھ کان میں تھی صد ہنگام	بازو شہر کا تھا غلام
منظر ہوئی دیکھ کر یہ احوال	برہم کو سر کے سر سربال	رنگرز انو پہ اپنے بازو	کہتے لگی وہ عیف و خوشحو
مشہور ہو میری بیاسانی	سوں واقعہ راہ آشنائی	یہ بات جو راست برطانی	بازو خود کمدی حال کیا
بازو دھوپ میں مثال خامہ	لگتا یہ زمین پہ پانا نامہ	لچمن میں جو دم و حسا حو	میں چودہ برس سن میں موجود
حس دھوپ میں جہاں سے دور	بن میں فصل زلزلہ میں دور	برہما کی یہ بات آشکارا	ایسے ہی بشر نے مجھ کو مارا
اوسان نے پڑھی یہ عبارت	تہا نقد شکبہ ح غارت	بولی مر نامہ فیض اب ہے	آگے لطف حیات کب ہے
تہا پہ چو غلیہ غم و یاس	پونچھی و مہر چا ک سائش	سب حال غم و الم سنایا	سب قصہ پر ستم سنایا
کی عرض یہ مجھ پر پیش و پس	ہو جاؤں تھی ہی ہو پس	جاتی ہوں میں پیش لشکر ام	سب عرض کرونگی وکر آلام
شوم کا میں مانگے سر پاک	ہو جاؤنگی جیکے تودہ خاک	مند و درستی تہا زخم ترش احوال	برج کیسیان یہ تھی بہر حال
تھی دل سے یہ خیر خواہ گستاخہ	کیسے تہا اسکو رام کر ساتھ	بولی یہ ہو سے رو بار	دینا کر ہی میں طور سارے
بجھا صبر تیرے کوئی آہ	پیش ہی ہر ایک کوراہ	شوم تہا تر بار اخوش اقبال	سر کوک میں پہنچا فارغ اقبال
بہتر سستی ہو تو ہی جا کر	کچھ فکر حصول مدد کر	القصہ ہو اوٹھی زبان	پیش راون لگی وہاں سے
سب حال الم سنا کے بولی	صوت پر غم بنا کر بولی	شوم ہر ہی ک ساتھ میں مل گئی	عہد دل سے نہ اب ملو نگی
جاتی ہوں میں سو لشکر ام	وان سر شوم نگو نام	وہ بولا ہر حال آشکارا	یہ بات نہیں مجھے گوارا
دائستہ لکھن کو بدنام	کیا محض غیر سے بھی کام	یہ کہنے ہوا وہ سخت برہم	عورت ہی ہوئی کمال و غم
تھی پیش کھانے کی سواری	لشکر کو چلی باہ و زاری	آگاہ ہوئی و میں بہکین	آتی ہی وہ زوہر و صف و فلک
کارا و سے پیش لکھن فرام	کی عرض اد سے اے نگو نام	یہ آپکی جبہ سا ہوئی ہے	ہاں طالب مدد ہو اتری

بہار بادیاں پر سوار سی	منظر خوشی ہم فکساری	رہنمہ رچو جو کے سوار دونوں	اگے ٹھہرے نامدار دونوں
سواروں کا جو مجھ کو ہو غنائی	منوں کرم رہون نہایت	مطلب ہے کہ چلے میں بیتی	خواہان کرم جناب کی ہون
رگنہا تہہ کو رحم او سپہ آیا	فورا سراج پس منگایا	بولے کہ جو تیری آرزو ہو	زندہ اسبوقت تیرا شو ہو
ناروٹے اوب کی یہ تھرو	جہان بخش نہیں تو یہ کہیر	زندہ جو ہو تو بہر ہا نہ ہیر	ہرگز نہ جناب کی ہی پھڑ پھو
رگہر ڈگیا جو غور سمجھے	تقریر کا دلعین طور سمجھے	اتو میں سکھیں دفوار	بولی کی مجھی تو سہری درکار
مکت او سکھو جو یہ چکی کی کرتا	پہر کیا ہے جو او سکا چوڑو	رگنہا تہہ نے او سکھو دیا	لیسکن بولی وہ مسکرا کر
یہ سر جو ہنسی تو سہری ہے	شوہر تر اس سہری ہے	عورت کی کما کہ اسی ہو	ہون آگے تری کمال غناک
سب میری عیاں کی باری	آئینہ ہر عفت و صفائی	تو ہنس دیکھ تو سرخرو پیر و	پاکر در آرزو پس دن میں
وہ سر نہ ہنسا تو ہنس کر جب	برہم تہا سلو چنا کا مطلب	کتنے لگی سہری ہو کی ہر ہم	تہا پ نہ ستیں چہر کم
گر تجھ کو مددی آرزو تھی	کیوں اوس کے فکر عالمی	یہ سکا کام ہنس پڑا سر	کتنے لگا یوں بدیدہ تر
اوتا لہیں میں پس جی کے	ارمان ہی نکلا اپنے جی کے	کی میں جو زور آزمائی	ہاتوں انہیں دگلت پائی
	القصد وہ لیکے فرق شوہر	جلد ہوئی خاک او سب جگہ	

مشورہ کرتا راون کا مالونت وزیر سے اور نکالنا او سکھو شہر
لٹکا سے اور نصیحت کرنا منہ دوری کا خواہ گاہ میں

ہر دم سہری ام کی دیا	خامہ پی بندگی چکا ہے	جب صبح ہوئی تو شاہراہ	تہا خالکت رعیت نام و چین
تہا او سکا وزیر مالونت ایک	نہیوش علم نکتہ ورنیک	اوس سے بولا وہ شاہ مغرور	کچھ کہ تو وزیر نیک دستور
پریش جو موقع کدورت	کس طرح ہو بہتری کیوت	ہر لشکر ام مجھے غالب	دل راحت دامن کا طالب
تلا کوئی راہ نیک ہو	ہو غم سو بجات اہل غم کو	بولا وہ وزیر اچو بخت	تاقیم رہے تیرا تاج اور تخت
سب کچھ ہوئی حضور موجود	راحت اقبال ساز ہو	پلو میں ہیں دربار ساز	سر تری ہیں ایشرا ہزاروں
آئیسا کیوں کیا	لا بیٹھے مکان میں درجہ	نی زہرہ غیر رچو سمجھی	جامہ و نشان نہک پائی

منہج طلسم بھی رنجی ب	دیکھا کہ گئے طرز معیوب	اک تیر تم شمار مارا	کا فور سوا طلسم سارا
رام و محسن جی ملی میں	طالع میں فقط وہ آدمی ہیں	دیکھیں جو بغیر آیت حال	خود آئے لفظ سیرا اقبال
اوتار میں صاحب میں	پہر زور و خرد میں کس کے گہر	گرا و لئے ہوگی عقد خوئی	ہو جایگی ایک تباہی
یہ شیکہ و اون سیہ کار	بولا جلا کے ایہ بطوار	گستاخی یہ ایسی بے ادب	فسوس افسوس کیا غصہ
منظومہ رو باس شمنان	سہسہ یہ بیان بگمان ہے	راون نے جو بعض دل نکالا	تاب کو نظر سے اپنی ٹالا
مطلب تباہ شہر نکلیا	لنگا کر محل سے بر محل جلا	وانسہ جو یہ اوٹھکے شاہ آیا	پر غم سوئی خواہ گاہ آیا
منظومہ ناغم و ملال سود	مغموم تھا انفعال سود	بند دردی نے جو دیکھا حیل	بول دھکی کہ ای شہر خوش
کیا وجہ کیوں اودھن تپا	کسو اسطے جو اس میں آپا	گر کچھ ہے شکستہ کا غم	بہتر یہی کہ کبر ہو غم
سیتا کو بھی روانہ کجی	تاخیر اس میں ذرا نہ کیجی	لانا تھا نہ گہر میں زو غیر	حیر غم بھی سفر میں زو غیر
دل رام کا آپ نے دکھایا	اس سے ہی رنج پیش آیا	راون نے سنی جو اس کی کجی	چکا بستر پریش شمشیر
تہا مست شراب خود سری		کب تہا تہا ذکر بہتری دہ	

روز اول جنگ کرنا راون کا اور سحر و نیلنگ دکھانا اور شکست پانا

شمشیر صفت قلم چلا ہے	ہر فتح نصیب رہا ہے	چمکا جو فلک پہ مہ خاں	جاگ اٹھا وہ اون بڑا
کر نے لگا نظر جنگ لیکار	بولا سب کہ سو جنوار	چونکہ تیار ہو سنبھل جاؤ	اکرو و تن تیکر زور دکھلاؤ
پہلو پہ شک جنگ فی القوا	مرد کو عیاں ہونے نہنگ فی القوا	وہ کام کرو کہ نام ہو جاوی	کار دشمن تہا م ہو جاوی
یہ حکم ملا تو سب بد اختر	سردار و سوار و اہل لشکر	تیار ہو کر بحشت و جاہ	میدان و غالی کینے کی راہ
راون ہی سوار ہو اترتہ پر	میدان کی طرف چلا نصیر	چینگ کی کیسٹ فری ناہ	زاغون نے ہی صد نکاہ
گوڑے تنگوں بد عیاں تہا	لیکن شکر وہ سب ان تہا	یان رام و لچن کو ہی لدا	ہر طرح تہا چاق و چست تہا
کوئی اور کیرج کیسٹ گند	سگر تو سب بیکن خردمند	انگد نل نل اہل تدبیر	شاہ خراسان ہی اور تہا بیر
سب صاحب و برہر پکار	تہا شوکت و تہا نہ گرم قہار	تہا رام و لچن جو پیادہ	سریت کو الم ہوا ز یادہ

رستم بیاورے سوار بی	منظر ہفت	رستم بیاورے سوار بی	رستم بیاورے سوار بی
ہمراہی میں فوج صف کش کر	گزار میں رہنما چلے	ہمراہی میں فوج صف کش کر	گزار میں رہنما چلے
اتر میں ہر عاقد کا شکر	یعنی شہنشاہ کا شکر	اتر میں ہر عاقد کا شکر	یعنی شہنشاہ کا شکر
وہ طرز وہ خوشنکاح صورت	وہ شہنشاہ زشت و پرکدورت	وہ طرز وہ خوشنکاح صورت	وہ شہنشاہ زشت و پرکدورت
دونوں لشکر جو ہو گئے وصل	تہا جلوہ روز حشر دراصل	دونوں لشکر جو ہو گئے وصل	تہا جلوہ روز حشر دراصل
چشم ز جہی تیر ایسے بارے	گہر گئے اہل زور و سارے	چشم ز جہی تیر ایسے بارے	گہر گئے اہل زور و سارے
خود صورت شیر پر گز آیا	فوج سمیون پہ چڑھ کر آیا	خود صورت شیر پر گز آیا	فوج سمیون پہ چڑھ کر آیا
تلوار کی آنچ میں جو آیا	دل بچھ گیا ہر تہہ و ثمایا	تلوار کی آنچ میں جو آیا	دل بچھ گیا ہر تہہ و ثمایا
کرنے لگا فکر سو و جا دو	اور نے لگا شمشیر تیر ہر سو	کرنے لگا فکر سو و جا دو	اور نے لگا شمشیر تیر ہر سو
شمیر طلسم و سحر تہی تیسر	ظاہر کی آتش شہر ریز	شمیر طلسم و سحر تہی تیسر	ظاہر کی آتش شہر ریز
پہرام کو بھی نہ تاب آئی	اپنی تیروں کی شان کما کی	پہرام کو بھی نہ تاب آئی	اپنی تیروں کی شان کما کی
اوس آگ بڑھ گیا چو پانی	پہر فوج بڑھی بہ جانفشانی	اوس آگ بڑھ گیا چو پانی	پہر فوج بڑھی بہ جانفشانی
جرات و دھما جو شکر آگے	راچس دڑ دیکھ بے ہنگام	جرات و دھما جو شکر آگے	راچس دڑ دیکھ بے ہنگام
چوٹیں کما کما کی تھلا کے	بہلے بیٹھیں کما کما کے	چوٹیں کما کما کی تھلا کے	بہلے بیٹھیں کما کما کے

روز دوم جنگ کرنا راون کا اور ہزاروں خرس و میمون پیدا
کرنا مایا کے زور سے اور شکست پا کر ہر جاننا

رکنا تہ کا فضل ہے قلم پر	نحو تیزی ہر قدم پر	رکنا تہ کا فضل ہے قلم پر	نحو تیزی ہر قدم پر
ملک گردن کا شاہ خوباں	یعنی خورشید نور افشان	ملک گردن کا شاہ خوباں	یعنی خورشید نور افشان
راحت جو کر چکے تو آرام	اوتھو لیسے سپین رام	راحت جو کر چکے تو آرام	اوتھو لیسے سپین رام
پہر موقع جنگ دیر دہے	پہر آمد لشکر و ہر	پہر موقع جنگ دیر دہے	پہر آمد لشکر و ہر

راون کی اودھ تو عقل ہی	کبر کے کما کما کر جو انو	ارے کا ارادہ دلین ٹھانو	سب سے پہلے چوڑا چنگ
ہولست نہ خواصا بھی دیکھو	یہ سب اہل طاقت زو	انگے کی طرہ پر دیکھو شور	ہو ذرا بھی دیکھو
ماہم پور و برہمٹ کر	ہوئے لگی بہ تو خوب ہی تنگ	خوڑی سی کار میں جگیا رنگ	دیکھو کہ دونوں شکر
چیتا اگر گھینے پا لا	ملے ہی مجھ دیا جو اندر	راجس ہو دو سو ہو گئے دیر	کہہ لے کیہ مارے الا
زور تین خاص آڑا یا	جس سمت یہ برنگہ سمت	دشمن کی وہ صفت کی صفت	خمدل نیل میں جویا
راجس ہوئے خود ہی بڑا	راون زمین اس پر تیر	کی آگے لپکے تازہ تدبیر	بگئی نودہ کما دیا زور
مثل اپنے بہت بناؤ ان	انگہ نقل نیل اور ہسیکن		

راون کا زور سحر و جادو بہت راون اور انگہ نقل وغیرہ بنا کر لڑوانا



ان سکولہ ارا بالصد کہ	سیدان میں ہر عمار بالصد کہ	جب اسکی یاد ہوگی فوج	اسوار پیادہ ہو گئی فوج
مب دربی شور و شر مچا	شکر گبر کا ملک آیا	پیرام بھی ہو گئی خبردار	سمجھو وہ طلسم و سحر ہیکار
جاو و شکن ایک تیر مارا	گہرا اوٹس راون صطحا	مصنوعی وہ صورتیں تیر	سب دل کی کدو تیریں تیریں
پیر کیا تھا وہ شکر سہی رام	خوڑا ہوا فتح سے نگو نام	سویا جو ہوا نصیب جاگا	دشمن گہرا کے گھر کو جھاگا
	دشمن جو فتح تازہ پائی	فوج شاہی بھی اہل کی	

روز سوم جنگ کرنا راون کا اور شکتی بان مارنا لچمن جی پر

خامہ جو چلا ہی صورت تیر	صید ضنون ہوا ہر تسخیر	جب صبح ہوئی تو کماندار	اوشے پر لگے جنگ پیکار
آئے دونوں طرف لشکر	ہونے لگے لوگ حملہ آور	میدان میں ہوا دو مجمع	چھائی دم صبح طلعت شام
تہی گرد و سی پستی جہان گرد	تھی دونوں نہیں آسمان گرد	اندھیر تھا تازہ شور و تیر	دل سبکی خبر سے بحر تھیر
فوج میوں شرس نیکی	ہیبت سے عدو کی آنکھ چکی	اور تے تے جو شور و تیر	خود برق تہی ہوئی تھی شیر
راون بھی شور و شر مچا کر	صحران لگا دی آگ آکر	پیدا کیے خوب خرس میوں	دکھلانے لگا طلسم و ضنون
کرنے لگا پیش ام تیری	کی شور مچا کے خاک بیزی	کرنا تھا وہ شوخی حجاب	ظاہر تھا کبھی کبھی غائب
ہر سادے سانپ سچ لگا کر	ترو پا کبھی نہیں تھلا کر	رگہ رگہ وہیں جو کھیتیر	ہو لا سو اپنا اہل ترویر
نام جو ہو اکمال راون	آپو بچا لپک کر قرب لچمن	شکتی کا وہ بان اگر مارا	مضطرب ہوئے لچمن صفتا
بیہوشی ہوئی چو اپنے طاری	سب لوگ تھے محدود و زاری	رگہ رگہ براہ دانش و فن	یخو سے نکالی پھر سمیون
چو اچو شخانی پائی لچمن	سب فوج تھی جہد سامی لچمن	رخصت جو ہوا غم خرابی	آگے بڑھی فوج پرشتابی
وہ کام کی کہ فوج راون	بھاگی ہو ہو کے کہ دشمن	یان لشکر رام فتح پاکر	آیا واپس لشوکت و فر

بسبب یکن اور گرو وغیرہ کا درخواست کرنا راجہ رام چندر سے
واسطے قتل راون کے اور اونکا منظور کر لینا اس بات کو

دشمن کا جو واسی قتل سفور	ہونا طعنه شد دوسرے	بہ صبح کی وقت دوسرے روز	گردون پہ تہا سر جلوہ فروز
ایسے سنگ لڑا اور بیہیکن	بچرنگی گیند اور باون	یہ سب ہو اور جہہ کر	کتنے لگی جو رجو کر ہاتھ
ماخیز نہیں ہر آب مناسب	قتل راون ہر جلد واجب	گہیرائی ہر آب طبیعت	ہو باعث رنج کلفت عام
سہم لوگ نہیں مرنے پریشان	لیکن ٹہرتا ہر شہر کا سامان	اس کی ہر مناسب ہے سر	اقتل ہو راون بد انجام
سب قصہ جنگ ختم ہو جاوے	خونریزی کا دھنگ ختم ہو جاوے	یہ سن کر جناب ہم بولے	یوں ہنسکے میان عام بولے
راون کو سیا کا میدان ابھی	ظاہر میں یہ جیسے سرکشی ہے	جیتکے تیسائی کو سکویا دے	ہوگی نہ حیات و سکی برباد
میں تیرے صفت شکر تیرے	گو یا ستیا کرتے یہ مارون	واجب نہیں عجلت ہر سب	دل ڈرتا ہی صدمہ تعجب ہے
ہر اسکے علاوہ دوسری بات	سرکش ہر وہ صاحب کرامات	شیو کی ہر جو اد سپہ ہرانی	ہر اپنے سروں کا خدی بانی
کل دینے کیے جو ارن تھے	سراو تو ہی اور بہر تن تھے	پیش آئے اسے جو کچھ پڑا	پیدا ہوں سر کے بلکہ در
خوف میں بھی آمرت کا گھر	اس سے زندہ ہر یہ دلاور	ہاں میان جم جانی کا چوڑا	پہر موت نہ اس کا چھپا ہو دم
بھیجے ہر اوسکی ناف پتیر	بیکار آمرت کی ہو تاثیر	یہ سنکے کلام حیرت انجام	بولے سب اہل عز و اکرام
منہ زاناب ہی ہن	جو دقا در موت و زندگی میں	ہو چاہے کرین نہیں ہر	کب لگے لگی ہر آپ کی بات
راون پہ کچھ ایسے وار لے	دل اوس کا اثر انتشار کیجے	گہر لگے سا کو بول جائے	پہر آپ سے نقد رکت پائے
	سنگر گناہنا و سکی تقیر	بولے ہی ہوگی خیر تدبیر	

مارا جانا راون کا اور آنا سری جانکی کا اسوگ بالکا سے اور شہادت
 دینا دیوتون کا واسطے تصدیق عفت کے اور تخت نشین ہونا
 بیہیکن کا لنگامین راجہ راجندر کے حکم سے اور راجہ دست
 کار راجندر اور لہمن جیکی ملاقات کو سرگلوک سے آنا

راون کا جہاں مضحک ہو | اوسر ہو سہ سہ سہ سہ سہ سہ سہ | غناک کی ٹانگ میں اوم

مندر میں کیا پرستش	کرنے لگا عرض حال کائنات	رنگین ہوا بھری	گرتا ہی پرستش آج راو
لازم ہے کہ جنگ کر دہ پورا	سامان پر وار ہے اور پورا	پورا جو لڑیکا جانت دہ	منسوب ہو گا پھر سراج
یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	یہ سننے لگا کہ ہوگی تدبیر	بڑھ کر مندی سمت دیکھا	پوچھا کا وہ سارا سان پھینکا
راون کو پکڑ پکڑ کے گینچا	قد او سکا اگر اگر کے گینچا	جنیش جو اوسے ہوئی تو لگا	غصے سے شال شعلہ بھڑکا
بجھ گئی نہ مانے بھاگ گئے	یہ پیچھے چلا تدم بڑھائے	بہرا ہی بھی ہو گئے جو ہمراہ	لپکا عجالت کشاہ بدخواہ
فوج رگمنا تہہ بھی لکڑی تھی	آمادہ جنگ ہر لکڑی تھی	تہار و زہرہ ہما یون	تھی تیزی فوج ترش میون
تہا جمع سرکش ان فراہم	ہوئی لگی خوب جنگ لہم	راون کو جو سخت تھی ہمت	دکھلانے لگا زخم قیامت

راون کا سری رام چندر جی کے دست مبارک سے قتل ہونا اور نقد مکش پانا



میرا دشمن کہ سر پاک میر	اور تیری تھم ہی جناب کہیں	میرے ہر سر خود سری اوٹھایا	میرے سر قریب رام آیا
دریا الم بنا تھا راون	ڈوبا جو وہ خون تازہ میں	سہی میں ملا ہمارے جسم	پر کیا تارہ دھڑکی کا جسم
تھا سانسے جلوہ زنگار	بیشک ہمیں خیاں ہم تو	اگاہ ہوا وہ میں پیرا وں	جس وقت گرا زمین پر روں
قائم یہ کاروبار دینا	ہو آپ ہی سہا رہ دینا	میں قادر خلق آپ کہیں	تھا دل سے یہ وہ تجو تقریر
رہتا تھا میں مخوام رادی	ستھکا وک نے جو بد عدا	ہر سب سے یگانہ آپ کی ذات	جو فرزند آپ کی ذات
سرائی مراد اپنی جی کی	لیکن جو جناب سے بری کی	ہمت کی طرح تھا اپنا دل	زیریں تنہی غور مست
سر پر کی طرف میں سدھارا	القضہ وہ لون صفت را	حاصل ہوئی محکومت کی تہ	اس تن پہ جو آپ کا لگا ہاتھ
مختلط تھے ساری خاص و عا	شادان ہوا شک سر نرم	سر آگے سے راچسوں کو	راون کو جسم خاک چھوڑا
کرتے تھے فلک سے گفتگانی	ہاتھ آیا جو نقد شادمانی	سب کہنے لگو کہ آفرین باد	سر میں ہو دیو تا ہوا شاد
تھے مائل سرخ و در و آزار	راحت تھی ادھر او دھر کیا	تھے قید طال و غم سر آزاد	برتا و کیر و اندر و سنکاد
محبور تھے صدر سے ستم سے	روئے چلائے درد غمت	لنکا کی طرف گئے صفت افکن	میدان سے اٹھا کر لٹس راون
سرد ہنستی تھی دل فگار	رونے لگی بقرار ہو کر	سند و درسی کا تہا دل فسرہ	خاوند نظر پڑا جو مرد
بھیجا سکپال میں بھا کر	رضت کیا پر سیا کو آکر	پورے کیے سینے باغم و آہ	القضہ اس مگن دا
قائم ہوئی آبر و شکر	پہنچی جو سواری سونکر	انگد سگر او دھنس بھر	ہماری میں تو سب اپنا قیر
ہنسنا کیسا کہ سر بھی خم تھا	سب شاد تھے رام کو الم تھا	تھیں رام کے آگے جلوہ گستر	سکپال کی جھلوتی او تر کر
آتش میں مگائیں جوانی	مایا کی وہ تھی جو شکل نانی	کہا میں قہیں نہ کتہ دانی	بیکسی جو سیاہی بدگانی
قدرت کو طلسم فوٹا منظوم	داسن تھا گناہ عیب دو	اصلی صورت وہ باہر آئی	آتش میں جو شکل نو سائی
راہ ہزار دل تبادی	دھرت نے ہی سرگ سے دیا	ہو پاک نظریہ خوش ارادت	ماہ و خور نے ہی دی شہادت
راحت دل رام زہی پائی	سیتا کے جو ہو گئی صفائی	مراح تھی عظمت سیا کی	شاہر ہوئے عصمت سیا کے
آپو بخرو میں یہ پہر ہسین	تھے رام جہاں یہ جلوہ افکن	کی الفت و لطف ملاقات	حب ستوار و نسے کی بات
حاصل ہوا زمین ہی تقدیر	مشتاق حال پاک میں سب	لنکا کی طرف چلے جلیں آج	جہلے باد کہ اس مہاراج

ابو لکھن کی بیسکین	ہم ہانگے وان بھوکریں	کہ رنگے نہ چہ دل جیک	چائین کہ سو شہر نک
لیکھن کی بیسکین	ہم ہانگے وان بھوکریں	ہاؤ لکھن کی ست فی القہ	آئینہ بھٹک کر زخم ر
دیرانی کے نام کو شہادو	بستی نئی طرز سے بسادو	یہ صاحب جوش ہیں بیسکین	حاصل کرین تاج و تاج بان
سندھو دریا کا بھٹک کر	شکوہ کانہ ذکر ہو کھین	القصدہ لچپن نکونام	لکھا کی طرف ہوئے بسکین
حسب مالش سری رام	جا کر پور وہ سب کے کام	راضی تھیو تمام اہل دربار	لکھا میں تھے خرمی کا آثار
مسرور ہوا دل بیسکین	آسان ہوئی مشکو بیسکین	تحت لکھا جو ہاتھ آیا	آگے لچپن کر سر جکا یا
لچپن جو بھون پھر پکا	باشندہ تمام مع خوان	القصدہ پھر رو مانے لچپن	آئے بخوشی میان مسکن
یان رام زنجیر کیا حال	سبجے کہ ہے فوج غصے پال	لاکھوں مردہ ہیں اہل شہر	بیجا آئے پڑی ہیں شل پھیر
برسا یا اترت آسمان سے	آزاد چپن کیا خزان سے	زندہ ہوئی ساری فوج	کوئی بھی نہ پھر تھا دل مشورہ
جن لوگوں کو رام فرما	زندہ وہ نہیں ہو اصف را	لکھت او کو جو ہو گئی تھی	بس طالب زندگی تہا دل
چو لے آو اگو لے تہو وہ	آزاد غم و محن سے تہو وہ	دست در سنا جو قصہ جنگ	مشغول طرب ہوئے ہر جنگ
لکھن حال فتح سارا	سر پر سے طے وہ انش آرا	ہو کر وہ لوہاں زر پر اسوار	اپنے ہمین پہ آخر کار
فرزندوں کے سینے لگا یا	نقد آرام ہاتھ آ یا	لکھن سب جنگ کا فسانہ	سر کی طیف ہوئے روانہ

پھر نارام و لچپن کا مع فوج لکھا سے اجود ہیا کو اور جانا ہنومان جی

کا اور بہت جی کو خبر کرنا

قسمت جو پیری اجود ہیا	اب خاصہ نہیں الم کاشکی	وان کچھ جو وطن کی	یان خاصہ بھی محو گشتگو ہے
لکھنو سے رام لکھن کی بات	اب غمزدہ ہوا کھوڑا	وحدی میں رہتے تھیں دور	ہو گئے وان بہت مائل سوز
بہ کام انتظار سب کو	کب تک ہی انتشار سب کو	یہ شکے تمام فوج جبار	تو دسے روانگی کو تیار
بہ لکھن میں سب چلے بڑھ کر	ما شوکت و حشمت و تجل	قدیم یہ جو مل بنا ہوا تھا	رستہ بچھ صاحب و غاتھا
اگر او سے رام لکھن دست	ہر رنگ جہاں کر دیا دست	پہر لے کہ تم ہی لکھن	لکھا کی طرف ہو اب قدورن

جاکر رہو محو حکمرانی مردم کو نگاہ مہر و اطعام مکمل نہیں پیر یہ ساتھ چلو جس کو کاؤدہ چلی سواری جاکر وہیں بہت سو خبر کی	حاصل رہو نقد نواوانی چوہ بڑوں پر کیوں ہیں لٹام سرشتہ ہم وارد توڑوں لوگو کو تھی دل سے استغاری آپوچی سواری نامور کی بجز مٹی وہاں نہ باصدا کلام	وہ بولے کہ میں بچہ برونکا تھا وزے کو کیا ہو ہر انو یہ لکھو وہ رام کو ہوتا تھا پاک حکم نہ بک رکھیں وہ شہاد ہوئے تو چاکی ہو رخصت ہوئے پوچھو نہ جا	خدمت میں سدا رہو نگاہ قطر کی کو بنا دیا سمندر شوکت سی جلی سواری نہا آگے کی طرف بڑھے مساب ہر اک کو سوا وہ حال معلوم
---	---	--	--

آغ ز او تر کا ند

استقبال کرنا بہت اور سترہن کا اور داخل ہونا رام و پچمن کا
شہر جو وہیا جی میں اور دیو تو نکا گلفشانی کرنا

میں پھر ہو کر جو لینے والی مستور ہو کر آمد رام کو شلیا سترہن کی گئی سہ سترہن اور شہر غل چلیا آئے تو مبارک سر نہا جکا یا سترہن نے شہر چو تہا دل رعایا خام تھی جان و جہانک ہر ای میں تو جو خرم ہو چند رہیں یہ ساری اہل سیر	غنی ہیں دلوں کی کینے والی گھر سے چلے بہت اہل کرام دیکھو جو یہ لطف کرتے رستہ کی سیرت بڑھو بصد جوش یہ موقع لطف ہو مبارک حفظ دل اور نہا یا سترہن نے ملنے کو ہر ایک وان پر آیا اک بیٹری بھی تھی تانک حیرت سی تھی بعض لوگ محزون انگدہن کین کین ہما سیر	گل شاخ قلم سے کسل بہن جنس راحت جو بنے پانی سکھپال میں جو سواتی اتنے میں جناب نام ہو بچہ بہت آگے وہ بچہ جو کرنا پچمن جی اور جناب گیسر وہ مجمع عام حلقہ زن رگتا تہہ پہ دل سے تو قدر اتنے میں کیسے کدیا حال القسطہ اسطرح یہ سب میں	رگتا تہہ سو بہت اہل رگین آگے بڑھو ہر پیشوا کی تین مائل انتظار تینوں یا مجمع خاص عام ہو بچہ بڑھ کر ہوئے چہرہ کر گستا ہر ایک سے پھر سو کر انگیر پہو لہے لبہا ہو چمن تہا برساتے تھے پھول تو تہا ہو رام کے ساتھ شکر مال رگتا تہہ کے ساتھ یاد رہیں
---	--	--	--

راہ این سے انیس کی لڑائی	تہا جلد زور آزمائی	راجس جوہر ایک جلوہ فگن	بدلی راون کا ہر ہیبیکن
نہی کا اسیکو اب طاراج	ہو اسہ غنایت ہماراج	القصد سواری سریرام	آپو نچی محل میں باصد کرام
پونچین سری جانکی محل میں	ہرست خوشی چچی محل میں	سولے ہول بخت تو جو جاگو	تہا جلوہ رام سبکے آگے
جاوہر قدرت کو چار سو تے	خود رام ہو کر رویرے	سبھا تہائی ہر ایک طالب	رگنا تہ مجھی سے میں مخاطب
کیا عرض کروں دے کر مقولہ	مدحت کی وہ داستان طول	جب سب ہوئی تو باصد کرام	ہو پنچے دربار میں سریرام
تاریخ سعید جلوہ گر تھی	شان راحت اودھو تھی	تخت شاہی پہ آکر بیٹھے	نقد خراز پاکر بیٹھے
ہو قیامت جی لڑا کر	کھینچا قفقہ بین پہ آکر	پر کیا تہا زمانہ ہو گیا تہا	تہا خانہ اہل ملک آباد
راحت کو پاتھو کارخانہ	بجھتے تھے خوشیکہ شادیانے	قسمت جو اچھو سیال کی چمکی	صورت نہ کہیں تھی رنج و غم کی
حقیقت ہو سر سوتی جو آباد	ہولے سی ہی ہونہ عملی تھی	رنج ماضی جو سب کے ہول	تہ شادی و خرمی میں غفل
سکریو ہیبیکن خرد مند	خصت ہو لگہ کو شاد و خرم	بچھڑی جو لاد ہر اودھو کر	غم سنگے کلفت سفر کے
اب شکوہ پاس کی یہ جا	حاصل مجھو نقد مدعا ہے	مجھ پر سریرام کا کرم تہا	صفحہ پر جو در نشان قلم تہا
کیونکر خوش دل تہا	آسان ہوئی مشکل تمنا	یہ ایسی کہتا ہے حزن نور	پڑھنے والا ہو اسکا سرور
پر غم ہو لگہ تو شادمان ہو	سائل ہو لگہ تو کامران ہو	سفس ہو لگہ تو اہل زور ہو	بدنام ہو لگہ تو نام و ر ہو
اولاد کا مدعا گر ہو	نخل امید بارور ہو	جو کچھ کہ ہو مدعا سائل	بیشک ہو اسی کہتا حاصل

سپیورم شہم

عرض حال مصنف رام لیسلا مع حالات باشندگان محلہ تولستہ

صد شکر کہ رام کی دیا ہے	دل شاد ہو لطف مدعا ہے	حاصل تھو مجھو نقد مدعا ہے	پوتی بخوشی ہوئی یہ انجام
عجبت سے غرض میان کیا	کی خست کہتا یہ جب لخواہ	جبدان اغازیہ کہتا کی	ضیق فرصت کا دل تہا کی
فرصت نہ ذرا تھی مجھ کو حال	مائل فکر جہان میں تہا دل	سرکار کے کام ہو تہا کام	فرصت ہی تھی عمر تہا نام

تھا علم استیلا	یہ دل جو ہو کتنا کاشیدا	کافی لو فکر تھا وہ کشت	میں جو وقت تھا
کیونکہ اس کو ماکر جو	یہاں جو تکرہ است لیکر	ہمت تو ہی لرزہ ہوا	یہ ہم کی سہا
کیونکہ بحر سخن او میں رہا ہے	حیت ہی بحر یہاں کیا	خوڑوں ہولی کی تہا	ہی میں خطر عروس طلب
تہا ہر کا خیال مجھ کو ہر آن	القصد یہی تہا رات ان بیان	تجربہ ہولی رام کی دیا یہ	دل ہو حسین مجھ کی چاہ
موزوں اپنا کلام سنتا	سو تہا ہی تو نام رام سنتا	نتی خواہدین ہی مجھ ہی فکر	کیونکہ نہ ضبط امرا
آئینہ دل تہا یہ کہ ورت	اکٹو نہیں ہی تاکہ صورت	رام و کچھن کی آرزوئی	نفس نہ رہت کہ گفتگوئی
سب فضل جناب یام کا تھا	ذہن اپنا جو اس طرح سنا	وولت دودلی جو تو فچا	اس حال لرزی یہی گواہی
بندہ کیونکہ نہ بھرنا ہے	سچ ہر مالک جو بات چارو	کتب شعر و سخن کی آرزوئی	دور نہ کتب گفتگو سستی
پوچھی مقبول عام ہر سب	حکم الیا جناب ام جو چاہے	مشہور ہو نظم نیک بنجام	اب میری دعا ہو ہی سر پر
قایم رہے جگ میں ہی سر پر	اس پوچی کو ساتھ میری بنیام	حاصل مجھ نقد آبرو ہو	مریگت کو اسکی آرزو ہو
اعضا کی بدین ہونہ سستی	حاصل ہو نقد تندرستی	لطفت صحت سے دل بھر	بیماری مرد دل ہو کافور
الفت دلو ہر ایک سے ہو	رغبت جو امونیت ہو	طالبین غیر کی مدد کا	ماکل نہ دل کسی حسد کا
ہاتھ آئے معاش و مرہ	بی فکر و تلاش رور مرہ	سر پرستہ دوستی بنا ہوں	دشمن کی بدین بدی بنان
گوئی نر کا رہے مرا کام	اشاہی بہت ہو ہی سر پر	ولیں نہ ٹرے ہو نہ یادہ	مطلق ہو پیش و پس نہ یادہ
ہمدرد و شریک غداں سب	فرزند و عزیز و مہربان سب	یہ ہم نہ خواہے تدبیر کوئی	قایم رہے صورت نکوئی
یہ میری دعا قبول ہو چاہے	نقد راحت حصول ہو چاہے	محفوظ کار میں غم و بلا ہو	شادان رہیں رام کی دیا
دل بولا اب اور حال لکھ ل	یہ موقع طاعت تہا جو فی الحال	صورت مٹی کا ہر شے اسکا	حسد نہ ہو حال بعد ادب کی
عالم میں ہر ہم اسکا مشہور	یہ بستی تو ایسی چشم بدور	آبادی سان لکھ نہ ہو	نہ کہ نہ ہو نان لکھ نہ ہو
سیر سیر نہ گلش ریاست	سیر سیر نہ صاحب ریاست	یکیت تو زمانہ سیر سیر	باشہ ہو نہ کتا ہو مرین
سر پایہ تو خور و آبرو میں	عالم مرد و عجمتہ خو میں	ہریت ایدامرت لال زویر	میں نہ کمال شیک ستور
بالا ہو جہانین بات انگلی	ہر سو حد خلق ذات انگلی	طاہر ہو نصیحت گواہی	میں نہ یہ بال رائی نامی

دو بہائی ہی میر ہو گئے دانت ہر شہر و سخن کا اوسکو پہن توڑ	سید دل جو غریزہ رخ و بخت پڑھے لکھنے کا خوش شوق	پہلا وہ جو بہائی ہو خوش انجام ایک اسکا لیسر ہمیشہ بدو	تا پاشا د اوسکا ہر کام دنیا میں رہی ہمیشہ مسرور
چو بہائی جو سب سے بہائی بہائی ہی میر ہو خوش قبال	عالی ہو طبیعت اور سربائی ذہین و علم و نیک افعال	باسم جون جو دار کا پڑا دو نو نکو دمایہی ہو کثیر	ہو ضبط وہ نام پاک بنیاد مسرور رہیں بغض کثیر
عمدی ہی میں میر صاحب عامی کی میں بزرگ دیش	ہے خانہ لطف و عیش آباد شفقت فراز میں بخت	نکندن پر رہی جو پڑا ہو نو نظر جو انکا فرزند	اس نام سے دل ہو مسرور رکین اوسے را چمنہ خرستہ
بگوان کا ہمیشہ سی کرتی اوسکی خیال ام کبیر	نقد آرام دل ہم سے مسرور اوسے علم رکین	گشتن میں گل طرب کھلا کر میں ز جو لکیر تانی اکثر	لخت جگر اک مجھو ملا ہے مشہور جو میں وہ طبع ہو کر
اس بر میں بگاڑ کر نا	ہے فکر میں تازہ فکر کر نا	ہو اس سے لب اختصار و آ	فہرست میں ہو شمار واجب

- ۱۔ رہس پنج ادھیائی — اس منظوم اپتھی میں سرتی شری جی کی لیلیا کا ذکر پانچ ادھیائے میں درج ہے
- ۲۔ گیتا مہاتم و گیش چوتھ — اس کتاب میں سری بگاڑت گیتا جی کا مہاتمہ اور ادھیائے میں نظم ہے
- ۳۔ رسوم التعليمات — اس کتاب میں مختلف مضامین مفید عام درج ہیں —
- ۴۔ تقدیری کرشمہ — اس کتاب میں چند دلچسپ حکایتیں ہیں جسے تقدیر کرشمہ کا شمعو ظاہر ہو تو ہیں
- ۵۔ گلگشت باغ غمگینو — اس شہنوی میں ولید ملکہ محطہ قصہ ہندی لکھنویں تشریف آوری کا ذکر ہے
- ۶۔ احسن التواریخ یعنی تاریخ صوبہ اودہ — اس کتاب میں اودہ کی ضروری حالات و واقعات درج ہیں
- ۷۔ شہنوی سبستان حیرت — اس میں وفات جنگ بہادر وزیر نیپال اور انکی رائیو نکوستی ہونیکا حال ہے
- ۸۔ یادگار ریاست ہوپال — اس کتاب میں ریاست ہوپال کا تاریخی حال درج ہے
- ۹۔ یادگار ریاست الور — اس میں ریاست الور کا حال درج ہے
- ۱۰۔ نیپال سماچار — ریاست نیپال کا ذکر ہے
- ۱۱۔ نظم دلپذیر — ہمارا جہ بہادر والی ریاست یزا پور کا ذکر ہے
- ۱۲۔ افضل التواریخ — تاریخ اودہ یعنی حصہ دوم احسن التواریخ

- ۱۳۔ گلدستہ کشمیر۔ ریاست کشمیر کا کچھ ذکر ہے۔
 ۱۴۔ گلزار فرنگ۔ رومیہ اور جو لیت کا ایک عاشقانہ قصہ انگریزی سوار دوین نظم کیا گیا ہے۔
 ۱۵۔ نافع صحت۔ حفاظت صحت و رطوبت کے مطالب درج ہیں۔
 ۱۶۔ شکارنامہ اسد جنگ۔ جناب وحید الدولہ عضد الملک میرزا محمد حسین خان کا ذکر سیر و شکار ہے۔
 ۱۷۔ چمنستان میسور۔ مہاراجہ میسور کی ریاست اور گدی نشینی کا ذکر ہے۔
 ۱۸۔ گلدستہ بیغ نشاط۔ ریاست خیر پور بندہ کا حال ہے۔
 ۱۹۔ گلدستہ تمت۔ مختلف مضامین رفاه خلائی درج ہیں۔
 ۲۰۔ بشن لیلا۔ اس پوتھی میں دس اوتار کا ذکر سہ شبنم ہزار کے درج ہے۔
 ۲۱۔ رام لیلا۔ اس پوتھی میں سری راجہ رام چندر کی تمام لیلا درج ہے۔
 ۲۲۔ اسخرف التوارخ۔ یہ کتاب احسن التوارخ کا تیسرا حصہ ہے اور مطبع تمنائی میں زیر طبع ہے۔

قطعة تاریخ مصنف رام لیلا

رگناتہ نے کی ہے مجھ پر دیا اردو میں جو بی بی بیگم
 بیام نے خود اوتار لیا راجہ دست کو نال کی
 جب گہر سے چاہے کج کی طرف حاصل ہوا ہر کہ میں کو شرف
 آگے جو بڑی اکسل ویکسی وہ زوہ کو تم صاف تری
 رگناتہ نے خود توڑا جو دھنک سرود کمال تیرا جنگ
 رگمبہ کی رات اودہ ہو چلی شام کی زانیم ہوم می
 رانی تھی جو کیکسی دست کی اوسے ہی غامیہ یہ حکمت کی

بیگم نے بھی خوش ہو کر گما دل شدہ ہوا میں
 کو نشتیا کو نقد مراد یا شیدا تھا جان خنیا پر
 گو اہل فساد تو تیغ بکف پرتا نہ آئی صف آرا پر
 کچھ شک نہیں مکت امتیازی موقوف تھی خاک فدا پر
 سینا کو رہا کچھ ہم و نہ شک قریاں ہو میں و دلا پر
 بہانہ کی جو رسم ادا وہ چلی رونق تھی جمال حلی پر
 رگناتہ نے غم نہایت کمال حاصل تھا شرف و صفا پر

خوش آنست تماشا هست یکی از میانه های علم و ادب برکت کو جو تماها هرگز ملا صدقه مواظب سینا پر چپ لوئی که آئے بعد فطرت بیست و هفت اجود و باری	و منزل صحرای کوهی بر دوش می آید بر سر سنگی که بر او ان لیکه جلا و دخیال مویا باشد انگیزان و جوی که رگب سب ابل شتر است بود کچر
---	---

تقی فکر بچے تاریخ گنہا مصرعہ یہ قلم نے ادب سے لکھا ہے
ہر آن تماشا کی ہے دعا ہوں نام گنہا سے متا ہے
۱۹ ۳۹

قطعات تاریخ از شاہجی افکار معجز آثار بلاغت انیسٹاے منشی و ہنیت راہی
صاحب متخلص بہ محقق خلف منشی جیسکندہ اسے فرمان نویس سلطان
متخلص بہ مقبول مختار سرکاری اقتدار او اب وجید الدو لہ
عضد الملک میرزا احمدی حسین خان بہادر اسد جنگ

مزد باد ادا ساقی گلغام و سیم اندام و شونخ رام ایسا کر پے نظم منشا سالہا فتن شد با طرب و جواکب درست ہست چون دہن رسا و فکر نفا و شش بلند ارایے توضیح سال اختتامش بود فکر کاتو محقق کریم فی الفور این بیت عجیب	روح پروردگار بار شکرت جو را جمال ارز و نام داشت در قلب و دما باد و جمال می سزد بر پندت از بفرمانی خیمہ ال کر در یک ماہ نظم از فضل رب ذوالجمال تا گمان آمد صد آواز القہر و خندہ قال گشت تاریخ جدید شہر زو عیان بے قیل و قال
--	---

بہت نظم رام لیلیا پاک عنوان در بار
دلپذیر و بے نظیر و بیہال و بی مثال

ایضاً

ام بیجا چون تماشا کو نظم	بامضا میرزا یوسف خاں	بانگ مدح و شوق تحسین شد بلند	در حال قیامی بزرگوار
--------------------------	----------------------	------------------------------	----------------------

خواهش از منم شد و نشانم	راستست این خوانش محلی القاب	خواست دلف محقق سال نظم	گفتیم رام لیلا پاک
۱۹۳۵	۱۹۳۵	۱۹۳۵	۱۹۳۵

الض

رام لیلا چون برادر و نظم شد	آفرین بر عاقل و بهیلا گفت	چون محقق خواست سالش از نظم	داده ذکر پاک ام او تار
۱۹۳۵	۱۹۳۵	۱۹۳۵	۱۹۳۵

الض

رام لیلا را در روز و چون تمث کرد نظم	گشت اشعارش تجلی بخش چون مهر بین
گوشتها محو سحاح و چشمها مصروف دید	سیرت قلب عاشقان فانوس برزم مه جبین
مهریو اشکال ایاتش چو ابروی بستان	سر سیر ترکیب اشعارش چو زلف عنبرین
سامین و نازنین صوف شاد و مبدع	با فزادان اشتیاق و با هزاران آفرین

چون محقق در هوا می شوق محبت سال نظم
گفت دلف گلشن فیض است تاریخ متین
شکست افصلی

الض

مژده براسو باد خروزی براسه دوستان	نظم پاک رام لیلا را تمنا شد کفیل
و ده چه نظم با صبا و ده چه طبع با شرف	بهت چون خورشید بر طبایعش روشن لیل
دلکش و دلچسپ و دل آفرین و دلجو دل پسند	ز جور لطف صمیمان داروی درد و علیل
از نظام بیان آفرینش در خفا و در ریاضش	دوستان اندر نشاط و دشمنان خوار و ذلیل

چون محقق خواست سال طمش از دلف شنید
داده تادور رام لیلا بشنید و بعد یل
شکست افصلی

الض

چون که در این عالم	مافصل و شیرین بان شکر	چون که در این عالم
راحم لیلیا ایسی کی اردوین	روپندر شاه و مطلوب و زیبا	چون که در این عالم
چون که در این عالم	چون که در این عالم	چون که در این عالم

قطعه تاریخ طبع او شاعر نامور جناب منشی جو امر سنگه صاحب جوهر کنو
 و کنو مذہبی حقیقت کا کیون نہ یہ لطف مبارک کا رو جو جوہر پرستہ یہ بہت طرہ ترکار نامہ قدرت کا
 تاریخ طبع او شاعر شیرین مقال جناب منشی شکر دیال فر

کیا اس کتاب کو تنہا نظم جو کہتے ہیں طبع ساکن کیا کرو رو جوہر پرستہ تم چہا رام او تار کا ذکر نیک
 قطعه تاریخ طبع او شاعر پاک نہاد جناب منشی لالتا پرشاد شفق شاگرد
 جناب منشی کنور جی صاحب مدد و منشی شکر دیال صاحب فحت
 و نیز فیض یاب از جناب سید آغا علی شمس

یعنی الفاس کہ تذکرہ رام اودھ	میں تنہا کہ مداح تنہا ہر دودھ
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰
طاہر و صالح و نظارہ کن شام اودھ	نور آن نور حقیقت شفق اندر آید
۱۹۳۹	۱۹۳۹
۱۱۳۰۰	۱۱۳۰۰

تشریح قطعہ تاریخ

تاریخ جو کہ ہر صبح ۱۹۳۹ تکتہ میں اور اگر حروف مملکہ کو چھوڑ کر فقط ہر صبح

پڑھے جو یہ کہتا ہے ایک بیکہ کیلئے میں ہوں	برائے طبع الجہان ہر ورق مانند ہے
مراتب دونوں سداؤں کی کیا میں برتری	مراں عرش کرامت کا انیسٹ شمس و قمر ہے
اگر فکر کا کھل افق تار بج تیری لکھی	یہی لکھ دے تیار دہنوں آنکھوں کو بکھر ہے

ایضاً

خجندی سدا رام کا	وسیلہ شہرت آرام کا	افق نظم مصفا و تننا	اگر امی ذکر سیتا رام کا
۹۰ فصلی	۳۳۰ اجزی	۱۰۳۰ ع	۱۹۳۹ سب

ایضاً

رام لیلیا کی تننا و نظم	صاف و دلکش اشعار	دہوئے سیتا و قدم کمال	نظم اولی حال ام و تار
			۱۹۳۹ سب

قطعہ تار بج طبع از شاعر فرخ نهاد را می رگہنا تہہ پر شاد صاحب
 مسرور خلف را می پور پنچند صاحب خیر آبادی

تننا جو میں شاعر کتہ آرا	ہاگہی یہ پسند دل عام لیلیا	نہنوں کیوں چہکے مسرور	یہ پائے غر واکرام لیلیا
کمیون جان کی خیر و بہر شاقی	یہ جو رام کی نیک بجا م لیلیا	جو اقم لکھیں اور تہہ میں	جو چاروں کی فرزند نور جام لیلیا
جو رگہنا تہہ جی نکی جانب سدا	سوئی باعث درد و آلام لیلیا	جو تہہ سدا رہن و گدا با من میں	پہنی رنج و کلفت کا پیغام لیلیا
جو رگہنا تہہ زکیا قتل راون	و مسرور کی دشت نام لیلیا	بہی کیوں کو نکالی بخشی حکومت	سوئی اندھ سدا بخشش عام لیلیا
مہا را پور واپس لے آدوہ کو	سوئی عیش و عشرت کا بجا م لیلیا	یہ مسرور لکھ مصرع سال مبتدا	تننا کی نظم نور ام لیلیا
			۱۹۳۹ سب

قطعہ تار بج طبع از شاعر زکین خیال را می مکہ زلال تننا صاحب جو انش خلف

راے طوطا رام صاحب خیر آبادی

کامرہ ملک تنہا و سخت دلان نے کسا نیوں نہ ذکر جاتی جی سے امان ہو جان کی سین دے وہ کہتا لکھی کہ سہ قبول خلق گاموشی سے تو بھی دانش مصرع تاریخ سال	ہو گئی موزوں کتھا اردو میں سیتا رام کی بہر خاص و عام صورت ہو گئی آرام کی - تی حقیقت میں تشا کو منتا رام کی - مکت بخش الن و جان نایاب لیدا رام کی
---	---

۱۹ ۳۹

تاریخ طبع از شاعر نگشتہ ایچا و منشی گوپریشاد صاحب قیس شاگرد
حزرت تسلیم لکھنوی

ایچا و منشی گوپریشاد صاحب قیس شاگرد	ایچا و منشی گوپریشاد صاحب قیس شاگرد	ایچا و منشی گوپریشاد صاحب قیس شاگرد
-------------------------------------	-------------------------------------	-------------------------------------

تاریخ طبع از جناب منشی کشندریال صاحب خلف منشی پور بخندھنا
منشی لکھنوی

ایچا و منشی گوپریشاد صاحب قیس شاگرد	ایچا و منشی گوپریشاد صاحب قیس شاگرد
-------------------------------------	-------------------------------------

تاریخ طبع از شاعر خجستہ فرجام منشی راجہ رام صاحب لکھنوی

منشی دوران تنہا نیت خوش نصیب چپ شاب رام کی لیدا و موزوں کر چکے ہاتف نہیں نے فرمایا یہ وقت فکر و غور	شاعر ذی عقل و دانش میرے ہیں صادق مجھ سے بھی فسر مایا لکھتہ تاریخ اسکی اور عجیب دو ملینک پہل تنہا کو اسی سال
---	---

ایک تو نخل تنادو سرور تبہ بڑا	اس سبب سے تمیہ دو کا ہا سین و حسیب
ہو گیا مصرع ہی موزون اپنے تاریخ سال	رام لکھنؤ ہوا کی تصنیف با طرز عجیب

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نکتہ سنج و سخن پناہ سید محمد حسین صاحب
متخلص بہ جاہ لکھنوی

منانے براہ نکتہ دانی	لکھی یہ رام کی خوش سلیقہ	یہ ہے جو اسکو نقد کتیا	نکمون بہگتون کو بہو جاوا
	لکھنؤ تاریخ رقم ہی عیسوی جاہ	یہ کی تالیف راہین بہتوب	

قطعہ تاریخ طبع از صاحب دانش و ذکا جناب منشی نبی بخش صاحب
شیدامحافظ دفتر محکمہ حجامت ضلع بانڈا

رام کی اس کتابیں پوشیدہ	سب عیان ہر حقیقت کی	ہر پے فکر سال ہاتھ ہی	خواستگار سعادت کی
-------------------------	---------------------	-----------------------	-------------------

قطعہ تاریخ انطباع کتاب رام لکھنؤ طبع از ادب جناب شیخ ظہیر الدین
صاحب ظہیر مہر و ندوی ضلع الہ آباد شاگرد جناب مولانا شاہ صفیر
صاحب لکھنوی

بجہ اللہ اکنون شد مرتب	کتاب لاجواب ام لیلیا	ظہیر از کس نشد ممکن کس نوع	جواب با صواب ام لیلیا
دل الحمد را حاج چو کریم	زاعداد کتاب رام لیلیا	بزر و بنیادش گشت تاریخ	بدانفاذ کتاب ام لیلیا

قطعہ تاریخ طبع از شاعر نیک بہاد منشی در گاہر شاہ صاحب شاہ لکھنوی

رام کے فضل و ثنائت	انظر کی خوب رام کی لیلیا	شاہد کہ تو ہی مصرع تاریخ	ماور العصر نظم روح افزا
--------------------	--------------------------	--------------------------	-------------------------

ارح طبع از شاعر نیک فرجام منشی خیالی رام صاحب خیالی لکھنوی

یہ خوش نظر رام ہے	سب میں خیالی گستر رخ	صد آفرین نگار و نشت	یہاں پریم کا سندھ
-------------------	----------------------	---------------------	-------------------

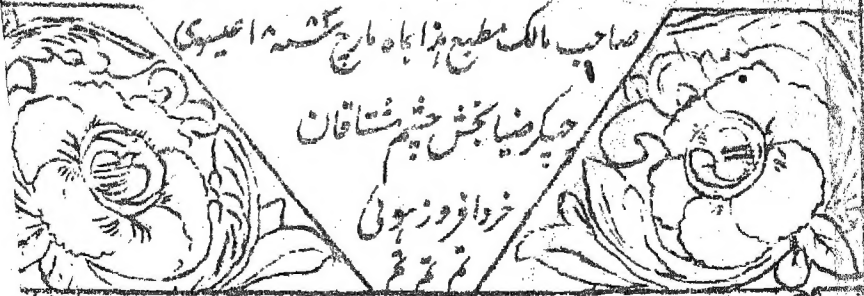
غلاط

صفحہ	سطر	غلاط	صحیح
۱۶	۱۶	را اسکو جو اسن جان ہو منظور	بان اسکو جو اسن جان ہو خوا
۲۳	۲	دیکھا جو پشت ہے احوال	دیکھا جو منت ہے احوال
۲۵	۵	کیوں ہے ہو دل پہ رخ گاہ	کیوں ہے ہو دل پہ رخ جا
۲۵	۵	گوں نامہ راک الیا مارا	گوں نامہ راک الیا مار
۲۶	۱۰	وی اپنی انگوئی خدا غلام	وی اپنی انگوئی با خدا ادا

اعلان جو کلاس پوٹھی کا حق مالیت محفوظ ہو لہذا کوئی صاحب بغیر اجازت مصنفت اسکو چھاپنے
 چھوڑنے کا قصد نہ کریں۔
 پورچند مالک مطبع تملی کاٹھوا

خاتمہ

سریرام چندر کی دیا سے یہ ادب پوٹھی مطبع تملی میں با تمام ملیع جناب غشی پور



کاتب پوٹھی ہذا خاکراہ اہل دستگاہ سید محمد حسین متخلص بہ جاہ

12.0 29/12/11
This book was taken from the library on the
date last stamped. A fine of 1 anna will be
charged for each day the book is kept over
time.

12 MAR 56

URDU STACKS

